صلی اللہ علیہ وسلم
کیا جشنِ میلادُ النبی
غُلُوّ فِی الدِّین
مُصنّف
ابُوالحقائق غلام مُرتضٰی ساقی مجدّدی
مکتبہ چشتیہ قادریہ گوجرانوالہ

مُصنّف:
ابو الحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

مکتبہ چشتیہ قادریہ
مین بازار محلہ فیصل آباد گلی نمبر ۱۷، نزد غلہ منڈی گوجرانوالہ

نام کتاب : کیا جشن میلاد النبی غلو فی الدین ہے ؟
مصنف : ابو الحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی
ناشر : مکتبہ چشتیہ قادریہ
باہتمام : حافظ محمد یوسف چشتی
فرمائش : ادارہ تحقیقات مجددیہ
کمپوزنگ : محمد سلیمان قادری
تعداد : ایک ہزار

ملنے کے مراکز

☆ مکتبہ جمال کرم ۹ ر مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
☆ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور
☆ ضیاء القرآن پبلی کیشنز 14 ر انفال سنٹر اردو بازار کراچی
☆ مکتبہ تنظیم الاسلام (جامع مسجد نقشبندیہ) ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ
☆ غوثیہ کتب خانہ اردو بازار گوجرانوالہ
☆ مکتبہ قادریہ سرکلر روڈ گوجرانوالہ
☆ مکتبہ رضائے مصطفیٰ سرکلر روڈ گوجرانوالہ
☆ مکتبہ المجاہد دار العلوم محمویہ غوثیہ بھیرہ شریف
☆ مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ لاہور
☆ مکتبہ نعمانیہ اقبال روڈ سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب کی فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

دورِ حاضر میں شر انگیز اور فتنہ پرور لوگ اہل سنت و جماعت کے معتقدات اور معمولات کو بلاوجہ تنقید کا نشانہ بنا کر امتِ مسلمہ میں گروہ بندی، باہمی منافرت، انتشار و افتراق اور فرقہ واریت کو ہوا دیتے ہیں......... یہ لوگ کہلاتے تو مسلمان ہیں مگر حضور ﷺ کی تشریف آوری، ولادت باسعادت اور آپ ﷺ کے یومِ میلاد پر مسرت و انبساط کا اظہار کرنے والوں پر کبھی تو شرک و بدعت کے فتوے لگاتے ہیں کبھی تو اس شرعاً جائز، مستحسن اور محبتِ رسول ﷺ کے کارگر نسخے کو "غُلُوٌّ فِی الدّین" کے نام سے تعبیر کرتے ہیں اور کبھی آپ کے یومِ میلاد کی تاریخ میں اختلاف کر کے عامۃُ النّاس کو بہکانے اور ورغلانے کی کوشش کرتے ہیں.........

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مُردک کہ ہوں امت رسول اللہ کی

جیسے ہی ربیع الاوّل کی تقریبات کا آغاز ہوتا ہے.........ان کی طرف سے تحریر و تقریر کی صورت میں اعتراضات کی بھرمار شروع ہوجاتی ہے.........تاہم حقائق آفتاب نصف النہار کی طرح درخشاں و تاباں ہیں اور قیامت تک رہیں گے اور ذکرِ مصطفیٰ کی رفعتیں بلند سے بلند تر ہوتی رہیں گی.........

زیرِ نظر کتاب " کیا جشن میلا دالنبی ﷺ غلو فی الدین " ہے نوجوان فاضل مصنف علامہ غلام مرتضٰی ساقی مجددی صاحب کی تصنیف لطیف ہے ساقی صاحب ماشاء اللہ بیک وقت بہترین مدرّس، مناظر، مصنف اور فصیح و بلیغ ادیب و خطیب ہیں.........اس کتاب میں آپ نے منکرینِ میلاد کی طرف سے اٹھائے جانے والے تمام تر اعتراضات کا علمی محاسبہ بھی کیا ہے اور حقائق کو مسخ کرنے والوں کا بھرپور تعاقب بھی کیا ہے.........نیز اس سلسلہ میں پیدا کیے گئے شکوک و شبہات کا ازالہ قرآن و حدیث، تعامل صحابہ، تابعین و سلف صالحین کے مضبوط دلائل سے کیا ہے.........

اب جس کے جی میں آئے پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کے سر عام رکھ دیا

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فاضل مصنف کے قلم میں مزید نکھار پیدا کرے اور سادہ لوح مسلمانوں کو لباسِ خضر میں چھپے رہزنوں سے محفوظ رکھے جو انکی متاعِ ایمان کو لوٹنے کے درپے ہیں.........(آمین)

(حضرت علامہ صاحبزادہ)

سید احمد فاروق شاہ مجددی

مرکزی امیر

عالمی ادارہ تنظیم الاسلام (رجسٹرڈ)

گوجرانوالہ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

☆☆پہلے مجھے پڑھئے!☆☆

نعمت پر خوشی انسان کی فطرت ہے:

انسانی فطرت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ جب کوئی مشکل حل ہو جائے، دکھ دور ہو جائے، کوئی احسان واکرام ہو جائے / رحمت ونعمت نصیب ہو جائے تو انسان کے چہرے پر فرحت و مسرت، خوشی وانبساط کے آثار نمودار ہو جاتے ہیں..... انسان کی کوئی بھی خواہش پوری ہو یا کوئی مشفق ومہربان شخصیت مل جائے تو انسان خوشی سے پھولا نہیں سماتا..... اور یہ خوشی چھپائے نہیں چھپتی....... آنکھوں سے ٹپکتی ہے...... رخساروں سے چھلکتی اور ماتھے پہ بکھرتی ہے..... انگ انگ میں سما جاتی ہے اور عادات واطوار، افعال واعمال میں رنگ چڑہاتی ہے..... ہر ایک سے اسکا ذکر خود بخود ہونے لگتا ہے..... یوں خوشی کا چرچا اور شہرہ عام ہو جاتا ہے.....

نعمت پر خوشی کا اظہار نہ کرنا:

رحمت ونعمت پر خوشی نہ منانے سے لوگ تو ناراض ہوتے ہی ہیں خود خالق کائنات اللہ رب العزت بھی ناراضگی کا اظہار فرماتا ہے..... اگر کسی خوش نصیب کو بیٹے کی نعمت سے سرفراز کیا جائے اور وہ بجائے خوش ہونے کے رونے لگ جائے..... واویلا شروع کردے..... نوحہ وماتم بپا کردے اور اپنی بساط اور طاقت کے مطابق اس پر خوشی کا اظہار نہ کرے تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ شخص

اس نعمت کے لائق ہی نہیں تھا، یہ تو بدنصیب اور ناقدرا ہے اسکو خدا کی نعمت کی خوشی ہی نہیں ہوئی..... ہر کوئی اس کی طرف پرشکوہ نگاہ سے دیکھے گا..... ہر کسی کو اس کی اس ناقدری، ناسپاسی اور عدم شکرگزاری کا گلہ ہوگا ......

آیات مبارکہ:

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

واما بنعمة ربک فحدث	اور اپنے رب کی نعمت کا
(سورۂ والضحیٰ ۱۱)	چرچا (تذکرہ) کرو

اور نعمت ورحمت، احسان واکرام پر ناشکری کرنے والوں پر اپنی ناراضگی کا یوں اظہار فرمایا۔

ان الله لذو فضل علی	بے شک اللہ تعالیٰ اپنے
الناس و لکن اکثر الناس	بندوں پر بڑا فضل
لایشکرون	کرنے والا ہے مگر اکثر
(البقرہ ۲۴۳)	لوگ ناشکرے ہیں۔

اس آیت کا اسلوب بتا رہا ہے کہ فضل ورحمت، کرم فرمائی وسایہ گستری کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ اس احسان واکرام پر شکر خدا وندی بجالائیں۔ فضل وکرم پر شکرادا نہ کرنا خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے خلاف ہے اور اس کی ناراضگی کا سبب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولا یرضیٰ لعباده الکفر	اور وہ اپنے بندوں سے
وان تشکروا یرضه لکم	ناشکری کو پسند نہیں

فرماتا اور اگر تم شکر ادا
کرو تو اسے تمہارے
لئے پسند فرماتا ہے (الزمر ۷)

واضح فرمادیا کہ خدا کی رضاوخوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ یہ ہے کہ اس کے شکر گزار بن جاؤ.....

ایک مقام پر شکر گزاری کا فائدہ اور ناشکری کا نقصان بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

لئن شکرتم لا زید نکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید (ابراھیم ۷)

اگر تم (پہلے) احسانات پر شکر ادا کرو تو میں مزید اضافہ کردوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی (تو جان لو) میرا عذاب شدید ہے۔

یعنی جس طرح شکر مزید انعام واکرام کا باعث ہے اسی طرح ناشکری اور کفران نعمت محرومی اور عذاب اخروی کا سبب ہے.....

یہ تو تھے اللہ تعالیٰ کے چند فرمودات مقدسہ:

احادیث مبارکہ:

اب سرور کائنات رحمت مجسم ﷺ کے چند ارشادات عالیہ بھی ملاحظہ ہوں۔

☆ سرور دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من ابلی بلاء فذکرہ فقد شکرہ وان کتمہ فقد کفرہ

یعنی جس شخص کو کوئی تحفہ یا نعمت دی گئی تو اگر اس نے اسے یاد رکھا تو یہ شکر گزاری ہے اور اگر اس نے اسے

چھپایا اور بیان نہ کیا تو یہ اس نعمت کی ناشکری ہوگی
(سنن ابوداؤد ۲/۳۰۷)

☆ آقائے نامدار مدنی تاجدار ﷺ نے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:
جس آدمی کو کوئی تحفہ، ہدیہ یا عطیہ ونعمت دی گئی تو اسے چاہیے کہ وہ اس کا بدلہ دے اگر وہ اس کا بدل نہیں دے سکتا تو نعمت اور ہدیہ دینے والے کا شکریہ ادا کرے اور اس کی تعریف کرے:

فان من اثنی فقد شکر
ومن کتم فقد کفر
(ترمذی ۲/۲۴)

پس اگر اس نے تحفہ دینے والے کی تعریف کی تو اس نے نعمت کا شکر ادا کیا اور اگر اسے چھپایا تو اس نعمت کی ناشکری کی۔

☆ مزید ارشاد فرمایا۔
التحدث بنعمة اللّٰه شکر وترکها کفر
(مسند احمد ۲/۲۷۸)

اللہ کی نعمت کا چرچا کرنا شکر ہے اور چرچا نہ کرنا کفر (ناشکری) ہے۔

☆ علامہ قرطبی علیہ الرحمۃ بھی لکھتے ہیں:
والتحدث بنعم الله والاعتراف بها شکر
(تفسیر قرطبی جلد ۱۰ جزء ۲/۱۰۲)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور نعمتوں کا ذکر اور ان کا اظہار شکر ہے۔

روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ کوئی بھی نعمت ملے تو اس کو یاد رکھنا اسکا ذکر کرنا اور اس کا چرچا کرنا اس نعمت وعنائت کی شکر گزاری ہے اور اس کو ترک کر دینا اس نعمت کی ناشکری ہے۔

ظاہر ہے کسی نعمت کا چرچا، تذکرہ اور اس کا شکر اسی وقت ادا کیا جائے گا جب اس انعام واکرام، احسان وامتنان اور نعمت وعنائت پر خوشی اور مسرت ہوگی ...... تو گویا اسلام ہم سے ہر نعمت و مہربانی پر خوشی منانے کا تقاضہ کرتا ہے......

اللہ کا احسان عظیم:

یہ ذکر تو تھا عام نعمتوں اور عام احسانوں کا ان کے حصول ووصول پر خوشی منائی جائے اور ان کا تذکرہ وچرچا کیا جائے۔ اب ایک ایسی نعمت اور احسان کا ذکر بھی سن لیں کہ جسے عنائت کر کے اللہ تعالی نے احسان جتایا ہے۔ آخر وہ کون سی نعمت ہے اور کونسا فضل واحسان ہے کہ اسنے بے انتہا، بے شمار اور لاتعداد نعمتیں اور انعامات واحسانات فرمائے لیکن قرآن وحدیث میں یہ بات نہیں ملتی کہ خود خدا تعالی نے مسلمانوں اور مؤمنوں پر احسان جتایا ہو۔ صرف ایک ہی نعمت ہے جس پر احسان جتایا گیا...... ظاہر ہے وہ ایک عظیم القدر اور جلیل المرتبت نعمت ہی ہوگی کہ اس پر احسان جتایا جارہا ہے آیئے قرآن سے اس نعمت اور احسان کا پتہ پوچھتے ہیں!......

ارشاد باری تعالی ہے:

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولاً الخ
(آل عمران ۱۶۴)

یقیناً بڑا احسان فرمایا اللہ تعالی نے مومنوں پر جب اس نے بھیجا ان میں ایک رسول۔

اللہ.....اللہ!.....واضح ہوگیا کہ خدا کی تمام نعمتوں اور احسانوں میں صرف مدنی محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہی ایک ایسی نعمت اور ایسا احسان ہیں کہ جس پر اللہ تعالی احسان جتا رہا ہے گویا حضور ﷺ کی تشریف آوری اور جلوہ فرمائی کو سب سے بڑا احسان باور کرایا گیا ہے۔ اب

سوچیئے ! اور اپنے ضمیر سے فیصلہ طلب کیجئے ! کہ اگر عام نعمتوں کا ذکر اور چرچا ضروری ہے تو جس نعمت اور کرم پر اللہ تعالیٰ احسان جتائے اس نعمت پر خوشی منانا اور اس کا تذکرہ اور چرچا کس قدر ضروری ہے؟ اور اس اہم اور محترم نعمت وعنائت پر کس انتظام وانصرام اور جوش وخروش سے خوشی منائی جانی چاہئے......؟

ظاہر ہے کہ اگر ہم اپنے بیٹوں، بھانجوں اور بھتیجوں کی پیدائشوں، شادیوں اور دیگر دعوتوں، پروگراموں اور خوشی کی مختلف محفلوں پر جو خوب سے خوب تر انتظامات کرتے ہیں تو اس عظیم اور بلند رتبہ نعمت کی خوشی پر اس سے بھی بڑھ کر حسین، پاکیزہ اور نفیس پروگرام بنانے چاہیے جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بھی ہو اور اس محبوب نعمت (حضرت رسول اکرم ﷺ) کا ذکر پاک اور چرچا وشہرہ بھی ہو اور دنیا والوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص اور محبوب نعمت کا چرچا اور تذکرہ ہو رہا ہے۔ (یاد رہے کہ مسلمان کا ہر عمل اور ہر پروگرام شریعت مطہرہ کے مطابق ہونا چاہئے)

جشن میلاد النبی ﷺ:

اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے مندرجہ بالا ارشادات عالیہ کے پیش نظر مسلمان ہمیشہ سے کسی نہ کسی رنگ میں سرور دو عالم ﷺ کی ولادت مقدسہ کی خوشی منا رہے ہیں۔ جس کو عام طور پر جشن میلاد النبی یا عید میلاد النبی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ..... خود سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہر پیر کے دن روزہ رکھ کر اعلان فرمایا کہ پیر کا روزہ میں اس لئے رکھتا ہوں کہ اس دن میری ولادت ہوئی۔ (مسلم شریف ۱/۳۶۸، مشکوۃ شریف ۱۷۹)

یہ بھی خوشی منانے کا ایک انداز ہے کہ نعمت عطا کرنے والے (خدا تعالیٰ) کی بارگاہ عالیہ میں ہدیہء شکر پیش کیا جاتا ہے.....اور اس نعمت کا چرچا اور تذکرہ بھی موجود ہے.....عشاق

رسول ﷺ نے جب یہ عمل دیکھا تو انہوں نے اپنی طاقت اور بساط کے مطابق اس خوشی میں شامل ہونے کی کوشش کی اور بڑھ چڑھ کر اس نعمت وعنائت کے حصول پہ جشن اور خوشی کا اظہار کیا اس عمل میں مزید وسعت آتی رہی حتی کہ چار دانگ عالم میں اس کو شہرت اور دوام نصیب ہوا.....اب تک یہ سلسلہ جاری ہے.....اور انشاء اللہ عزوجل قیام قیامت تک اس سلسلے کو جاری رکھنے کے لئے عشاق پیدا ہوتے رہیں گے.....

جشن میلاد کے رنگارنگ پروگرام:

اگر شریعت نے کسی عمل کا طریقہ اور وقت مخصوص اور متعین نہ کیا ہو تو مسلمانوں کو اس عمل میں اجازت ہوتی ہے کہ وہ ایسے عمل میں مختلف انداز واطوار اپنا سکتے ہیں خیال صرف اس بات کا رکھنا چاہیئے کہ جو بھی طریقہ اپنایا جائے وہ شریعت مقدسہ کے خلاف نہیں ہونا چاہیئے مثلاً: نعمت وعنائت، احسان وامتنان پر خوشی منانے کی ترغیب تو شریعت نے دلائی لیکن اس کے لئے کوئی طریقہ، وقت اور انداز کو خاص نہیں کیا تو اس لئے تمام امت مسلمہ اس بات میں مختار ومجاز ہے کہ وہ جونسا طریقہ بھی اپنائیں گے وہ ان کے لئے جائز ہوگا.....جب احادیث اور کتب تاریخ کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو ہمیں میلاد النبی ﷺ پر جشن اور خوشی منانے والوں کے رنگارنگ پروگرام دکھائی دیتے ہیں.....اس کی بنیادی وجہ یہ ہی ہے کہ شرعی طور پر کوئی انداز اور طریقہ کار مخصوص نہیں۔ چند ایک طریقے آپ بھی ملاحظہ فرمائیں:

☆ صحابہ اکرام رضی اللہ تعالی عنہ گاہے گاہے سب سے بڑے احسان (حضور ﷺ) کا تذکرہ اور چرچا کرتے رہتے تھے.....جہاں اصحاب رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے محبوب اکرم ﷺ کا تذکرہ چھڑ گیا.....اسی طرح ایک دن صحابہ ءکرام رضی اللہ عنہم کا جم غفیر اور اجتماع عظیم تھا.....ذکر واذکار جاری تھا اسی دوران سرور دوعالم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اس پروگرام اور محفل میں تشریف فرما

ہوتے ہیں..... جب غلاموں کو یوں بیٹھے دیکھتے ہیں تو ارشاد فرماتے ہیں.......

ما اجلسکم؟ ..... اے صحابہ! آج یہ بزم، یہ محفل اور یہ جلسہ کس لئے منعقد ہے؟..... تم کس مقصد اور کس نیت سے یہاں مل بیٹھے ہو؟..... صحابہ کرام رضی اللہ عنھم عرض گزار ہوتے ہیں.....

جلسنا نذکر اللہ و نحمدہ علی ھدانا لدینہ ومنّ علینا بک

ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی حمد وثنا کرنے بیٹھے ہیں کیونکہ اس نے ہمیں اپنے دین کی ہدائت دی اور آپ کو بھیج کر ہم پر بڑا احسان فرمایا

یعنی ہم میلا دالنبی ﷺ پر اظہار شکر کے لئے بزم اور محفل سجائے بیٹھے ہیں..... محبوب اکرم ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا:

ان اللہ عزوجل یباھی بکم الملئکۃ
(طبرانی کبیر ۳۱۱/۱۹، مسند احمد ۹۲/۴)

تمہارے اس عمل پر اللہ رب العزت فخر اور خوشی کا اظہار فرما رہا ہے۔

اللہ!..... اللہ!..... حضور اکرم ﷺ کی تشریف آوری کے پروگرام منعقد کرنے والوں کو خدا کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے..... کتنے خوش نصیب ہیں آمد محبوب کی محفل سجانے والے؟

☆ شارع بخاری حضرت امام قسطلانی فرماتے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ کی پیدائش کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے محفلیں منعقد کرتے آئے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانے پکاتے رہے، صدقات و خیرات اور نیک اعمال کی کثرت کے ساتھ ان محافل و پروگراموں میں میلا دالنبی ﷺ کا تذکرہ و چرچا کرتے آئیں ہیں۔

(المواھب اللدنیہ ۱۳۹/۱)

یہی روایت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے ما ثبت من السنۃ صفحہ ۱۰۲ پر نقل فرمائی

ہے۔
جتنی محفلیں مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں منعقد ہوتی ہیں اتنی شائد ہی کسی اور ملک میں ہوتی ہوں.....
وہاں تو تقریباً ہر روز کسی نہ کسی جگہ محفل میلاد النبی ﷺ کا انعقاد ہوتا ہے.....

☆ علامہ ابن جوزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

یہ عمل (میلاد النبی ﷺ) ہمیشہ سے حرمین شریفین (مکہ و مدینہ) میں، مصر و یمن، شام اور تمام عربی ممالک میں مشرق و مغرب کے باشندے مسلمانوں میں جاری و ساری ہے وہ میلاد النبی ﷺ کی محفلیں منعقد کرتے ہیں لوگ جمع ہوتے ہیں ماہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی خوشیاں مناتے ہیں غسل کرتے ہیں اور عمدہ لباس پہنتے ہیں۔ خوب خوب اہتمام ہوتا ہے خوشی اور مسرت کا زبردست اظہار ہوتا ہے اور میلاد مبارک سننے سنانے کا خاص انتظام و انصرام کیا جاتا ہے۔

(بیان میلاد النبی ﷺ، صفحہ ۳۴، ۳۵، المیلاد النبوی ۵۸،
تواریخ حبیب الہ، صفحہ ۱۵)

☆ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

لوگ مکہ مکرمہ میں میلاد شریف کے روز ولادت نبوی ﷺ والے مکان ذیشان پر حاضر ہو کر ان واقعات و معجزات کا ذکر کرتے ہیں جو حضور اکرم ﷺ کی ولادت مقدسہ کے موقع پر ظاہر ہوئے.....اور ان پر انوار برستے ہیں.....

(فیوض الحرمین عربی اردو، صفحہ ۸۰، ۸۱)

☆ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی علیہ الرحمۃ کے والد گرامی حضرت شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمۃ میلاد شریف کے موقعہ پر کھانے اور لنگر کا اہتمام فرمایا کرتے تھے.....ایک سال کچھ تنگدستی کی

وجہ سے یہ اہتمام نہ ہوسکا تو آپ نے بھنے چنے تقسیم کر کے اس خوشی اور جشن کا اظہار کیا..... یہ چنے سرکار مدینہ ﷺ کی بارگاہ میں مقبول ہوئے..... (ورثمین، صفحہ ۴۰)

مندرجہ بالا حوالاجات میں جشن میلاد النبی ﷺ منانے پر مختلف طور اور طریقوں کا ذکر موجود ہے..... آج کے فتنہ وفساد اور انتشار وافتراق کے دور میں صرف اہل سنت وجماعت کو ہی یہ شرف حاصل ہے کہ یہ حضرات مختلف افعال واعمال، اطوار وانداز سے جشن میلاد النبی ﷺ منانے کی سعادت حاصل کررہے ہیں...... اور پوری دنیا کے اندر اس روز خوشی اور مسرت کا سماں باندھے ہوتے ہیں..... جشن میلاد النبی ﷺ کا آج بھی پوری دنیا میں چرچا اور شہرہ ہے "انسائیکلوپیڈیا آف اسلام" میں مقالہ نگار کے یہ جملے پڑھنے کے قابل ہیں..... لکھتے ہیں:

"عملاً پوری دنیائے اسلام میں اس روز خوشی اور مسرت کا سماں ہوتا ہے..... آج تمام اسلامی دنیا میں جشن عید میلاد النبی ﷺ متفقہ طور پر منایا جاتا ہے"

(جلد ۲۱، صفحہ ۸۲۴، ۸۲۶، مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی۔ لاہور)

وہابی حضرات کی جشن میلاد کے متعلق خرافات:

سطور بالا میں دلائل اور حوالہ جات سے واضح ہوگیا کہ جشن میلاد النبی ﷺ منانا اور حضور اکرم ﷺ کی تشریف آوری پر خوشی ومسرت کا اظہار کرنا اور اس نعمت عظمیٰ اور احسان بلند رتبہ کا تذکرہ وچرچا کرنا اہل اسلام کا طریقہ اور معمول رہا ہے..... لیکن اس کے برعکس غیر مقلد وہابی حضرات اپنی تقریروں اور تحریروں میں جشن میلاد النبی ﷺ کے خلاف دل کھول کے فتوے لگاتے ہیں..... جی بھر کے مسلمانوں کو اس کی وجہ سے مشرک وبدعتی بناتے ہیں.... سینہ تان کے جشن میلاد کے خلاف ضد، تعصب، تشدد، ہٹ دھرمی اور خبث باطنی کا اظہار کرتے ہیں چند عبارتیں ملاحظہ ہوں:

☆ مولوی صادق سیالکوٹی لکھتے ہیں:

"مسلمانوں نے بھی ۱۲، ربیع الاول کو حضور پرنور ﷺ کا جنم دن منانا شروع کردیا ہے۔ بالکل یہودیوں، عیسائیوں، ہندوں کی مانند..... ہم..... صاف اعلان کرتے ہیں کہ حضور (ﷺ) کی سالگرہ منانا (میلاد کرنا) احداث فی الدین ہے، بدعت ہے"

(انوارالتوحید صفحہ ۳۳۷-۳۳۸)

☆ وہابی حضرات کے وفاقی شرعی عدالت پاکستان کے مشیر حافظ صلاح الدین یوسف لکھتے ہیں:

"تیسری، عید میلاد جو بنائی گئی ہے اس میں یہ سب کچھ کیا جاتا ہے بلکہ بڑے اہتمام سے کیا جاتا ہے حالانکہ یہ سارا انداز غیر اسلامی ہے جس کا دین اسلام سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے"

(عید میلاد، صفحہ ۵)

☆ فسادی تنظیم لشکر طیبہ کے خاص رائیٹر مولوی امیر حمزہ نے لکھا ہے۔

"عاشقان رسول عیسائیوں کی نقل میں عید میلاد منا رہے ہیں.....ایسے لوگوں سے یہ بھی بعید نہیں کہ کل کلاں کرسمس بھی منانا شروع کردیں۔ ایک ایک بات میں عیسائیوں کی نقل جابجا جاری ہے اور یہ بڑی ہی خطرناک اور ایمان شکن حرکت ہے"۔

(شاہراہ بہشت، صفحہ ۱۴۳،۱۳۳،۱۳۱)

☆ وہابی حضرات کے شیخ الحدیث مولوی اسماعیل سلفی آف گوجرانوالہ نے جشن میلاد کو معاذ اللہ ایک لعنت قرار دیا ہے اور اس پر خرچ ہونے والے روپوں کو فضول کہا ہے۔

(فتاوی سلفیہ ۹۱_۲۰)

☆ وہابی حضرات کے ایک مصنف بننے کے شوقین مولوی صفدر عثمانی آف گوجرانوالہ نے لکھا ہے:

"عہد حاضر میں مسلمانوں میں غیر مسلموں کی دیکھا دیکھی بہت سی بدعات رواج پا گئیں جن میں سے ایک جشن عید میلاد النبی ﷺ بھی ہے .....ان حرکات کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے"

(ہفت روزہ اہل حدیث کیم تا ۷ اگست ۱۹۹۷ صفحہ ۲۱، ۲۲)

☆ وہابی حضرات کے شیخ الحدیث والتفسیر مولوی یحیٰی گوندلوی نے لکھا ہے:

"ہم اس لئے جشن کا انعقاد نہیں کرتے کہ یہ بدعت ہے جو کہ گمراہی ہے"۔ (ہفت روزہ اہل حدیث، ۱۵ تا ۲۱ اگست، ۱۹۹۷ صفحہ ۹)

☆ وہابی حضرات کے ایک مجہول اور نہائت ہی بدباطن مولوی جو ہر سال جشن میلاد کے موقع پر ایک غلیظ اشتہار اپنا نام دیئے بغیر گوجرانوالہ علاقہ گرجاکھ وغیرہ میں چسپا کرا دیتے ہیں .....اس نے لکھا ہے:

"عید میلاد النبی (ﷺ) کا جشن، بالکل مصنوعی ہے، ساختہ پاکستان ہے اور ایک دم فراڈ ہے"۔

مزید لکھتا ہے:

"آج شیطان کی خوشی کا کیا ٹھکانہ کہ وہ آنحضور کی وفات کے دن کو پاکستانی مسلمانوں میں بطور عید رائج کر کے انہیں بے وقوف بنانے میں کامیاب ہو گیا ہے.....آج تو شیطان خوشی بندروں کی طرح ناچتا اور الٹی قلابازیاں لگاتا ہوگا کہ اس نے خاتم النبیین ﷺ کے لائے ہوئے دین کامل واکمل کے قلعہ میں شگاف ڈال کے رکھ دیا ہے".....(اشتہار مذکور)

جشن میلاد کو بدعت قرار دے کر لکھتا ہے:

"جس عمل کی نسبت آپ کی طرف صحیح نہ ہو وہ ولدالحرام کے قائم مقام ہے"۔

قارئین کرام!

آپ نے ان وہابی حضرات کی بھانت بھانت کی بولیوں کو سن لیا.....آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کس بدباطنی، سینہ زوری، دیدہ دلیری اور دریدہ دھنی سے مسلمانوں پر فتوے بازی کا ذوق پورا کیا گیا ہے.....اور بدعت جیسے غلیظ تیروں سے اس مبارک عمل کو چھلنی کرنے کی ناپاک کوشش کی گئی ہے.....یہ تو ابھی پتہ چلے گا کہ مسلمانوں کا عمل بدعت ہے یا وہابی حضرات بدعت کی پیداوار اور بدعت کے طرف دار ہیں.....

اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

☆☆ جب میں نے کتاب کھولی! ☆☆

چند روز قبل ایک کتاب بنام "جشن وجلوس عید میلاد النبی ﷺ غلو فی الدین" دکھائی دی..... ٹائٹل پر مؤلف کا نام لکھا تھا "فضل الرحمٰن صدیقی"..... جو مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کی مجلس شوریٰ کے رکن اور رسالہ وحدت مانچسٹر کے ایڈیٹر ہیں اس کتاب پر جمعیۃ اہل حدیث برطانیہ کے امیر اور مدینہ یونیورسٹی کے فاضل، ڈاکٹر صہیب حسن ایم اے نے مقدمہ لکھا ہے..... کتاب اٹھائی..... سوچا ذمہ دار آدمی لگتے ہیں کوئی معقول اور مستند بحث کی ہوگی..... سنجیدہ اور علمی تحریر ہوگی..... سلجھے ہوئے انداز اور مہذبانہ طریقے سے گفتگو کی ہوگی..... ضرور پڑنی چاہئے..... لیکن افسوس! مصنف نے "ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور، کھانے کے اور"..... اور

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

کے مطابق اپنی اس تالیف میں جہالت وحماقت، کوتاہ فہمی وکم عقلی، فریب کاری و دھوکہ دہی کا بھرپور اظہار کیا..... ہزلیات وخرافات، بکواسات ومغالطات، دجل وفریب، مکاری و

عیاری کا خوب ثبوت فراہم کیا ہے..... اہل سنت و جماعت کو گالی گلوچ، الزامات و بہتانات کا ڈٹ کر نشانہ بنایا ہے..... یہودیانہ کانٹ چھانٹ، بدزبانی و بے لگامی اور دریدہ دھنی وھٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا ہے گویا:

نامہ ہے دلبروں کا ذرا بچ کے کھولنا
آتش بھری ہے اس میں کہیں جل نہ جائے ہاتھ

مصنف اس قدر جاہل و بے شعور ہے کہ اسے دیگر مکاتب فکر تو درکنار خود اپنے وہابی مسلک و مذہب سے آگاہی و آشنائی نہیں ہے..... جس بات اور جس عمل کو پوری وہابی برادری شرک وکفر اور بدعت وگمراہی قرار دیتی ہے مصنف اس کو سینے سے لگائے ہوئے ہے.....اور اپنے قول و فعل کا تضاد بھی دور نہ کر سکا..... (وضاحت آگے آئے گی) جو آدمی خود کسی کام میں ملوث ہو وہ کسی اور کو اس سے کیسے باز رکھ سکتا ہے؟.....

بل نکالیں گے وہ خاک میری قسمت کے
اپنی زلفوں کے بل تو نکالے نہ گئے ان سے

ظاہر ہے ایسا بے علم، کوتاہ فہم اور ناتجربہ کار آدمی جب قلم وقرطاس سنبھالے گا تو جو گل کھلائے گا وہ کسی دانش مند و صاحب عقل سے پوشیدہ نہیں ہے..... مصنف نے کچھ اس بے دردی سے " تصنیف وتالیف " کی حرمت کو پامال کیا ہے کہ صحافت وتحقیق کی پیشانی پر بھی پسینہ آگیا..... حیرانگی اور افسوس اس بات پر ہے کہ ایسے "اوصاف حمیدہ" اور حقیقت کش وستم گر شخص کو وہابی حضرات نے ایک رسالے کا ایڈیٹر اور اپنی جمعیت کا رکن بنا رکھا ہے .....اور ڈاکٹر صہیب حسن مقدمہ میں انہیں بجائے سرزنش کرنے کے یوں ھدیہ تبریک پیش کرتے ہیں.....

"ہمارے قابل احترام جناب فضل الرحمٰن صدیقی مبارک باد کے مستحق ہیں" (صفحہ ٦)

لگتا ہے ان حضرات کے ہاں علم وفضل، شعور وآگہی، سنجیدگی و وقار کا کوئی اعتبار نہیں

ہے جو پرلے درجے کا کذاب، بہتان طراز اور منہ زور ہو وہ ان کی تنظیموں کا رکن بھی ہے، رسالوں کا ایڈیٹر بھی، قابل احترام بھی اور مبارک باد کا مستحق بھی..... واہ! خوب معیار ہے اچھائی و برائی کا!.....

قارئین کرام!.... ہم نے اس کتاب میں وہابی حضرات کے بہتانوں اور فریب کاریوں کی مختصر خبر لی ہے "جیسا کو تیسا" اور "جیسا منہ ویسا تھپڑ" کے مطابق ہم نے ان کی ضیافت طبع کے پیش نظر گفتگو کی ہے..... ہم امید کرتے ہیں کہ قارئین سختی اور درشتی پر ناراض نہیں ہوں گے..... کیونکہ ایسا بطیب خاطر نہیں بادلِ نخواستہ کیا گیا ہے..... کیونکہ ہمارا تجربہ ہے کہ جب تک ان لوگوں کو انہی کی زبان میں نہ سمجھایا جائے تب تک یہ حضرات نہیں سمجھتے..... اور دوسری بات یہ ہے کہ کسی وقت مریض کو زہر بھی کھلانا پڑتا ہے اس سے اس کو ہلاک کرنا مقصود نہیں ہوتا بلکہ اس کی شفا اسی زہر میں ہوتی ہے..... بقول شاعر

رکھیو غالب مجھے تلخ نوائی پہ معاف
کہ کبھی زہر بھی کرتا ہے کار تریاقی

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر اپنے معاونین حضرات کا شکریہ ادا نہ کیا جائے..... خصوصاً خطیب پاکستان، ادیب ذیشان حضرت علامہ صاحبزادہ سید احمد فاروق شاہ مجددی کا شکر گزار ہوں جنہوں نے "پیش لفظ" رقم فرما کر کتاب کی اہمیت کو بڑھایا..... اور اس کے علاوہ اپنے تلامذہ کیلئے بھی دست بدعا ہوں جنہوں نے اپنی تعلیمی مصروفیات کے باوجود کتاب کو طباعتی مراحل سے گزارنے کے لئے میری طرف دستِ تعاون بڑھایا..... خصوصاً مولانا محمد انور مجددی، مولانا محمد احسان اللہ مجددی، محمد عطاء المصطفیٰ جمیل، حافظ محمد الطاف حسین، حافظ اختر محمود سیالوی، حافظ محمد انور رضا اور حافظ مبشر مبین شاکر کی جد و جہد قابل تحسین ہے..... اور اپنے علمی مرکز دار العلوم نقشبندیہ امینیہ اے بلاک ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ کی عظیم الشان لائبریری کی مزید وسعت اور اسکے انچارج مولانا محمد اشفاق مجددی کی درازیٔ عمر کے لئے بھی دعا گو ہیں کہ ان کے تعاون سے ہی

کتاب کی تحریر پایہ تکمیل کو پہنچی.........

آخر میں قارئین کرام سے التماس ہے کہ پوری کوشش کے باوجود غلطی کا رہ جانا فطری امر ہے اگر کوئی خامی یا غلطی دیکھیں تو ہمیں مطلع کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اسکی تصحیح کردی جائے.....

اللہ تعالی کے حضور بصد عجز و نیاز دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے رحم و کرم اور محبوب اکرم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے حق بات کہنے کی اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے.....اور کتاب وسنت کا تابعدار بنائے.....آمین

والله یهدی من یشآء الی صراط مستقیم

غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

گوجرانوالہ (پاکستان)

محرم الحرام ۱۴۲۱ھ بمطابق اپریل ۲۰۰۰

بروز ہفتہ

اسلام اور جشن میلاد النبی ﷺ

اسلام کی فطرت میں ہے قدرت نے لچک رکھی
اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

اسلام مکمل دین ہے:

ادیان عالم میں صرف اسلام ہی اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے....تمام انبیا کرام علیہ السلام کو اسی دین کی نشرو اشاعت کیلئے مبعوث فرمایا گیا..... اور خاتم النبیین حضرت رسول کریم ﷺ کو بھی یہی دین اسلام عنائت فرما کر انسانیت کی رشد وہدایت کیلئے مبعوث فرما گیا....دین اسلام ایک کامل ومکمل دین ہے.....جو اپنے ماننے والوں کو زندگی کے ہر شعبہ میں اصول وقانون مہیا کرتا ہے....کسی موڑ پر بھی انسان اور مسلمان کو تنہا نہیں چھوڑتا.....یہ دکھیوں کا مداوا، مصیبت زدوں کا حاجت روا اور غم کے ماروں کا مشکل کشا ہے....یہ ہر سائل کو نوازتا ہے..کسی کو بھی بن دیئے نہیں لوٹاتا.....یہ دین فطرت ہے جسمیں ہر مسئلہ کا حل موجود ہے.....اس نے عبادت و ریاضت، شجاعت وعدالت، امانت وسخاوت، سعادت ومعاشرت، تہذیب وتمدن، بود وباش، خورد ونوش، لین دین، رہن سہن اور پیار ومحبت کے شعبہ جات کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے کسی کو تشنہ نہیں چھوڑا.........

حتیٰ کہ حقوق الوہیت سے حقوق عبودیت تک، ازل سے ابد تک، لحد سے مہد تک، نظام ریاست سے طرز سیاست تک، فکر معاش سے ذکر معاد تک، طہارت سے جہاد تک، جرم وعصیاں سے قضاو حکم تک، میدان کارزار سے بزم جشن بہار تک، خلوت کی انجمن آرائیوں سے جلوت کی فتنہ

سامانیوں تک، انفرادی منفعت سے اجتماعی افادیت تک، غرضیکہ ہر دائرہ میں حالات، واقعات اور ماحول کے تقاضوں کے مطابق انسان کے لئے مشعل راہ اور نشان منزل ہے..... اس دین میں نہ کمی ہے نہ بیشی، نہ افراط ہے نہ تفریط..... ہر قسم کے نقصان وغلو سے پاک ہے..... اور تمام تر ظاہری، باطنی اور صوری ومعنوی خوبیوں کا حامل و جامع ہے..... یہ دین اپنی کامل و اکمل صورت میں ہمارے پاس موجود ہے جس میں کسی اضافہ و تبدیلی کی گنجائش نہیں ہے..... سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے خطبہ مبارکہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس بات پر گواہی لی تھی کہ کیا میں نے مکمل دین تمہیں پہنچا دیا ہے؟ تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیک زبان عرض کیا تھا..... ہاں!..... ہاں!..... ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دین کے تمام اصول وفروع ہم تک پہنچا دیئے..... اور اس کی تبلیغ وتشہیر میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا..... رحمت دو عالم نبی آخر زماں ﷺ نے اپنے معبود برحق اللہ رب العزت کی بارگاہ میں عرض کیا تھا:

اللھم اشھد ..... باری تعالیٰ!..... تو بھی اس بات پر گواہ ہو جا کہ تیرے رسول ﷺ نے اپنا حق تبلیغ ادا کر دیا ہے

(صحیح بخاری ۲۳۵/۱)

قرآن کریم اپنی لافانی زبان میں آج تک وہ گواہی دے رہا ہے..... ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (المائد ۳)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے اور میں نے تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا ہے۔

لہذا انسان کو اس ابدی آفاقی، جامع، مکمل اور ہمہ گیر ضابطۂ حیات کی روشنی میں فرد

کی تکمیل سے لے کر معاشرہ کی تعمیر تک، تزکیہ نفس سے لے کر سیاست ملی تک اور دینوی سعادت سے لے کراخروی فلاح تک، زندگی کے ہر زاویے کواجاگر ومرتب کرنا چاہیے.....روزمرہ کے پیش آمدہ جدید مسائل، عصر حاضر کی سائنسی ایجادات، دور جاری میں ہونے والے دینی معاملات اور دنیوی ضروریات اور نئے تمدنی مسائل کا حل قرآن مجید کے وضع کردہ اصولوں اور قوانین کی روشنی میں تلاش کر کے دور حاضر کی اختلافی خلیج کو ختم کیا جاسکتا ہے اور یہی زمانہ حال کا اولین تقاضہ ہے .....جس کے ذریعے اسلامی معاشرہ مضبوط بنیادوں پر استوار ہوسکتا ہے.....اور گلشن اسلام میں پھر سے بہار آسکتی ہے.....اہالیان اسلام پھر سے محبت ویگانگت، اتفاق واتحاد اور اخوت ومروت سے ہم کنار ہوسکتے ہیں.....

ہاں اسی شاخ کہن پہ پھر بنا لے آشیاں
اہل گلشن کو شہید نغمہ مستانہ کر

دین میں غلو سے بچنے کا حکم:

دین اسلام اپنی تکمیل وتمیم کیوجہ سے کسی شخص کو یہ اجازت نہیں دیتا کہ وہ اپنی طرف سے اس میں کوئی ترمیم واضافہ روا رکھے.....کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے اپنی تریسٹھ سالہ زندگی مبارک میں اسلام کے تمام قوانین وضوابط بیان فرمادیے ہیں.....ہر قسم کی حلت وحرمت کو واضح کردیا ہے.....اور اوامر ونواہی، مامورات ومنھیات، مندوبات ومستحبات، جائز وناجائز اور صحیح وغلط کو بیان فرمادیا.....کسی قسم کا ایہام وابہام نہیں رکھا.....قرآن وحدیث کی روشنی میں اہل اجتہاد، ارباب علم اور اصحاب فضل نے اپنا پورا پورا کردار ادا کرتے ہوئے دین اسلام کے حدود وخطوط کو متعین فرمادیا.....فرائض و واجبات، سنن ونوافل، محرمات ومنکرات، مکروہات وبدعات کی خوب خوب نشان دہی فرمائی.....اب کسی شخص کو قطعاً کوئی اختیار نہیں کہ وہ دینی معاملات میں اپنی طرف

سے کوئی پیوند کاری یا پچر سازی کرتا پھرے......

قرآن وحدیث میں جا بجا غلو سے روکا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

قل یااھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم المائدہ ۷۷	اے محبوب فرمادو! اے اھل کتاب دین میں غلو کرنے سے بچو!

حضور اکرم نے ارشاد فرمایا:

یاایھاالناس ایاکم والغلو فی الدین فانما اھلک من کان قبلکم الغلوفی الدین (ابن ماجہ ۲۲۴ و اللفظ له، نسائی ۴۲/۲، مسند احمد ۳۴۷/۱)	لوگو دین میں غلو کرنے سے بچو پہلے لوگ غلو فی الدین کی وجہ سے ہی ھلاک ہوئے تھے

غلو فی الدّین کیا ہے؟

قرآن و حدیث کے احکامات میں من مانی اور سینہ زوری کرنا غلو فی الدین کہلاتا ہے.....یعنی کسی فرض کو نفل کہنا، سنت کو بدعت کہنا اور ناجائز کام کو جائز کہنا سراسر دین میں زیاتی اور دخل اندازی ہے.....اگر کسی کام کو شریعت نے شرک، کفر اور بدعت نہیں کہا تو جو آدمی اس پر یہ حکم لگاتا ہے کہ تو وہ آدمی مبالغہ آرائی اور غلو فی الدین سے کام لیتا ہے.....

غلو فی الدین تفاسیر کی روشنی میں:

تفہیم مسئلہ کے لئے عربی کتب سے چند عبارات پیش خدمت ہیں:

(۱) علامہ سید محمود آلوسی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

الغلو المجاوزة عن الحد

(تفسیر روح المعانی جلد۴، ۲۲/۶)

حد سے بڑھنے کا نام غلو ہے۔

(۲) امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

الغلو نقیض التقصیر و معناه الخروج عن الحد وذلک لان الحق بین طرفی الا فراط و التفریط ودین الله بین الغلو والتقصیر

تفسیر کبیر۶۲/۱۲

غلو تقصیر (گھٹانے) کی ضد ہے اسکا معنی ہے حد اور قید کو پھلانگنا...... کیونکہ حق تو افراط و تفریط کے درمیان ہے اور اللہ کا دین غلو (زیادتی) اور تقصیر (کمی) کے درمیان درمیان ہے

(۳) شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

الغلو فهو المبا لغة فی الشئ

غلو کہتے ہیں کسی چیز میں

والتشدید فیه بتجاوز الحد	مبالغہ کرنا اور اس میں
(فتح الباری ۱۳/ ۲۳۴)	شدت کرتے ہوئے
	حد سے گزر جانا

عبارات کا خلاصہ:

مندرجہ بالا حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ:

☆ شریعت کی کسی حد سے بڑھنا اور کسی قید کو توڑنا غلوفی الدین ہے

☆ شریعت نے جس کام سے روکا ہے اس سے نہ رکنے کو بھی غلوفی الدین ہے۔

☆ کسی شیٔ کو اس کے مرتبہ و مقام سے گھٹانے یا بڑھانے کو بھی غلو فی الدین کہا جاتا ہے۔

جسکا واضح مطلب یہ ہے کہ اگر شریعت نے کسی کام کو حرام، مکروہ، ناجائز اور غلط نہیں کہا تو ایسے امور پر مذکورہ احکام لگانا غلوفی الدین ہوگا۔

مولوی فضل الرحمٰن کی مبالغہ آرائی:

قارئین کرام! واضح رہے کہ مولوی فضل الرحمٰن صدیقی صاحب اپنی کتاب کے اندرونی و بیرونی ٹائٹل پر ایک آیت اور صفحہ ۵۱ پر بعنوان "دین میں غلو سے بچو" ایک حدیث کا اردو ترجمہ لکھا ہے جن میں غلوفی الدین سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور مولوی صاحب نے کتاب کا نام بھی یوں رکھا "جشن وجلوس عید میلاد النبی ﷺ غلوفی الدین"۔

گویا ان کے نزدیک قرآن وحدیث میں جس غلو سے بچنے کا حکم ہے وہ جشن میلاد

النبی ﷺ ہے (استغفر اللہ)

مولوی صاحب کی یہ سراسر زیادتی، مبالغہ آرائی اور بذات خود غلو فی الدین ہے۔ ہمارا کھلا چیلنج ہے مولوی صاحب کو کہ:

☆ وہ قرآن وحدیث سے ثابت کریں کہ غلو فی الدین سے مراد جشن میلاد النبی ہے

☆ کسی صحابی کے قول سے ثابت کریں کہ یہ آیات واحادیث جشن میلاد النبی ﷺ کے متعلق ہیں۔

☆ کسی تابعی، تبع تابعی کے فرمان سے ثابت کریں کہ غلو فی الدین جشن میلاد النبی ﷺ کو کہا گیا ہے۔

☆ کسی امام، مفسر یا محدث سے ثابت کریں کہ ان آیات و روایات میں جشن میلاد النبی ﷺ کو غلو فی الدین کہہ کے روکا گیا ہے

یا

قرآن وحدیث کی رو سے اتنا ہی بتا دیں کہ:

جشن میلاد النبی ﷺ جائز طریقے سے منانے سے قرآن کریم یا حدیث پاک کی قائم کردہ کونسی حد یا قید کی خلاف ورزی ہوتی ہے؟ کس حکم کی مخالفت ہوتی ہے؟ کونسا فرمان بدلتا ہے؟

بول کہ لب آزاد ہیں تیرے

جشن میلاد النبی ﷺ کیا ہے؟

آگے بڑھنے سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ میلاد کس چیز کا نام ہے؟ تا کہ باقی گفتگو کو سمجھنا آسان ہو سکے سو واضح رہے کہ اہلسنت و جماعت کے نزدیک حضور اکرم ﷺ کی پیدائش، تشریف آوری، حسب ونسب، فضائل وخصائل اور کمالات و معجزات کو بیان کرنا میلاد منانا

کہلاتا ہے..... اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ میلاد شریف کے نام پر ہمارا کوئی بھی پروگرام ہو۔ (جلسہ، محفل، بزم یا جلوس وغیرہ) جب تک اس میں مندرجہ بالا موضوعات پر گفتگو نہ ہو تب تک وہ پروگرام اختتام پذیر نہیں ہوتا۔ جلسہ اور جلوس کا "مین ٹارگٹ" اور اصلی مقصد ذکر رسول ﷺ ہوتا ہے۔ لنگر، طعام، تبرک وغیرہ کا مرحلہ بھی بعد میں آتا ہے کیونکہ وہ ایک اضافی اور جزئی چیز ہے..... منتظمین، مقررین اور حاضرین تمام کا واحد مقصد محبوب اکرم ﷺ کی عادات و خصائل، کمالات و حسنات، اور آپکی خَلق و خُلق کا بیان سنانا اور سننا ہوتا ہے اور بس..........

ذکر میلاد قرآن کی روشنی میں:

اب قرآن و حدیث کے چند وہ مقامات ملاحظہ فرمائیں۔ جن میں حضور اکرم ﷺ کے تشریف لانے کی دھومیں مچی ہیں قرآن حکیم نے جہاں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر کیا اور حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب، حضرت یوسف، حضرت سلیمان، حضرت موسیٰ، حضرت یحییٰ، حضرت مریم، حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے میلاد کو بیان کیا ہے وہاں نبی مکرم، رسول معظم ﷺ کی آمد آمد کو بھی بیان فرمایا ہے.....دیکھیئے! کس اہتمام و انتظام سے آمد محبوب کا ذکر کیا جا رہا ہے.....

لقد جآء کم رسول من انفسکم الخ (التوبہ، ۱۲۸)	بے شک تشریف لے آیا ہے تمہارے پاس ایک برگذیدہ رسول تم میں سے۔

قدجآء کم من الله نور (المائده ۱۱۵)	بے شک اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور آگیا ہے۔
قد جآء کم برھان من ربکم (النساء ۱۷۵)	بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے برہان آگئی ہے۔
فقد جآء کم بشیر و نذیر (المائدہ ۱۹)	(لو!) تمہارے پاس خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا (رسول) آچکا ہے۔

اسی طرح ایک مرتبہ یہ نغمہ انبیاء کرام کی گروہ کے سامنے بھی الاپا گیا تھا.... عالم بالا میں انبیاء کرام کا جلسہ بلایا گیا تھا.... جس میں ان سے ایک پختہ وعدہ لیا گیا تھا.... پہلے انبیاء کرام کو دیئے جانے والے فضائل وکمالات کا بیان فرمایا اس کے بعد اس جلسے، محفل اور بزم کی غرض و غائت پر گفتگو فرمائی کہ ایک وقت آئے گا کہ:

جآء کم رسول مصدق لما معکم الخ (آل عمران ۸۱)	تمہارے پاس وہ رسول تشریف لے آئے جو تمہاری (نبوتوں، رسالتوں اور کتابوں کی) تصدیق کریگا۔

ایک اور مقام پر حضور اکرم ﷺ کی پیدائش کی یوں قسم اٹھائی:

و والد وما ولد ۔۔۔ اور والد کی قسم اور جو پیدا ہوا (اس پیدا ہونے والے) کی قسم!

(البلد ۳)

مفسرین کرام نے اس آیت کی تفسیر میں بیان کیا وما ولد (جو پیدا ہوا اس کی قسم) سے مراد حضور اکرم ﷺ کی قسم ہے (تفسیر مظہری، تفسیر بیضاوی وغیرہ)

دیکھ لیں! اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے قسم اٹھائی ہے۔

ذکر میلاد احادیث کی روشنی میں:

احادیث مبارکہ میں حضور اکرم ﷺ کا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مجمع میں اپنے حسب و نسب، فضائل و خصائل اور بعثت و تشریف آوری کا ذکر فرمانا ثابت و موجود ہے.... اسی طرح مختلف صحابہ کرام نے حضور اکرم ﷺ کا ذکر آمد اور تذکرۂ میلاد کرنا بھی ظاہر و باہر ہے..... چند ارشارات ملاحظہ ہوں:

☆ حضرت عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس وقت سے خاتم النبین ہوں جب
کہ آدم علیہ السلام ابھی مٹی گارے میں تھے میں تمہیں یہ بات
بتانا چاہتا ہوں کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا
،حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت (بن کر آیا) ہوں.....
اور میں اپنی والدہ کا وہ چشم دید واقعہ ہوں کہ دیگر امہات انبیاء
کرام کی طرح انھوں نے میری ولادت کے وقت ایک نور
دیکھا جس کی روشنی اور چمک سے ملک شام کے محلات دکھائی

دیئے۔

(مشکوٰۃ شریف ۵۱۳، مسند احمد ۱۲۷/۴، المستدرک ۶۰۰/۲،
دلائل النبوۃ ۸۰/۱)

☆ حضرت خالد بن معدی کی روایت کے مطابق ایک دن صحابہ کرام نے خود یہ سوال عرض کیا کہ حضور! ہمیں کچھ اپنے متعلق بتائیں؟....تو آپ ﷺ نے فرمایا:

میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوشخبری ہوں اور اپنی والدہ کا وہ چشم دید منظر ہوں جو انہیں وضع حمل کے وقت دکھائی دیا کہ ان کے جسم سے نور نکلا ہے جس سے بصری شہر کے درو دیوار روشن ہو گئے۔

(سیرت ابن ہشام ۱۹۵/۱، دلائل النبوۃ ۸۱/۱، طبقات ابن سعد ۱۰۲/۱ (مختلف صحابہ کرام سے)، المستدرک ۶۰۰/۲)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں اولاد آدم (علیہ السلام) میں ہمیشہ بہترین لوگوں اور بہترین زمانوں سے بھیجا گیا ہوں قرناً بعد قرنٍ نسلاً بعد نسل حتیٰ کہ اس موجود زمانے میں آیا۔

(مشکوٰۃ ۵۱۱)

☆ حضور ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں:

کہ ایک روز حضور ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا میں کون ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق بنائی تو مجھے بہترین مخلوق

(انسانوں) میں رکھا۔ پھر اس کے دو گروہ بنائے تو مجھے بہترین گروہ میں رکھا۔ پھر مختلف قبیلے بنائے تو مجھے بہترین قبیلے میں رکھا۔ پھر ان قبائل کو گھروں میں تقسیم کیا تو مجھے بہترین گھرانے میں رکھا سو میں لوگوں میں ذات کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں اور خاندان اور گھرانے کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں۔ (مشکوٰۃ، صفحہ ۵۱۲)

ذکر میلاد تعامل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روشنی میں:

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ذکر میلاد کی سعادتوں، برکتوں اور نوازشوں سے لطف اندوز ہوتے رہتے تھے.... خوب بڑھ چڑھ کے ایک دوسرے سے میلاد و ذکر محبوب کے متعلق پوچھ گچھ کرتے کبھی مسجد نبوی میں حضور ﷺ کی موجودگی میں یہ سلسلہ چل پڑتا اور کبھی تنہا پروانے ہی اس شمع رسالت کی یاد منا کر دامن دل کو پر کرتے اور جی بھر کے محظوظ ہوتے۔

چند ایک بزموں اور جلسوں کا ذکر سنیئے!

☆ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ خوش نصیب صحابی ہیں جنہیں سرور کائنات کی مدح سرائی، ثناخوانی اور نعت گوئی کا شرف حاصل ہوا تھا..... اور رسول مکرم ﷺ ان پر کچھ زیادہ ہی مہربان تھے..... اس پیارے صحابی کو آپ ﷺ نے اپنے دشمنوں کی ہجو اور اپنے دفاع کے لئے مقرر فرما رکھا تھا.... آپ ﷺ جب حضرت حسان کی نعت سنتے تو انہیں خوب خوب دعاؤں سے نوازتے..... یہ جب نعت شریف پڑھنے کے لیے آگے بڑھتے تو حضور انہیں منبر پر کھڑا کر دیتے پھر نعت شریف پڑھنے کی اجازت عنائت فرماتے... (بخاری ۱، ۵۶۴ مشکوٰۃ ۴۱۰) اسی طرح ایک

مجلس تھی حضرت حسان نے اس مجلس میں وہ اشعار پیش کئے جنکا تعلق حضورﷺ کے حسن و جمال اور تخلیق و میلاد سے تھا..... وہ جان جاناں سامنے تشریف فرما ہیں جن کے متعلق اشعار پڑھے جا رہے ہیں..... عرض کرتے ہیں:

واحسن منک لم ترقط عینی
واجمل منک لم تلد النسآء
خلقت مبرا من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشآء

آپﷺ سے زیادہ خوبصورت میری آنکھ نے دیکھا ہی نہیں
آپﷺ سے زیادہ جمیل کسی عورت نے جنا ہی نہیں
آپ ﷺ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا
گویا جیسے آپ ﷺ نے چاہا ویسا پیدا کیا گیا

(دیوان حضرت حسان بن ثابت)

☆ غزوۂ تبوک سے جب واپسی ہوئی تو حضورﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالی نے عرض کیا آقا! دل چاہتا ہے آپﷺ کی مدح سرائی و نعت گوئی کا شرف حاصل کروں کیا اجازت ہے؟ فرمایا: ہاں بولو اجازت ہے..... تو حضرت عباس نے مندرجہ ذیل اشعار پیش کئے..... (اردو ترجمہ پیش خدمت ہے)

"حضورﷺ! آپﷺ یہاں آنے سے قبل جنت کے سائیہ میں تھے جبکہ ابھی جسموں پر پتے لپیٹے جا رہے تھے..... پھر آپﷺ دنیا کی طرف

تشریف لائے اور آپ ﷺ اس وقت نہ بشر تھے نہ خون کا لوتھڑا اور نہ ہی گوشت کا ٹکڑا تھا..... آپ ﷺ ایک نطفہ کی صورت میں سفینۂ نوح پر سوار تھے اور وہ (کشتی) نسر (بت) اور اس کے پجاریوں کو غرق کر رہی تھی...... آپ ﷺ ایک پشت سے ایک رحم میں منتقل ہوتے رہے اور دنیائے جہاں میں صدیوں کی صدیاں گزر گئیں یہاں تک کہ آپ کے معظم گھرانے خندف کو احاطہ میں لے لیا جس کے سامنے فلک بوس پہاڑ بھی سرنگوں ہیں اور جب آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو ساری زمیں روشن ہوگئی اور سارا جہاں منور ہوگیا..... ہم اس نور کی چمک میں اب بھی ہدائت کی راہوں پر گامزن ہیں۔

(المستدرک ۳/۳۲۷، نسیم الریاض ۲/۲۰۵، دلائل النبوۃ ۵/۲۶۸)

واضح رہے کہ اس مجمع میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی تعداد تقریباً تیس ہزار تھی...جس میں دیگر صحابہ کرام کے علاوہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنھم اجمعین بھی شامل تھے...... (سیرت رسول عربی ذکر غزوۂ تبوک)

☆ گذشتہ اوراق میں وہ حدیث پاک بھی گزر چکی ہیں جس میں صحابہ کرام اجتماع کر کے حضور ﷺ کی تشریف آوری پر اللہ تعالی کا شکر ادا کر رہے تھے..... (طبرانی کبیر ۱۹/۳۱۱)

کیا یہ سب کچھ غلو فی الدّین ہے؟

قارئین کرام!..... ملاحظہ فرمایا آپ نے؟ قرآن و حدیث اور تعامل صحابہ میں کس طرح محبوب مکرم ﷺ کی آمد آمد کا ذکر موجود ہے، کس رنگا رنگ سے آپ ﷺ کی تشریف آوری کے نغمے آلاپے گئے ہیں، کیسے پیار بھرے انداز میں قصیدے پڑھے گئے ہیں، کیسے ذوق افزا طریقے

سے میلاد محبوب کا ذکر چھیڑا گیا ہے..... اب پوچھیے! اس جری اور بے باک مصنف فضل الرحمٰن صدیقی سے جو میلاد النبی ﷺ کو معاذ اللہ غلوفی الدین قرار دیتا ہے کہ:

سوال ☆ کیا قرآن پاک میں آمد محبوب کا ذکر غلوفی الدین ہے؟

سوال ☆ کیا خدا کا حضور ﷺ کے میلاد مبارک کی قسم اٹھانا غلوفی الدین ہے؟

سوال ☆ کیا حضور ﷺ کا منبر پر جلوہ افروز ہو کر اپنا میلاد بیان کرنا غلوفی الدین ہے؟

سوال ☆ کیا حضور ﷺ کا اپنی تخلیق اور پیدائش کی تفصیلات بیان فرمانا غلوفی الدین ہے؟

سوال ☆ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا حضور ﷺ سے آپ ﷺ کے ابتدائی حالات کے متعلق سوال کرنا غلوفی الدین ہے؟

سوال ☆ کیا حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اجتماع صحابہ رضی اللہ عنھم میں آپ ﷺ کی تخلیق کو بیان کرنا غلوفی الدین ہے؟

سوال ☆ کیا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضور ﷺ کی اجازت سے تیس ہزار کے مجمع میں میلاد النبی بیان کرنا اور حضور ﷺ کا دعائیں دینا غلوفی الدین ہے؟

سوال ☆ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا مل بیٹھ کر جلسے اور محفل کی صورت میں حضور کی تشریف آوری پر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا سب کچھ غلوفی الدین ہے؟

سوال ☆ کیا قرآن وحدیث اور عمل صحابہ سب غلوفی الدین سے بھر پور ہیں؟ آج صرف وہابیوں کے اس چالاک اور بے باک مؤلف کو غلوفی الدین سے بچنے اور بچانے کا خیال آیا ہے؟

چمن میں تھیں ہزاروں ڈالیاں مگر مقدر کا کھیل دیکھو
گری اسی شاخ پر ہے بجلی بنایا جس پر تھا آشیانہ

دین بازیچہ ءاطفال نہیں:

مولوی فضل الرحمٰن نے صفحہ ۹ پر "دین یا شریعت بازیچہ ءاطفال نہیں؟" کے عنوان سے اپنی کتاب کی اصل تحریر کو شروع کیا ہے...... منگھڑت اور منصوعی الفاظ سے خطبہ لکھنے کے بعد دو آیتوں اور ایک حدیث پاک کو لکھا ہے، جن کا مفہوم انھوں نے عنوان سے ظاہر کر دیا ہے کہ دین اور شریعت بچوں کا کھیل نہیں کہ ہر آدمی اپنی من مانی اور سینہ زوری سے جس طرح چاہے نئے نئے طریقے اور نئے نئے عقائد گھڑتا رہے........ مسلمان کو ہر کام میں شریعت سے رہنمائی لینی چاہئے اسکا ہر عمل شریعت کے اصول وقانون کے مطابق سرانجام پانا چاہئے......... یہ بات اپنی جگہ بالکل درست اور حق ہے جس میں کوئی شک نہیں...... لیکن صدیقی صاحب سے پوچھنے والی بات تو یہ ہے کہ کیا ان آیات وروایات کو لکھنے سے ان کا تقاضہ پورا ہو جاتا ہے؟..... کیا ان پر عمل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں؟......... یا یہ احکام وارشادات صرف دوسرے مسلمانوں کیلئے ہیں؟ جب آپ ان پر عمل نہیں کرتے تو سیدھی سی بات ہے کہ آپ اپنے آپ کو مسلمان تصور نہیں کرتے ....اگر ایمان واسلام کی کوئی رمق مستعار مل جائے تو اسکی روشنی میں بتایئے!.......اس روئے زمین پر آپ سے بڑھ کر دین کو بازیچہ اطفال (کھیل تماشہ) کون سمجھتا ہے؟...... یہ دین کیساتھ غداری ہی ہے کہ ایک چیز اگر ہمارے لیئے کفر تو تمھارے لیئے ایمان، ہمارے لیئے شرک ہے تو تمھارے لیئے توحید، ہمارے لیئے بدعت ہے تو تمھارے لیئے عین سنت، جو چیزیں اور جو امور ہمارے لیئے شرک وبدعت ہیں وہ تمھارے گھر پہنچ کر سنت وشریعت کیسے بن جاتے ہیں؟

بدباطنو!.......... دین کو کھیل تماشہ خود بناتے ہو اور اعتراض پھر بھی دوسروں پر کرتے ہو...... یعنی الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

پاپوش میں لگائی کرن آفتاب کی
جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

مولوی صاحب! خدارا دین کو کھیل تماشہ نہ بنائیں......... شریعت کیساتھ مذاق نہ کریں......... اسلام کا منہ نہ چڑائیں .... سنت و شریعت کو چھوڑ کر ذلت و رسوائی نہ خریدیں...... شرک و بدعت کو دین میں داخل کر کے لوگوں کو انگشت نمائی کا موقعہ نہ دیں.......... غیر مسلم قوموں کے سامنے دین اسلام کا حلیہ نہ بگاڑیں........ ان میں اسلام کا رعب و دبدبہ نہ گھٹائیں.......... کچھ خدا کا خوف کریں...... کچھ شرم نبی کو آواز دیں......

نبی	شرم	خدا	خوف
بھی	وہ	نہیں	بھی یہ

قبر، حشر اور دوزخ کے عذاب سے ڈریں........ ایک تو دین کے ساتھ مذاق اور ڈرامہ بازی کر رہے ہو اور دوسرا اسی مسلمانوں کے پاک دامنوں پر اس سیاہ کاری کے دھبے لگاتے ہو........ دین کو ٹکرے ٹکرے کرنے والو!...... اور اسلام کا حلیہ بگاڑنے والو!..... سنو!......

تم کو دعویٰ ہے بیابانوں کو سنوارا ہم نے
یہ تو بتاؤ کہ اجاڑے ہیں گلستان کس نے؟

کیا میلاد منانا یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے؟

مولوی فضل الرحمٰن صدیقی نے کمال ڈھٹائی بے شرمی و بے حیائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جشن میلاد منانے والوں کو یہود و نصاریٰ کے طریقے پر چلنے والے قرار دیا ہے......

(لاحول ولا قوة الا بالله)

قارئین کرام!... ہم پچھلے صفحات میں بیان کر چکے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی تشریف

آواری پر شکر خداوندی بجالانا، آپ کا چرچا و تذکرہ کرنا اور کسی بھی جائز طریقے سے خوشی کا اظہار کرنے کا نام جشن میلاد ہے.........اور مولوی فضل الرحمن کے نزدیک یہ تمام کام یہود و نصاریٰ کی نقل ہیں اب دیکھیے ان کا یہ کافرانہ فتویٰ کس کس پر لاگو ہوتا ہے.....

☆ اللہ رب العزت نے بھی قرآن مجید میں مختلف مقامات پر حضور ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر فرمایا اور اس پر احسان جتایا ہے.....

☆ حضور اکرم ﷺ نے بھی مختلف احادیث مبارکہ میں اپنے میلاد مبارک کا ذکر فرمایا اور ہر سوموار کو روزہ رکھ کر اس دن کو منایا اور اپنی آمد پر اللہ کا شکر ادا کیا.....

☆ صحابہ کرام نے مختلف پروگراموں میں حضور اکرم کے میلاد مبارک کے تذکرے کئے اور آپ کی جلوہ فرمائی پر اللہ کا شکر ادا کیا۔

☆ اسی طرح تمام مسلمانوں نے مختلف انداز میں اس نعمت عظمیٰ اور رحمت کبریٰ اور احسان عظیم پر خوشی و مسرت اور شادمانی کا اظہار کیا....

اب اس جاھل اور کافر گر مصنف سے پوچھا جائے کہ:

☆ کیا اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کی آمد کا ذکر کر کے یہود و نصاریٰ پر عمل کر رہا ہے؟.... معاذ اللہ....

☆ کیا حضور اکرم ﷺ کا اپنی ولادت کا ذکر کرنا اور اپنے یوم ولادت کو منانا یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے؟.....استغفر اللہ......

☆ کیا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین کا مل بیٹھ کر ذکر آمد رسول ﷺ کرنا یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے؟.....

☆ کیا دیگر مسلمانوں کا مختلف انداز میں حضور اکرم ﷺ کی ولادت مقدسہ پر جشن، محفل اور جلسہ کا پروگرام منعقد کرنا یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے؟.....

گستاخ و بے ادب دنیا میں اور بھی دیکھے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے "فتویٰ بازی" آپکی

ہر بچے کی پیدائش پر خوشی:

قارئین کرام ...... اگر کسی کا یوم میلاد (پیدائش کا دن) منانا اتنا ہی نا قابل برداشت ہوتا جتنا کہ وہابی حضرات باور کراتے ہیں تو اسلام بچوں کی پیدائش کی خوشی منانے کا پروگرام نہ دیتا..... دیکھیں!..... حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مع الغلام عقیقة	ہر بچے کیساتھ عقیقہ ہے
بخاری ۲/۸۲۲	

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

امر بتسمیة المولود یوم	حکم فرمایا ہے کہ ساتویں دن
السابعة ووضع الاذیٰ	بچے کا نام رکھا جائے اور اسکا
عنه والعق	عقیقہ کر کے اس کی تکلیف کو
ترمذی ۲/۱۰۶	دور کیا جائے

قارئین کرام! اب آپ ہی بتائیں کہ یہ جو عقیقہ کیا جائے گا۔ بیٹی کی طرف سے ایک بکرا اور بچے کی طرف سے دو بکروں کو ذبح کیا جائیگا..... عزیز و اقارب کو دعوت دی جائیگی یہ گوشت اور اس کے لوازمات انہیں پیش کیئے جائیں گے یا گوشت محلے میں تقسیم کر دیا جائے تو اس کام اور پروگرام کو کیا نام دیا جائے گا خوشی یا غمی؟ شادمانی یا پشیمانی؟ مسرت یا کلفت؟ ظاہر ہے یہ سارا پروگرام بطور خوشی اور مسرت کے سرانجام دیا جائے گا.........

آج کون مسلمان ہے جو بیٹے کی پیدائش پر خوشی نہیں مناتا؟.......... وہابی برادری تو یقیناً بچوں کا میلاد (خوشی) نہیں مناتی ہوگی...... کیونکہ ان کے یہاں پیدائش پر خوشی منانا یہودو

نصاریٰ کا طریقہ ہے.........لیکن حالات و واقعات اس کے برعکس ہیں.......ان کے ہاں حضور اکرم ﷺ کی پیدائش پر خوشی کا اظہار کرنا غلط، ناجائز اور فضول خرچی ہے اپنی فضول اولاد کی پیدائش پر خوشی منانا بجا جائز اور درست ہے فضول خرچی نہیں.........آخر یہ منافقت اور دوغلہ پالیسی کیوں ہے؟ یہ فقط شقاوت قلبی اور قساوت باطنی ہے.....

اگر میلاد نبی پر خوشی منانا یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے تو سیدھی بات ہے کہ اپنے بیٹوں کی پیدائش پر وہابی حضرات بھی خوشی مناتے ہیں یہود و نصاریٰ بھی خوشی مناتے ہیں تو یہود و نصاری کی مشابہت سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ وہابی لوگ اپنے گھروں میں بیٹے کی پیدائش پر صف ماتم بچھا لیا کریں.........ورنہ وہابیوں اور یہود و نصاریٰ میں کوئی فرق نہیں ہوگا اس مقصد کے لیے مولوی فضل الرحمٰن صدیقی کو یہ خدمت سرانجام دینا ہوگی اور وہابیوں کے گھر گھر جا کر اعلان کرنا ہوگا اور یہ ڈھنڈورا پیٹنا پڑے گا کہ:

میرے وہابی بھائیو! بچوں کی پیدائش پر خوشی منانا چھوڑ دو...........یہ یہود و نصاریٰ کی مشابہت ہے اس سے بچاؤ کے لئے اسلام کے حکم کا بھی انکار کر دو.......کیوں کے ہماری مرضی مقدم ہے اور اسلام کا حکم مؤخر........ہم اسلام کو دیکھیں یا یہود و نصاری کی مشابہت......بس یہ اعلان کریں پھر دیکھیں آپ کا کیا حشر ہوتا ہے........آپ کو آٹے اور دال کا بھاؤ تو خوب معلوم ہو جائے گا.......وہابی حضرات مانیں یا نہ مانیں انہیں اتنا معلوم ہو جائے گا کہ مولوی فضل الرحمٰن کے نزدیک پیدائش پر خوشی منانے والے اور لڈو مٹھائیاں تقسیم کرنے والے سب وہابی یہود و نصاریٰ کے طریقے پر گامزن ہیں.......انہیں اس عمل سے توبہ کرنی چاہئے......

انہیں کے مطلب کی کہہ رہا ہوں
زبان میری ہے بات ان کی

یزدانی کے بیٹے کا میلاد:

قارئین کرام! میلاد النبی منانے والوں کو یہود و نصاریٰ کے طریقے پر قرار دینے والوں کا ذرا اپنا کردار ملاحظہ فرمائیں!.....ان کے ایک منہ زور اور گستاخ خطیب مولوی حبیب الرحمٰن یزدانی آف کامونکے کے مرنے کے بعد اسکا بیٹا پیدا ہوا.....اس کی پیدائش پر وہابی مفتیوں اور مولویوں کو اپنے سارے فتوے بالکل بھول گئے........شرک و بدعت کو جھولی میں ڈال لیا..... مولوی عزیز الرحمٰن لکھتے ہیں:

☆ پورے ملک میں جمعیت اہلحدیث نے خوشی منائی دیہات، قصبات اور شہروں میں عقیدت مندوں نے مٹھائی تقسیم کی لوگ اب تک مولود کی زیارت کے لیئے آرہے ہیں جدہ (سعودی عرب) سے شیخ محمود با حاذق سلفی احباب کے نمائندہ بن کر تشریف لائے (سر دلبراں صفحہ ۱۹۱)

☆ اسکے علاوہ وہابی حضرات نے اسی خوشی میں جامعہ محمدیہ چوک اہل حدیث گوجرانوالہ میں مٹھائی تقسیم کی۔ (جنگ لاہور، ۲۴ جون ۱۹۸۷ء بحوالہ جشن میلاد النبی ناجائز کیوں؟)

☆ اور اہل حدیث یوتھ فورس سیالکوٹ نے جامع مسجد اہل حدیث شہاب پور میں جمعۃ المبارک کے اجتماع میں مٹھائی تقسیم کی۔ (نوائے وقت لاہور، ۲ جولائی ۱۹۸۷ء، بحوالہ مذکورہ کتاب)

☆ اسی طرح اہلحدیث یوتھ فورس گوجرانوالہ نے اس خوشی میں کئی من مٹھائی تقسیم کی..... (مشرق لاہور ۴، جولائی ۱۹۸۷ء، بحوالہ مذکورہ کتاب)

☆ مزید سنیئے! وہابی حضرات نے اس مولوی کے بیٹے کی ولادت پر کس طرح قصیدہ خوانی کی ہے.....لکھا ہے:

سنی ہے خبر میلاد ابن یزدانی
تڑپا گئی پھر دل کو یاد ابن یزدانی
خوشی ہوئی ہے ہر فرد جماعت کو
ہو تجھ سے جو چمن آباد ابن یزدانی
آقائے دوجہاں کی ولادت پاک
آ گئی تجھ سے یاد ابن یزدانی
تجھ سے کئی امیدیں وابستہ ہیں ہم کو
ہو تجھ سے ہمارا دل شاد ابن یزدانی

لمحہ فکریہ:

ناظرین کرام! ہم آپ کو اس بات کی زحمت نہیں دیں گے کہ:

☆ جب وہابیوں کی نزدیک روضۂ مقدسہ کی زیارت حرام ہے تو سعودی عرب سے گوجرانوالہ آ کر مولوی کے بیٹے کی زیارت کرنا کیونکر جائز ہو گیا؟

☆ جب آقائے دو جہاں ﷺ کے میلاد مبارک پر مٹھائی وغیرہ کھلانا ناجائز ہے تو مولوی کے بیٹے کی پیدائش پر دیہات، قصبات اور مختلف شہروں میں مٹھائی تقسیم کرنا کیوں کر درست ہے؟

☆ جب حضور اکرم ﷺ کا میلاد نامہ پڑھنا غلط ہے تو مولوی کے لڑکے کی قصیدہ خوانی اور میلاد نامہ پڑھنا کیسے صحیح ہو گیا؟

☆ نبیوں، ولیوں سے امیدیں وابستہ کرنا شرک ہے تو ابن یزدانی سے امیدیں وابستہ کرنا کس طرح توحید ہو گیا؟

۱۳☆ جب محبوبان خدا کچھ نہیں کر سکتے بلکہ بقول وہابیوں کے ایک مکھی کا پر بھی نہیں بنا سکتے تو ابن یزدانی کو چمن آباد کرنے کی طاقت کس نے الاٹ کی ہے......اور اسمیں اس طاقت کو ماننا کہاں کا اسلام اور انصاف ہے؟

ہم اس گفتگو کو قلم انداز کرتے ہوئے صرف اتنا عرض کریں گے کہ جن لوگوں کے یہاں ہر وہ عمل جو انبیاء کرام اور اولیاء کرام کے حق میں شرک، کفر، حرام اور ناجائز ہو لیکن اپنے مولویوں مفتیوں اور ان کے بیٹوں کیلئے توحید، اسلام، درست اور جائز ہو تو ان کے متعلق آپکا ضمیر کیا فیصلہ دیتا ہے۔

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

نیا اصول نیا پینترا:

جاھل مصنف نے ایک نیا اصول گھڑا ہے کہ جو شخص دین سمجھ کر عبادت (عمل) کرتا ہے اس کا فرض ہے کہ اپنی عبادت کا قرآن و سنت اور اصول فقہ کی روشنی میں ثبوت پیش کرے... مزید لکھتے ہیں

"ہم اپنی مرضی سے نماز اور حج بیت اللہ شریف کا طریقہ ایجاد نہیں کر سکتے.... اسی طرح کریں گے جس طرح حضور اکرم ﷺ اور حضور کی عظیم جماعت صحابہ کرام نے کیا"... (صفحہ ۱۰)

اوّل تو مولوی صاحب کا قرآن و سنت کے بعد اصول فقہ کا ذکر کرنا اپنے مذھب کا خون کرنے کے مترادف ہے...... کیونکہ ان کے مولوی اکثر یہ شعر اپنی اپنی تصانیف میں لکھتے ہیں اور اہلسنت و جماعت کو سناتے ہیں...... مولوی صاحب نے بھی اپنی کتاب کے صفحہ ۱۰ پر لکھا ہے...... شعر یہ ہے۔

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

کیا اب آپ نے اس شعر سے توبہ کرلی ہے۔جو آپ گفتار مصطفیٰ کے ہوتے ہوئے اصول فقہ کا مطالبہ کرر ہے ہو؟...

شرم تم کو مگر نہیں آتی؟

دوسری بات یہ کہ آپ نے کہا ہے کہ جو آدمی کسی عمل کو دین سمجھ کر کرے اسکا فرض ہے کہ وہ اسکا ثبوت پیش کرے......اب بتایئے آپنے یہ جو کتاب لکھی ہے اس میں خودساختہ خطبہ اوردرود لکھے ہیں اور ٹائیٹل پر گنبد خضراُ کی تصویر بنائی ہے یہ تمام کام آپنے دین سمجھ کر کیئے ہیں یا بے دینی سمجھ کر؟......اگر بے دینی سمجھ کر کیئے ہیں تو آپ بے دین اور مخالف اسلام قرار پائے اور اگر دین سمجھ کر کیئے ہیں تو آپ پر فرض ہے کہ اپنی بدعات کا قرآن وحدیث اور اصول فقہ کی روشنی مین ثبوت پیش کرو......ورنہ بے دینی سے توبہ کرو......

گئی طفلی جوانی اب پیری آئی
کر ہوش کچھ اے نادان گستاخ!

دلیل دینے کا ذمہ دار کون ہے؟

اللہ تعالی اور اس کے محبوب ﷺ نے بعض امور کو فرض، واجب اور سنت بتایا ہے اور کئی کاموں کو حرام، کفر، شرک اور غلط بتا کر اس سے رکنے کا حکم فرمایا ہے......لیکن کئی اُمور ایسے ہیں کہ ان کے متعلق نہ تو عمل کرنے کا حکم ہے اور نہ ہی رکنے کو کہا یعنی ان کے متعلق خاموشی فرمائی ہے ایسے امور و معاملات کے متعلق اہلسنت و جماعت کا **نظر**یہ ہے کہ وہ کام بلا شبہ جائز اور مباح ہیں......اور جو آدمی ایسے امور کو ناجائز، حرام اور غلط کہے ان کا انکار کرے اور ان کے متعلق منفی

دعویٰ کرے تو اس آدمی کو اپنی اس بات پر دلیل لانی چاہیے .... لیکن مولوی فضل الرحمن اس اصول کونہیں مانتے وہ کہتے ہیں کہ مثبت عمل کرنے والے کو دلیل دینی چاہیے .... جس کام کا کرنا آنحضرت ﷺ وصحابہ کرام سے ثابت نہ ہو اس کام کا کرنا منع ہے .... اور جو آدمی کوئی کام کرتا ہے اسے اسکی دلیل پیش کرنی چاہیے .... (صفحہ ۹، ۱۰، ۱۱)

اوّل تو صدیقی صاحب میں اگر عقل وخرد کی کوئی بھی رمق ہوتی تو انہیں یہ اصول لکھتے ہوئے شرم وحیاء ضرور آڑے آتی ...... کیونکہ وہابی مولویوں اور عوام کے اکثر و بیشتر دینی اعمال بدعت وگمراہی میں گھرے ہوئے ہیں جسکا ثبوت نہ حضور اکرم سے ہے اور نہ ہی صحابہ کرام سے تو پھر پرلے درجے کے جاہل ہی ایسے قانون کا ذکر کریں گے جن سے ان کا اپنا مسلک اور عمل چھلنی چھلنی ہو جائے کوئی عقل منداور باشعور آدمی ہرگز ایسا نہیں کر سکتا .... اب ہم درج ذیل سطور میں صدیقی صاحب کی تحریر کا جائزہ لے رہے ہیں کہ دلیل منفی دعویٰ کرنے والے کے ذمہ ہے یا کہ مثبت دعویٰ کرنے والے کے ذمہ .... شائد صدیقی صاحب اپنی جہالت وحماقت سے رک جائیں ...

جیسا ہم نے تم کو چاہا کون بھلا یوں چاہے گا
مانا کہ آئیں گے اور بھی بہت تم سے پیار جتانے لوگ

آیاتِ قرآنی

☆ یہود ونصاریٰ دعویٰ کیا کرتے تھے کہ ہمارے سوا جنت میں کوئی نہیں جائیگا تو اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو ارشاد فرمایا:

قل هاتو برهانكم ان كنتم صادقين محبوب ! انہیں فرماؤ کہ اپنی

(البقرہ،۱۱۱) (بات کی) دلیل لاؤ اگر تم سچے

ہو۔

یعنی یہود و نصاریٰ نے اپنے سوا دوسروں کے جنت جانے کی نفی کی تو خدا تعالیٰ نے ان کے منفی دعویٰ پر ثبوت مانگا

قارئین کرام!......اس آیت کو مولوی صدیقی صاحب نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۰ پر لکھا ہے لیکن افسوس کہ وہ اپنی شقاوت قلبی کی وجہ سے اسے سمجھ نہ سکے۔

☆ دوسرے مقام پر منفی دعویٰ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے یوں چیلنج دیا ہے:

قل هلمّ شهداء كم الذين	فرمایئے! لاؤ اپنے گواہ جو
يشهدون ان الله حرم هذا	گواهی دیں کہ اللہ تعالیٰ نے
(الانعام،۱۵۱)	اسے حرام کیا ہے

اس آیت میں بھی منفی دعویٰ کرنیوالوں سے گواہ اور ثبوت کا مطالبہ کیا گیا ہے.........

☆ ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

قل من حرم زينة الله التى اخرج	فرمایئے! اللہ کی زینت جو
لعباده والطيبات من الرزق	اسنے اپنے بندوں کیلئے پیدا
	کی ہے اور (کسنے حرام کئے)
الاعراف،۳۲	لذیذہ اور پاکیزہ کھانے

یہاں بھی کسی چیز کو غلط، ناجائز، حرام اور اس کے متعلق منفی دعویٰ کرنے والے سے ثبوت مانگا ہے۔

احادیثِ مبارکہ:

احادیث مبارکہ بھی اس امر پر گواہ ہیں کہ جب تک کسی کام سے روکا نہ جائے تب تک اس کو ممنوع اور ناجائز نہیں سمجھنا چاہیئے ..... ملاحظہ ہو:

☆ حضور اکرم ﷺ نے اارشاد فرمایا:

حلال وہ ہے جسکو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا اور حرام وہ ہے جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام کیا۔

وما سکت عنه فهو مما عفی عنه اور جس کا ذکر نہیں فرمایا وہ سب معاف ہیں

(ابن ماجہ ۲۴۹ وللفظ لہ، ترمذی ۱/۲۰۶،
تفسیر ابن کثیر ۱/۲۰۵، مسند احمد ۲/۲۴۷)

☆ ایک اور مقام پر حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ذرونی ما ترکتکم

(بخاری ۲/۱۰۸۲، ابن ماجہ ۲ ولفظ لہ، ترمذی ۲/۹۳، مسلم ۱/۴۳۲)

اس حدیث کا ترجمہ وہابی جماعت کے شیخ الاسلام مولوی ثناء اللہ امرتسری نے یوں کیا ہے:

جب تک میں منع نہ کروں منع مت سمجھو (فتاویٰ ثنائیہ جلد اوّل، صفحہ ۵۲۲)

☆ مشہور غیر مقلد مولوی وحید الزمان نے ایک حدیث پاک کو نقل کیا ہے اور ترجمہ بھی خود ہی کر دیا.... حدیث شریف اور اس کا وہابی ترجمہ پیش خدمت ہے لکھتے ہیں:

کل شی لک مطلق حتی یرد فیه نهی

ہر چیز کا کرنا تجھ کو روا ہے یہاں تک کے اس کی ممانعت میں کچھ وارد نہ ہو جائے.....

(لغات الحدیث کتاب ط، ج ۳ صفحہ ۳۸)

ان آیات مبینہ اور احادیث مقدسہ سے معلوم ہوا کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ اور رسول مکرم ﷺ نے حرام، غلط اور ناجائز کہا ہو وہ مسلمانوں کیلئے جائز ہے اور جو آدمی اس کو غلط، ناجائز یا ممنوع قرار دے اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے دعوے پر ثبوت پیش کرے......

وہابی اکابر کے اقوال:

ذیل میں چند وہابی علماء کی تحریریں پیش کر دینا بھی مناسب ہوگا تا کہ مولوی فضل الرحمٰن جیسے بے لگام، بدزبان اور تندخو وہابی مصنفین کیلئے غور و فکر کا کام دے سکے......

☆ مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

جواز کے برخلاف دعویٰ کرنے والا مدعی ہے اس کا فرض ہے کہ اس کا ثبوت شرع شریف میں دیکھاوے......(فتاوی ثنائیہ جلد اوّل صفحہ ۱۱۶)

دوسرے مقام پر ایک مصلے پر دوبارہ نماز پڑھنے کے متعلق سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

جائز ہے منع کی کوئی دلیل نہیں.....(فتاویٰ ثنائیہ جلد اول صفحہ ۵۲۲)

☆ وہابی جماعت کے مجتہد العصر مولوی حافظ عبداللہ روپڑی ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

خطبہ میں السلام علیکم کہہ دے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اس کے جواب سے خطبہ کا سماع فوت نہیں ہوتا پھر اشارہ سے بھی جواب ہو سکتا ہے حالت وضو میں بھی یہی حکم ہے کیونکہ کسی حدیث میں ممانعت نہیں آئی (فتاویٰ اہلحدیث جلد دوم صفحہ ۳۹)

اس طرح صفحہ ۴۰۰ لکھا ہے:

برات ضروری نہیں لیکن کسی روایت میں منع بھی نہیں۔

صفحہ ۴۲٦ پر لکھتے ہیں:

حرام نہیں کہہ سکتے حرمت کی کوئی دلیل نہیں۔

وہابی حضرات کے مفکر اور لسان العصر مولوی بشیر الرحمٰن سلفی نمازوں کے بعد دعا مانگنے سے روکنے والوں کو یوں چیلنج کرتے ہیں:

"پھر قابل غور بات ہے کہ اگر ان کا نبی اکرم کے ساتھ دعا کرنا نہیں لکھا تو دعا نہ کرنے کی صراحت بھی تو نہیں کوئی حدیث لائی جائے جس میں یہ وضاحت موجود ہو کہ صحابہ کرام نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مل کر دعا نہیں کرتے تھے ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین"......(الدعا صفحہ ۳۲)

☆ لشکر طیبہ کے گستاخ ہیرو مولوی امیر حمزہ نے لکھا ہے:

جو کنکر جمرے کے پاس پڑے ہوئے ہوں، انہیں بھی اٹھا کر مارنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ بات کہیں بھی نہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے جمرات کے پاس سے کنکر اٹھانے سے منع کیا ہو تو جب منع کی بھی دلیل نہیں اور کہاں سے اٹھانے چاہیں. اس جگہ کی بھی تخصیص نہیں تو پھر جہاں سے مل جائیں بے شک وہی کنکر مل جائیں جن کی رمی ہو چکی ہے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں نہ اس کی کہیں ممانعت ہے..... (لبیک اللھم لبیک صفحہ ۹۹، ۱۰۰)

☆ اسی طرح وہابی حضرات کے شیخ الکل مولوی ابو البرکات احمد سے گردوں اور کپوروں کے متعلق سوال ہوا تو انھوں نے جواب دیا.

ان دونوں کے حلال ہونے کی دلیل یہی ہے کہ قرآن وحدیث نے ان سے منع نہیں کیا ہر چیز کی اصل حلت ہے اگر قرآن وحدیث میں کسی چیز کی حرمت نہ بیان کی گئی ہو تو وہ حلال ہوتی ہے......... (فتاوی برکاتیہ صفحہ ۳۰۸)

لمحہ فکر:

قارئین کرام! آپنے ملاحظہ فرمایا؟ قرآن وحدیث کے علاوہ خود وہابی مولویوں نے بھی بیک زباں اقرار کیا کہ:

کسی چیز کے جائز ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس سے قرآن وحدیث نے منع نہیں کیا..........
جبکہ مولوی فضل الرحمٰن نے لکھا ہے کہ کام کرنے والے کو اس کام پر ثبوت دینا چاہیے ....اب مولوی صاحب سے پوچھیے! کہ آپ کہتے ہیں:

"جو شخص دین سمجھ کر عبادت (عمل) کرتا ہے اسکا فرض ہے کہ وہ عبادت کا قرآن وسنت اور اصول فقہ کی روشنی میں ثبوت پیش کرے" (صفحہ ۹)

اب بتاؤ! کہ تم سچے ہو یا یہ مولوی صاحبان؟......کیونکہ یہ مولوی صاحبان بھی وہابی حضرات کے مایہ ناز اور مستند علماء ہیں.........یہ بھی ساری عمر وہابیت کو پھیلاتے رہے اور پھیلا رہے ہیں.......... اور یہ بھی دعوی کرتے ہیں کہ ہم اہلحدیث ہیں........ہم صرف قرآن وحدیث کو مانتے ہیں اور قرآن وحدیث ہی بیان کرتے ہیں......انہیں بھی وہابیوں نے محراب ومنبر کا وارث بنایا تھا اور بنایا ہوا ہے.....صدیقی صاحب! کچھ سوچو اگر قرآن وحدیث نہں مانتے تو نہ مانو کم از کم اپنے مولوی کی بات تو مان لو!....چلو انہیں کی شرم کھالو!..............

قارئین با تمکین! یہ بات بھی یاد رہے کہ یہ مولوی صاحبان بھی ساری عمر میلاد شریف کے خلاف فتوی بازی کرتے رہے.....اس کو ناجائز اور غلط ثابت کرنے کیلئے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگاتے رہے افسوس کہ انہیں بچو، کچھوے، کپورے اور گردے تک جائز قرار دینے کیلئے دلیل مل گئی لیکن آج تک پوری وہابی برادری کو یہ احساس نہ ہوا کہ جب میلاد شریف سے کسی جگہ بھی نہیں روکا گیا تو اسکو ہم بدعت ناجائز اور حرام وغیرہ کیوں کہتے ہیں.........ظالمو!....

جب اس دلیل سے دوسری چیزیں جائز ہیں تو تمھیں اپنی جہالت حماقت بلکہ رذالت

پر ماتم کرنا چاہیئے کہ بلاوجہ محض بغض وعناد کی بناء پر اسے بدعت اور ناجائز قرار دیتے ہو.......

اس سادگی پہ کون نہ شرمائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں ہے

کھلا چیلنج:

ہمارا مولوی فضل الرحمٰن اور مولوی صہیب حسن سمیت پوری وہابی پارٹی کو کھلا چیلنج ہے کہ وہ اپنے مولویوں کی تحریروں کی روشنی میں قرآن وحدیث سے صرف ایک دلیل پیش کریں کہ فلاں مقام پر میلاد شریف کی خوشی کو حرام، ناجائز یا بدعت کہا گیا ہے......ہم انہیں منہ مانگا انعام پیش کریں گے.........

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

مولوی فضل الرحمٰن نے میلاد شریف منانے کو یہود ونصاریٰ کا طریقہ قرار دیا ہے...... انہیں یہ جملہ لکھتے ہوئے ذرا بھی شرم وحیاء نہ آئی۔ غیرت ایمانی قطعاً دامن گیر نہ ہوئی۔ کیونکہ وہ ان اوصاف کے تصور سے بھی پاک ہیں.....ہم اس کافرانہ اقدام پر انہیں چیلنج دے رہے ہیں اگر کوئی ہمت اور جرائت ہے تو اپنی اس جسارت وشقاوت پر ایک ہی حوالہ پیش کیجیئے کسی یہودی یا نصرانی نے حضور کا میلاد منایا ہو......آمد محبوب پر جشن وجلوس کا اہتمام کیا ہو......ہم تمہیں منہ مانگا انعام پیش کریں گے.........

بدبختو! اگر یہود ونصاریٰ نے میلاد منایا ہے تو پھر بھی تمہیں ڈوب مرنا چاہیئے کہ وہ کافر ہو کر اس معاملہ میں تم سے نمبر لے گئے اور تم مسلمان کہلوا کر ان سے بھی گئے گزرے ہو۔

اب تو زخمی شیر کی طرح بھرنا چاہئے
یہ اگر ہمت نہیں تو ڈوب مرنا چاہئے

شریعت سازی کا اختیار کسے ہے؟

۳۷ سے ۴۲ تک مولوی صاحب نے یہ بحث چھیڑی ہے کہ شریعت سازی کا اختیار اللہ تعالیٰ کو ہے لیکن بریلوی حضرات نے یہ حق اربل کے بادشاہ کو سونپ دیا ہے پھر سوالات شروع کر دیئے کہ دین میں بدعات کا جاری کرنا ختم نبوت کے منافی نہیں؟ اور دین میں بدعات جاری کرنے کا مطلب یہ ہے کہ شارع علیہ الصلوٰۃ السلام نے پیغمبری کا حق ادا نہیں کیا آپس میں جب اختلاف پیدا ہو جائے تو قرآن وسنت کی طرف رجوع کرنا چاہیے پھر یہ کہنا شروع کر دیا کہ جشن میلاد میں یہ خرابی ہے کہ اس میں غیر مہذب حرکتیں ہوتی ہیں۔ نعرہ بازی، بھنگڑا، قوالیاں اور محراب ودروازے بنتے ہیں وغیرہ وغیرہ آخر میں پھر وہی رٹ لگادی کہ یہ بدعت ہے

☆ اس ضدی اور شاطر انسان سے کوئی پوچھے کہ کس بریلوی نے اربل کے بادشاہ کو شریعت سازی کا اختیار سونپا ہے.....ظالم انسان!...... تمھیں قبر وحشر اور دوزخ کے عذاب کا کوئی ڈر نہیں؟ بہتان بازی کرتے ہوئے شرم نبی اور خوف خدا ذرا بھی دامنگیر نہیں ہوتے؟......اتنے بے حیا ہوتے جارہے ہو؟...لاؤ کسی ایک بریلوی کا حوالہ!......جسنے اربل کے بادشاہ کو شریعت سازی کا حق سونپا ہو!......قیامت آسکتی ہے اس کے جواب میں ایک حرف بھی نہیں دکھایا جاسکتا۔

☆ دین میں بدعات ورسومات ایجاد کرنا تمھارا محبوب مشغلہ ہے لہذا یہ سارے فتوے تم پر لاگو ہوتے ہیں.....تمہاری بدعات کا ذکر آگے آرہا ہے۔

☆ تمہارے پروگراموں میں تمام قبیح حرکتیں اور ناجائز امور ہوتے ہیں، نعرے بازی، اوباشانہ حرکات، ہنسی مذاق، لاکھوں اور اربوں کی بجلی، جھنڈیاں اور دروازے، اس کے علاوہ لڑائی

جھگڑا، دنگا وفساد، اختلاف وانتشار جیسے موذی مرض بھی تمہارے پروگراموں میں نمایاں ہوتے ہیں۔ ان تمام جلسوں اور جلوسوں کو تم جائز سمجھتے ہو گویا تم خدا تعالی کا حق "اختیارِ شریعت سازی" اپنے مولویوں کو سونپتے ہو جسے وہ حرام کہہ دیں وہ چاہے کتنی ہی مندوبات و مستحبات، ممدوحات و مستحسنات اور خیرات و برکات پر مشتمل ہو تم اسے حرام سمجھتے ہو۔ اور جسے وہ حلال کہہ دیں باوجود تمام ہزلیات و خرفات۔ ممنوعات و منکرات کے تم اسے جائز، حلال اور درست جانتے ہو گویا۔

نہ کالی کو دیکھیں نہ گوری کو دیکھیں
پیا جسکو چاہیں سہاگن وہی ہے

شرک و بدعت کی حقیقت:

تم جو بھی شرک و بدعت اپناؤ روا ہیں

ہم جو محفل میلاد کریں تو برا ہے؟

شرک و بدعت کی برائی:

شرک اور بدعت یہ دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن کی وجہ سے تمام نیک اعمال رائیگاں جاتے ہیں اگر انسان صبح وشام ایک ایک منٹ ذکر خداوندی اور صدقات وخیرات اور حسنات و صالحات کی انجام دہی میں مصرف رہے لیکن شرک و بدعت کا دلدادہ ہو تو اس کے ان ڈھیر سارے اعمال وافعال کی کچھ اہمیت و وقعت نہیں رہتی۔ مسلمان کو اس سے بچاؤ کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے.......

مشرک اور بدعتی کون ہے؟

لیکن واضح رہے کہ جس طرح شرک و بدعت بہت بری چیز ہے اسی طرح کسی مسلمان کو خواہ مخواہ مشرک و بدعتی کہنا بھی بہت بڑا ظلم ہے........ دونوں کام (شرک و بدعت اپنانا اور کسی کو مشرک و بدعتی بنانا) مسلمان کے شایان شان نہیں لیکن وہابی حضرات کو ان دونوں سے کوئی خاص قلبی لگاؤ اور خصوصی تعلق ہے.......... وہ شرک و بدعت اپناتے بھی ہیں اور مسلمانوں کو بلا وجہ مشرک و بدعتی بناتے بھی ہیں........ ہمارے اس دعوے کی تائید آئندہ صفحات پر مشتمل مدلل

گفتگو سے ہو جائے گی اس کی روشنی میں وہابی مذہب اور نجدی علماء کی حقیقت و اصلیت کو معلوم کیا جا سکتا ہے.......... مذہبی خودکشی، دین فراموشی اور اسلام دشمنی کی اعلی مثالیں آپکو اس مذہب کے پیروکاروں میں خوب ملیں گی

نام نسبت شرک و بدعت:

مانچسٹر (برطانیہ) کے وہابی مولوی فضل الرحمن صدیقی نے بھی انہیں عادات و خصائل کا ثبوت دیا ہے..... اہلسنت و جماعت کو مشرک و بدعتی ثابت کرنے کے لیے قدم اٹھایا لیکن اتنا بھی شعور و احساس نہ رہا کہ کم از کم اپنے نام کو تو شرک و بدعت کی آلودگیوں سے پاک کر لیتے کیونکہ ان کے نام کا مجموعہ "فضل الرحمن صدیقی" آیات قرآنی اور احادیث نبوی کے پورے ذخیرے میں کہیں نہیں ملتا۔ حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام سے اس مجموعہ نام کا ثبوت قطعاً نہیں ہے.......

"صدیقی" نسبت کی حقیقت:

فضل الرحمن صاحب کی نسبت "صدیقی" کا بھی قرآن و حدیث سے کوئی ثبوت نہیں کیونکہ یہ شخصی نسبت ہے۔ لہذا وہابی اصولوں کے مطابق ایسی نسبت قائم کرنا جس میں غیر اللہ کی طرف اشارہ ہو سراسر ناجائز، غلط اور قرآن و سنت کے خلاف ہے.....

اسماعیل دہلوی کا فتویٰ:

مولوی فضل الرحمن نے اپنی کتاب کے صفحہ نمبر نو اور دس پر لکھا ہے کہ جس چیز کا قرآن

وحدیث سے ثبوت نہ ہو وہ بدعت اور ناجائز ہے..... وہابی جماعت کے مستند عالم دین مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے:

"من گھڑت نام شرک ہیں" تقویت الایمان صفحہ ۶۸ مطبوعہ المکتبۃ السلفیۃ، لاہور

تو صدیقی صاحب اپنے اس من گھڑت نام کیوجہ سے مشرک بھی ہوئے اور بدعتی بھی۔

صدیقی! اس درجہ مایوسی شروع عشق میں کیسی؟
ابھی تو اور ہونا ہے خراب آہستہ آہستہ

یحییٰ گوندلوی کا فتویٰ:

صدیقی صاحب اگر ناراض نہ ہوں تو اپنے شیخ الحدیث یحییٰ گوندلوی کی دو عبارتیں پڑھنے کی زحمت گوارا فرمائیں۔ گوندلوی صاحب شخصی نسبتوں کے متعلق لکھتے ہیں:

"یہ شخصی نسبتیں غلط ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایسی نسبتوں کا حکم نہیں دیا"

(عقیدۂ اہلحدیث صفحہ ۳۱)

مزید لکھتے ہیں:

"اسلام جو اتحاد و اتفاق کا داعی ہے کو شخصی نسبتوں والوں نے پارہ پارہ کر دیا" (صفحہ ۳۲)

صدیقی صاحب کچھ سمجھیں ہیں؟ آپ کے شیخ الحدیث والتفسیر مولوی یحییٰ گوندلوی فرما رہے ہیں کہ آپ جیسے شخصی نسبت والوں نے دین کو پارہ پارہ اور اسلام کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ کیونکہ ایسی نسبتوں کا کوئی ثبوت اور حکم نہیں ہے۔ اب دیکھتے ہیں کہ آپ اس شخصی نسبت کو الوداع کہتے ہیں کہ اسے برقرار رکھ کر دین کو پارہ پارہ کرنے کو ترجیح دیتے ہیں!

خود غلط املا غلط انشاء غلط

اب دیکھئے ہوتا ہے کیا کیا غلط

گوندلوی صاحب کی خودکشی:

قارئین کرام یحیٰی گوندلوی کی دین دشمنی اور مذہبی خودکشی ملاحظہ فرمائیں کہ انھوں نے ا
ہل سنت کے خلاف خود ہی یہ اصول گھڑا کہ شخصی نسبتیں غلط ناجائز اور دین کو پارہ پارہ کرنے والی
ہیں اور خود ہی اپنے نام کیساتھ گوندلوی نسبت کا دم چھلا لگا لیا حالانکہ اس نسبت کا بھی قرآن و
حدیث میں کوئی حکم نہیں ہے گویا ان کے بقول یہ بھی دین کو پارہ پارہ کرنے والی ہے.....صرف یہی
نہیں بلکہ ان کے تقریباً تمام مولوی صاحبان اپنے ناموں کیساتھ شخصی و علاقائی نسبتیں قائم کیے
ہوے ہیں کوئی صدیقی لکھتا ہے تو کوئی سلفی، کوئی عثمانی کہلواتا ہے تو کوئی فاروقی، کوئی اثری کہلانے
پہ فخر محسوس کرتا ہے تو کوئی سیالکوٹی وغیرہ کہلوانے پہ نازاں ہے بقول یحیٰی گوندلوی یہ سب دین کو
پارہ پارہ کرنے والے ہیں۔ اگر ان میں کسی وہابی مولوی کو کہا جائے کہ دکھاؤ قرآن و حدیث میں
کہاں ان نسبتوں کا حکم دیا گیا ہے تو یقیناً کوئی مولوی صاحب اسکا جواب نہ دے سکے گا.....پھر ان
بے وقوفوں کی عقلوں کا ماتم ہی کیا جانا چاہیے کہ یہ خود ہی قانون و اصول وضع کرتے ہیں پھر خود
ہی اسکو ذبح کرنا شروع کر دیتے ہیں اور پھر اس کی زد میں آ کر ایسے چت لیٹتے ہیں کہ اٹھنے کی سکت
نہیں رہتی......

نہ بچو گے تم اور نہ ساتھی تمھارے

ناؤ ڈوبی تو ڈوبو گے سارے

وہابیوں کے شرک:

صدیقی صاحب نے اپنی کتاب میں اہل سنت کے اکابر کی چند عبارات کو نقل کر کے انہیں غلط معنی پہنا کر جعلسازی اور کھینچا تانی کے ذریعے اہل سنت کو مشرک ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی.....اب سنیے! ہم وہابی مولویوں کے حوالے سے ثابت کر رہے ہیں کہ مشرک وہابی ہیں....لہذا:

نہ ہم آئے نہ تم سمجھے کہیں نے
پسینہ پونچھے اپنی جبیں سے

صدیقی صاحب کا شرک:

☆ مولوی فضل الرحمن صاحب! آپنے اپنی دھوکہ آمیز تالیف کے آخری صفحے پر حضور ﷺ کو "شہنشاہ ارض و سما" لکھا ہے.........اب آیئے! آپ کے مولویوں سے پوچھتے ہیں کہ خدا کے علاوہ کسی کو شہنشاہ کہنے والا کون ہوتا ہے....مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے:

"یا......بولنے میں یا معبود، داتا، بے پروا، خداوند خدا یگان، مالک الملک، شہنشاہ بولے......سوان تمام باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے"
(تقویۃ الایمان صفحہ ۳۳)

اسی طرح مولوی خالد حسن گرجاکھی لفظ شہنشاہ (جسکا معنی ہے بادشاہوں کا بادشاہ) کے متعلق لکھتا ہے:

"یہ صفت اللہ تعالی کے ساتھ خاص ہے"۔(التوحید صفحہ ۷۵)

آگے لکھتا ہے:

"اگر کوئی شخص اللہ تعالی کی خاص صفتوں کو کسی انسان میں سمجھتا ہے......تو

وہ مشرک ہے"۔(صفحہ ٧٦،٧٧)

ان حوالہ جات سے معلوم ہوا مولوی فضل الرحمٰن صدیقی مشرک ہے۔

مولوی قاسم کا شرک:

آپ کی جماعت کے تبحر عالم مولوی اسماعیل سلفی کے چہیتے شاگرد مولوی خواجہ محمد قاسم آف سٹیلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ اپنی کتاب "تین طلاقیں" کے متعلق لکھتا ہے:

"یہ کتاب ان پریشان بھائیوں کے لئے نجات دہندہ و مشکل کشا ثابت ہوئی" (صفحہ ٣)

مولوی صاحب بتایئے! اللہ کے سوا کسی کو مشکل کشا کہنے والا کون ہوتا ہے؟.... دن رات آپ کے مولوی یہ گاتے رہتے ہیں...... کہ اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کو مشکل کشا ماننے والا مشرک ہوتا ہے تو یہ مولوی قاسم مشرک ہوا کہ نہیں؟...

مولوی مبشر ربانی کا فتویٰ:

آپ کی فسادی جماعت لشکر طیبہ کے بے لگام مفتی مبشر ربانی اپنی کتاب مقالات ربانیہ کے صفحہ ١٤، ١٥ پر دوکانوں پر تصویریں لٹکانے کو شرک حرام اور یہودیوں جیسا عمل قرار دیا اور آگے کھلے لفظوں میں لکھا ہے کہ:

"بعض اہل حدیث افراد نے بھی اپنے علماء کی تصاویر اتروا کر اپنی دوکانوں پر آویزاں کر رکھی ہیں جو کہ سراسر ناجائز و حرام ہیں" صفحہ ١٥

اور آگے لکھا ہے کہ:

"اس طرح شرک اولادِ آدم میں بذریعہ تصویر داخل ہوا" صفحہ ١٥

معلوم ہوا کہ دوکانوں پر تصویریں لٹکانے والے وہابی مشرک بھی ہیں اور حرام کے مرتکب بھی.......

مولوی امیر حمزہ کا فتوی:

اسی لشکر طیبہ کے مجلہ "الدعوۃ" کے تندخو، مدیر مولوی امیر حمزہ وہابیوں کے متعلق فرماتے ہیں:

"اچھا تو اب کئی توحید کے نعرے لگانے والے اور اقامت دیں کا پرچم بلند کرنیوالے بھی شیطان کے اس تصویری جال میں بری طرح پھنسے دکھائی دے رہے ہیں.......وہ اپنے بڑوں اور شہیدوں کی تصاویر کو گھروں کی زینت بنائے بیٹھے ہیں۔ ان کاغذی بتوں کو رنگین چھپوا کر اپنے جلسوں میں فروخت کر کے طریق آزری کو تقویت دے رہے ہیں.......اس باطل فعل کے ساتھ حق کے کچھ کلمات لکھ کر حق و باطل کی ملاوٹ کا ارتکاب کر رہے ہیں......ایسا اس لیئے کیا گیا ہے کے باطل اس وقت تک پھنس نہیں سکتا جب تک اسے حق کا کچھ سہارا نہ دیا جائے"

(شاہراہ بہشت ۳۲)

ان دونوں فتووں سے معلوم ہوا کے وہابی شرک کا مرکز بت پرستی کے خوگر اور حق و باطل کی ملاوٹ کے مرتکب ہیں.......

امیر حمزہ کا دوسرا فتویٰ:

اسی تند خو مدیر نے مزید لکھا ہے کہ:

"کسی بزرگ کی قبر کو قبرستان سے الگ بنانا شرک و بدعت کو قدم جمانے کی دعوت دینا ہے" (شاہراہ بہشت صفحہ ۴۱)

یعنی علیحدہ قبر بنانے والے مشرک ہیں.... امیر حمزہ اسی صفحہ پر لکھتا ہے کہ:

"اہلحدیث حضرات نے امیر المجاہدین مولانا عبداللہ کو ان کے مدرسے میں دفن کر دیا"

آگے لکھتے ہیں:

"اور اب مولانا عبداللہ بڈھیانوی کو بھی عام قبرستانوں سے الگ دفن کر کے ان کی قبر کو منفرد بنا دیا گیا ہے"

معلوم ہوا ان دونوں مولویوں کو علحدہ دفن کر کے وہابی حضرات نے شرک کو قدم جمانے کی دعوت دی ہے.....

مزید سنیئے!......یہی مولوی امیر حمزہ کہتے ہیں:

"قبر پرست اپنے اپنے بزرگوں کے شاندار مزارات کی تصاویر کو اپنے گھروں کی زینت بنائے ہوئے ہیں. یعنی قبر پرستی کی یہ مختلف شکل اور صورتیں ہیں جو رواج پا چکی ہیں" (صفحہ ۳۳)

یعنی قبر پرستی کی ایک شکل یہ ہے کہ مزارات کی تصاویر بنائی جائیں......اب اس تحریر کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں کہ یہ قبر پرستی اور شرک کاری وہابیوں کے اندر کہاں تک سرائیت کر چکی ہے......

☆ آپ نے اپنی کتاب کے ٹائٹل پیج پر حضورﷺ کے مزار (پرانوار) کی تصویر بنائی......

☆ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کی کتاب تاریخ اہلحدیث کے ٹائٹل پیج پر روضہ پاک کی

تصویر ہے.......

☆ مولوی صادق سیالکوٹی کی صلوٰۃ الرسول کے ٹائٹل پیج پر گنبد خضرا کی تصویر ہے.......

☆ مولوی غلام رسول قلعوی کی سوانح حیات کے ٹائٹل پیج پر روضۂ مبارکہ کی تصویر ہے.......

☆ مولوی عبداللہ بہاولپوری کے رسالہ کیا مردے سنتے ہیں کہ ٹائٹل پیج پر عام قبروں کی تین تصویریں ہیں.......

☆ وہابیوں کا مایہ ناز ماہنامہ صراط مستقیم کراچی کے مجلہ بابت ستمبر ۱۹۹۴ء اور بابت اگست ۱۹۹۵ء پر شاندار گنبد خضراء کی تصویریں ہیں.......

☆ اور مزے کی بات یہ ہے کہ اسی امیر حمزہ کے تنظیمی بھائی مبشر ربانی کے کتابچہ عید میلاد النبی پر گنبد خضراء کی تصویر ہے

یہ خود اپنی قینچی تھی جس سے کٹے
تیرے دونوں بازو تیرے بال و پر

وہابی حضرات کا ایک متفقہ شرک:

اب ایک آخری حوالہ سن لیں ورنہ یہ داستان تو تفصیل طلب ہے...... پشاور سے شائع شدہ ایک پمفلٹ میں مولوی ابوعبداللہ دکتور محمد زاہد قریشی لفظ خدا پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"خدا کا لفظ غیر اسلامی اور مشرکانہ ہے جسے مشرک آتش پرستوں نے اسلام کے خلاف ضد وعداوت کی وجہ سے رائج کیا ہے.....اس مشرکانہ لفظ خدا کا استعمال قرآن کے مطابق کجروی اور گمراہی بھی ہے اور گناہ شرک بھی"۔ (اللہ تعالیٰ کافی ہے صفحہ ۲، ۳)

یعنی اللہ تعالیٰ کو خدا کہنا شرک ہے اور کہنے والا مشرک...... اب مولوی فضل الرحمان صاحب سمیت تقریباً تمام وہابی مولوی اپنی تقریروں اور تحریروں میں لفظ خدا استعمال کرتے ہیں ... تو قریشی صاحب کے فتویٰ سے تمام وہابی مشرک قرار پاتے ہیں.......

(نوٹ: اہلسنت و جماعت کے نزدیک لفظ خدا صرف اللہ تعالیٰ کیلئے بولنا جائز ہے کسی اور کیلئے نہیں... اسکا ثبوت تفاسیر اور اکابر علماء و صالحین کی کتب میں موجود ہے.......)

مولوی صاحب! یہ تحریریں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ وہابیوں کی جماعت اہلحدیثوں کی جماعت نہیں بلکہ مشرکین کی جماعت ہے........ آپ نے ہماری تحریروں کو غلط معانی اور من مانی تاویل میں ڈھالا ہم نے آپ کو آپ کے بزرگوں کے صریح اور صاف لفظ دکھا کر واضح کر دیا کہ وہابی حضرات شرک کے مرکز ہیں.......

آئنہ دیکھ کر اپنا سامنہ لے کے رہ گئے

صدیقی صاحب کو اپنے حسن پہ کتنا غرور تھا

بدعت کی حقیقت:

وہابی حضرات جب بھی میلاد شریف گیارھویں شریف اور عرس وغیرہ کے خلاف لکھنے بیٹھتے ہیں تو بدعت کی بحث کو درمیان میں ضرور لاتے ہیں ... کیونکہ انہیں اس سے قلبی لگاؤ اور دلی انس ہے..... اسی طریقہ پر چلتے ہوئے مولوی فضل الرحمٰن صدیقی نے صفحہ ۱۱ سے صفحہ ۲۲ تک کے صفحات پر بدعت اور بدعتیوں کے متعلق گفتگو فرمائی ہے..... ان صفحات میں انھوں نے ثابت کیا ہے کہ:

☆ بدعت حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں بھی تھی اور صحابہ کرام کے دور میں بھی۔

☆ کچھ روایات جمع کی ہیں جن میں اکثر عبارتوں کے تراجم غلط کیے۔

☆ بات کسی کی اور کتاب کسی اور کی...... ایک کی کتاب دوسرے کے نام۔

☆ بلند آواز سے ذکر کرنے کو غلط قرار دیا........

☆ نماز چاشت کو بدعت ثابت کیا........

☆ کنکریوں، گٹھلیوں اور چنوں پر تسبیح وتھلیل کو بدعت کہا۔

ہمیں طوالت کا ڈر ہے ورنہ ہم ان "پاکبازوں" سے پوچھتے کہ:

☆ جب کنکریوں اور گٹھلیوں پر اللہ کا ذکر نا منع ہے تو تسبیح کے دانوں پر کس طرح جائز ہوگیا؟ وہابی مولوی بڑی بڑی تسبیاں، اٹھائے پھرتے ہیں...... حالانکہ تمھارے بڑے مولوی ناصر الدین البانی نے اسے بڑی بدعت قرار دیا ہے۔ سلسلہ احادیث ضعیفہ صفحہ ۱۹۲، ۱۹۳

☆ جب اہل سنت و جماعت کیلئے بلند آواز سے ذکر نا منع ہے تو تمھارے لیئے ہر جماعت سے فارغ ہوکر بلند آواز سے اللہ اکبر، کہنا کیونکر جائز ہوگیا؟...... تمام وہابی اس پر عمل کرتے ہیں........

☆ جب نماز چاشت بدعت ہے تو جن احادیث مبارکہ میں اس نماز کی ترغیب دی گئی ہے کیا ان میں بدعت اپنانے کی رغبت دی گئی ہے؟ اور جن وہابی مولویوں نے اسے جائز سمجھا اور جائز لکھا تو انھوں نے بدعت کے جواز کا فتویٰ دیا ہے؟.........

الجھا ہے پاؤں صدیقی کا زلف دراز میں

لیکن ہم اس گفتگو کو کسی اور موقعہ کے لئے محفوظ رکھتے ہیں.........اور سر دست صرف مولوی صاحب کی پیش کردہ بدعت کی تعریف پر مختصر گفتگو کریں گے..........

بدعت کی تعریف:

صدیقی صاحب نے صفحہ ۱۸اور صفحہ ۱۹ پر بدعت کی لغوی اور شرعی تعریف کی ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ عربی زبان میں ہر نئی چیز کو بدعت کہا جاتا ہے جبکہ شریعت میں بدعت اس چیز کو کہتے ہیں جس کی شریعت میں کوئی اصل نہ ہو اور جو کتاب و سنت کے خلاف ہو....... علماء حق کی بتائی ہوئی بدعت کی یہ تعریف درست اور بجا ہے لیکن جاھل مصنف اس تعریف کو قبول کرنے میں اطمینان قلبی اور تسلی نہیں پاتا کیونکہ مذھب کی ساری بنیاد دھڑام سے گر پڑتی ہے اس لیئے وہ اپنی طرف سے بدعت کی تعریف یوں کرتے ہیں..... صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں:

"جو چیز شریعت مطہرہ نے جس جگہ رکھی ہے اسکو اسی جگہ رہنے دیجئے نہ مطلق کو مقید کریں اور نہ مقید کو مطلق نہ عام کو خاص کریں اور نہ خاص کو عام۔ غیر مکیف کو کیفیت اور ہیئت مخصوصہ کو زنجیر میں نہ جکڑیں جس کو اجتماعی صورت میں کرنے کا حکم نہیں دیا گیا اس کو مجتمع ہو کر نہ کریں.....اور جس کو با آواز بلند کرنے کا حکم شریعت نے نہیں دیا اس کو بلند آواز سے ادا نہ کریں اور غیر معیّن وقت کو کسی وقت کے ساتھ خاص نہ کریں۔ کیونکہ یہ تشریح جدید اور تبدیلِ دین ہے جس کا نام بالفاظ دیگر بدعت ہے"

اپنی اس بات کی تشریح کرتے ہوئے صفحہ ۱۶ پر مزید لکھتے ہیں:

"محض اس لیئے منع کیا کہ اس طرز و طریقہ سے یہ کام جناب رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیئے اور ان کی ترغیب بھی نہیں دی اور نہ ہی آپ کے عہدِ مبارک میں ایسا ہوتا تھا اس لئے یہ امور بدعت ہیں اور معمولی بدعت بھی نہیں بدعت عظمٰی اور بدعت ظلماء بلکہ ضلالت بھی ہیں اور گمراہی بھی ہیں"۔

صدیقی صاحب کی عبارات کا خلاصہ۔

قارئین کرام! آپ نے صدیقی صاحب کی دونوں عبارتوں کو پڑھ لیا آپ بآسانی اس نتیجہ پر پہنچے ہوں گے کہ اُن کے نزدیک یہ سب امور بدعت ہیں:

☆ کسی مطلق حکم کو مقید یا مقید کو مطلق قرار دینا۔

☆ کسی عام حکم کو خاص یا خاص کو عام کہنا۔

☆ جس کی کیفیت وصورت مقرر نہ کی گئی ہو اسکی ہیئت و حالت کو مخصوص کرنا۔

☆ جس طرز و طریقہ سے حضور نے کوئی کام نہیں کیا اس طرز اور طریقہ سے ہٹ کر عمل کرنا۔

☆ جس کام کی آپ نے ترغیب نہیں دی وہ کام سرانجام دینا۔

☆ جو کام آپ ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں نہیں ہوا اسکو ادا کرنا۔

اور یاد رہے کہ ایسے امور انکے نزدیک کوئی چھوٹی موٹی اور معمولی بدعتیں نہیں بلکہ بڑی بڑی بدعتیں اور گمراہیاں ہیں......

احکام کس نے بدلے؟

● اب جگر تھامیئے! اور اپنے خود ساختہ اصولوں کی روشنی میں دیکھیں کہ احکام اسلام میں ردو بدل کس نے کیا؟......ہم نے یا تم نے؟ اب جان لیجئے کہ مطلق کو مقید اور مقید کو مطلق، عام کو خاص اور خاص کو عام، مکیف کو غیر مکیف اور غیر مکیف کو مکیف کرنے کی جرات وجسارت اہلسنت وجماعت نے ہرگز نہیں کی یہ عنصر اور یہ جرات وہابی حضرات میں نمایاں طور پر موجود ہے.....اس پر بیسیوں مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں.......ہم صرف دو مثالوں پر اکتفاء کریں گے:

پہلی مثال:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اور رسول پاک ﷺ نے احادیث مبارکہ میں درود شریف پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا...... اور کثرت کیساتھ اس نغمۂ دلنواز کو اپنانے کی تلقین و ترغیب فرمائی...... اس عظیم عبادت کیلئے الفاظ، حروف، اوقات اور اطوار و حالات کی کوئی قید نہیں لگائی...... جس کی روشنی میں اہلسنت و جماعت بھی درود شریف پڑھنے کیلئے کسی لفظ اور وقت کی قید نہیں رکھتے.... لیکن وہابی حضرات کا درود شریف کو الفاظ و اوقات کی قیود لگا کر روکنے کا مشغلہ مشہور خاص و عام ہے...... بالخصوص اذان کیوقت اور ندائیہ الفاظ کیساتھ درود شریف کو یہ حضرات آج کل قطعاً برداشت نہیں کرتے..... گویا انہوں نے درود شریف کے عام حکم کو خاص، مطلق کو مقید اور غیر مکیف کو مکیف کر دیا........

دوسری مثال:

اسی طرح پچھلے صفحات میں گزرا کہ ہر نعمت پر شکر خداوندی بجالانا چاہئے اور خوشی کا اظہار و تذکرہ کرنا چاہئے حضور اکرم ﷺ کو سب سے بڑی نعمت اور سب سے بڑا احسان قرار دیا گیا ہے... اور خوشی منانے اور شکر ادا کرنے کیلئے اسلام نے کوئی طریقہ، سلیقہ، اطوار اور حالات کو متعین اور مخصوص نہیں فرمایا... جس کی روشنی میں اہلسنت و جماعت ہر جائز اور درست طریقے سے میلاد رسول ﷺ اور دیگر نعمتوں پر خوشی منانے کو جائز اور درست قرار دیتے ہیں...... جبکہ وہابی ملوانے اور مفتی باقی معاملات میں تو شائد دخل اندازی نہ کریں لیکن میلاد شریف کے متعلق ضرور ہرزہ سرائی کرتے ہیں.... بالخصوص محفل میلاد، جلوس میلاد اور طعام میلاد پر خوب برستے ہیں...... گویا عام کو خاص، مطلق کو مقید اور غیر مکیف کو مکیف قرار دیتے ہیں.... تو ایسا کرنے والے مولوی اور عام وہابی حضرات بقول صدیقی صاحب بدعتی اور جہنمی ہیں.......

انہیں کے مطلب کی کہہ رہا ہوں
زباں میری ہی بات ان کی

کیا کتاب لکھنا بدعت نہیں؟

مولوی فضل الرحمن صدیقی آپکو کتاب لکھنے سے قبل یہ ضرور سوچ لینا چاہئے تھا کہ آپ کے نزدیک جو کام قرآن وسنت سے ثابت نہ ہو وہ بدعت وگمراہی ہے لہذا یہ جو ۷۵ صفحات کی کتاب لکھ رہا ہوں کہیں یہ کتاب وسنت پر زیادتی تو نہیں؟ اس کتاب کا ثبوت نہ قرآن میں ہے اور حدیث پاک میں اور نہ ہی کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے اس موضوع پر اس سائز اور اتنے صفحات پر مشتمل کوئی کتابچہ ترتیب دیا ہے جب خیر القرون (بہترین زمانے) میں ایسی تالیف وترتیب کا کوئی ثبوت اور وجود قطعاً نہیں ہے۔

تو آپ کو یہ خلاف کتاب وسنت فعل کرتے ہوئے کچھ شرم وحیاء دامنگیر ہونی چاہئے تھی .... کیا کتاب وسنت ہدایت ورہنمائی کیلئے کافی نہیں؟ قرآن پاک نے ہر چیز کا کھول کھول کر بیان نہیں فرما دیا؟ .... اللہ تعالی نے اپنے دین کو مکمل نہیں فرمایا؟ رسول پاک ﷺ نے تبلیغ دین کا حق ادا نہیں فرمایا؟ .... کتاب تحریر کرنے کے بغیر قرآن وسنت سے ان مسائل پر روشنی نہیں پڑتی؟ .... یہ کتنی جرأت ہے آپ کی کہ حضور اکرم ﷺ نے جو کام نہیں کیا وہ کام آپ کر رہے ہیں .... کیا کتاب لکھتے وقت آپ کو وہ شعر بھول گیا جو آپ نے اپنی شرک و بدعت اور جہالت وخباثت سے بھرپور کتاب کے صفحہ ۱۰ پر لکھا ہے کہ

ہوتے ہوتے مصطفیٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

کیا یہ شعر آپ نے صرف اہل سنت و جماعت پر چسپاں کرنے کے لئے خاص کر رکھا

ہے۔اس کے ذریعے صرف ہم پر ہی الزام تراشی اور بہتان بازی کا ذوق پورا کرنا ہوتا ہے؟ خود چاہے گفتار مصطفیٰ ﷺ کے علاوہ فرمان خدا کی بھی مخالفت کرتے رہو تو بھی بدعت و گمراہی نہیں عین سنت و شریعت ہے کم از کم اپنے مسلک اور مذہب کی خلاف ورزی تو نہ کرو......... لیکن

دیدہ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

طرز اور طریقہ کس نے بدلا؟

اب سنیے!......صدیقی صاحب کا دوسرا اصول کہ:

جو کام حضور نے جس طرز سے نہیں کیا اور نہ ہی اسکی ترغیب دی اور نہ ہی آپ کے عہد مبارک میں کیا گیا وہ کام بھی بدعت وضلالت اور گمراہی ہے۔اب دیکھئے اس قانون کی زد میں کون آرہا ہے اور ایسے بدعتی کاموں کو کون اپنا رہا ہے، حضور کی طرز کیا تھی اور آپنے کیا بنا رکھی ہے؟.....

دیکھنا صدیقی آنکھیں کھول کر
تیر کا تیرے نشانہ کون ہے

نئے طریقے نئے انداز:

وہابیوں کی نئی طرزوں اور طریقوں کی مختصر فہرست مندرجہ ذیل ہے:

☆ قرآن کریم کو تیس پاروں، مختلف رکوعوں اور ربع، نصف اور ثلث میں تقسیم کرنا..... حروف پر نقطے، الفاظ پر اعراب لگانا اور موجودہ شکل میں چھپوائی وروشنائی سے مرتب کرنا.....

☆ حدیث شریف کو موجودہ انداز میں مدوّن کرنا احادیث اور کتب احادیث میں درجہ بندی کرنا صحاح ستہ کو مقدم اور دیگر کتب احادیث کو مؤخر کرنا اسناد اور جرح وتعدیل کے اصولوں پر عمل کرنا علم اسماء الرجال کو مرتب کرنا.....

☆ نماز کیلئے موجودہ گھڑی کے اوقات کا تقرر اور اوقات دیکھنے کیلئے کیلنڈر اور اشتہار وغیرہ چسپاں کرنا، موجودہ مصلوں پر نماز ادا کرنا.....

☆ موجودہ آمد و رفت کے ذرائع سے حج ادا کرنا.......

☆ زکوۃ میں موجودہ سکوں، نوٹوں اور پیسوں کو ادا کرنا.....

☆ مساجد کے مینار، فرش، قالین، ائر کنڈیشنڈ، گیزر، ہیٹر، موجودہ آرائش و زیبائش، کلاک اور لاؤڈ سپیکر وغیرہ کا انتظام کرنا.....

☆ مدارس میں تعلیم کیلئے موجودہ طرز، موجودہ عمارت، مخصوص نصاب، پیریڈ وائز مختلف کلاسز، اوقات کا تعین، اسباق کا تقرر سہ ماہی، شش ماہی اور سالانہ یا ماہانہ امتحانات، سالانہ، ماہانہ اور ہفتہ وار محافل و جلسے، تقسیم انعامات و دستار فضیلت وغیرہ وغیرہ معاملات وانتظامات.....

☆ تبلیغ کیلئے اشتہارات، بینرز، وال چاکنگ، اعلانات، ہفت روزہ، پندرہ روزہ، سہ روزہ اور ماہانہ رسائل، مؤلفہ و مصنفہ کتب مختلف تنظیمیں یعنی یوتھ فورس، جماعت اہلحدیث، لشکر طیبہ، جمیعت اہلحدیث وغیرہ وغیرہ.....

☆ دینی پروگرام مثلاً مقابلہ حسن قرات، سیرت کانفرنسیں، جشن نزول قرآن پاک پروگرامز، شروع و ختم بخاری پروگرامز، شہدأ کی یاد میں پروگرامز، (بالخصوص مولوی احسان الٰہی ظہیر، حبیب الرحمان یزدانی اور شہدأ اہلحدیث وغیرہ کے ناموں پر کانفرنسیں) بھوک ہڑتال اور احتجاجی جلسے وجلوس.....

☆ اس کے علاوہ کھانے پینے، رہنے سہنے، سونے جاگنے اور چلنے پھرنے کے متعلق بیسیوں اور سینکڑوں معاملات و معمولات جن کو وہابی لوگ سینے سے لگائے ہوئے ہیں اور انھیں چھوڑتے ہوئے ان کو موت دکھائی دیتی ہے.......ان تمام کا ثبوت نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں.......نہ حضور اکرم نے انھیں اپنایا اور نہ ہی ان کی ترغیب فرمائی.......نہ صحابہ کرام نے ایسا کیا اور نہ ہی آپ کے مبارک زمانہ میں اس طرز اور اس طریقہ کی کوئی چیز نظر آتی ہے.......یہ سب بعد کی پیدا

وار ہیں......آج وہابی حضرات میں کوئی آدمی بھی ان کو ترک نہیں کرتا.......صدیقی صاحب! جب یہ چیزیں نہ حضور کی طرز پر نہ صحابہ کرام کے طریقہ پر اور نہ حضور نے ان کی ترغیب دی اور نہ ہی آپ کے زمانے میں یہ چیزیں موجودہ انداز، اطوار اور حالات سے موجود تھیں تو بولیئے!.....کیا سارے وہابی بدعتی اور جہنمی ہیں.......

بقول آپ کے وہابی پارٹی کا یہ حال ہے کہ:

منزل پہ جب نہ ہو سکی تکمیلِ جستجو
گمراہیوں کو حاصلِ ایمان سمجھ لیا

سنت کی پیروی کریں!:

صدیقی صاحب!.....آپ کے نزدیک صرف وہی طرز اور وہی طریقہ اپنانے کے قابل ہے جو حضور نے اپنایا......اس میں ذرا بھر بھی فرق پڑا تو بدعت ضلالت اور گمراہی ہو جائے گی.......لہذا وہی کام کریں جو حضور اکرم کے مبارک زمانہ میں تھا.......ہم آپ کو نشانات دکھا دیتے ہیں.....ان پر عمل کر کے آپ بدعت سے بچ سکتے ہیں ورنہ آپ ان تمام فتوؤں کے مصداق قرار پائیں گے جو آپ نے بدعتیوں کے متعلق نقل کئے ہیں.......گوش ہوش سے سنئے!......دیدۂ عبرت سے پڑھیئے!........

اپنے ظاہر اور باطن کو سنت کے رنگ میں رنگیئے!.....اسطرح کہ!

✓ اپنی کھیتی باڑی، دکانداری، کارخانہ داری اور مولویت و تدریس اور تحریر کے ذریعہ کمائے گئے، مال و دولت کو خیر باد کہیئے اور حضور کی سی معیشت و ذریعہ معاش اختیار کیجئے؟

✓ اپنی کوٹھیوں، بلڈنگوں، بنگلوں اور عمارات و مکانات کو فی الفور گرا کر صرف چھ سات فٹ لمبا چوڑا چھوٹا سا کمرہ بنوائیں.......اور وہ بھی مسجد کے ساتھ.....ادھر ادھر بنائیں گے تو بدعت

کا خطرہ ہے........

☆ پہننے کیلئے موجودہ انداز اور نئے ڈیزائنوں، نئے دھاگوں اور نئے بٹنوں والے لباس کو جلا دیں صرف سادہ سا کھدر وغیرہ کا کپڑا استعمال کریں اور وہ بھی موجودہ مشینوں سے سلا ہوا اور دھلا ہوا نہ ہو ورنہ بدعت کا ارتکاب ہو جائے گا........

☆ کھانے پینے کیلئے موجودہ ترقی یافتہ ماکولات و مشروبات دیگر ذائقہ دار اشیأ وغیرہ سے دست کش ہو جائیں اور کھجور یا جو وغیرہ کا آٹا اور وہ بھی ان چھنا استعمال کریں.......اور یاد رکھیں بھوسہ اڑانے کیلئے پھونک وغیرہ مار سکتے ہیں چھلنی سے آٹا قطعاً نہ چھانیں کیونکہ خود تمھارے مولوی صادق سیالکوٹی نے لکھا ہے کہ چھلنی بدعت ہے (جمال مصطفٰے صفحہ ۴۲۹) لہذا اس چھلنی سے اپنے اور تمام وہابیوں کے گھروں کو پاک کریں تا کہ بدعت سے بچا جا سکے...........

☆ سونے کیلئے موجودہ چار پائیوں، بیڈوں پلنگوں، سرہانوں، تکیوں، رضائیوں اور گدوں کو باہر پھینک کر پرانے ٹاٹ پر محو استراحت ہوں........

☆ سواری کیلئے جہازوں، ریل گاڑیوں، کشتیوں، بسوں، جیپوں، پیجاروں، کاروں، موٹر سائیکلوں اور بائیسائیکلوں وغیرہ پر لات ماریں اور گدھے یا اونٹنی پر سفر اختیار کریں.......تب کہیں جا کر سنت پر عمل ہو سکے گا.....ورنہ آپ بدعتی، گمراہ اور جہنمی ہی قرار پائیں گے........

زندگی اک دوڑ ہے تو سانس پھولے گی ضرور

یا بدل مفہوم اس کا یا پھر فریاد نہ کر

حیرت اور صد حیرت ہے ان لوگوں پر کہ جنکا اٹھنا، بیٹھنا، سونا، جاگنا، چلنا، پھرنا، کھانا، پینا اور رہنا سہنا ان کے اپنے اصولوں کے مطابق خلاف سنت ہو.....تو وہ پھر بھی اہلحدیث کے اہلحدیث موحد کے موحد اور مومن کے مومن رہتے ہیں اور اہلسنت و جماعت کا کوئی عمل خلاف سنت نہ بھی ہو تو وہ پھر بھی بدعتی اور جہنمی قرار پاتے ہیں.....گویا:

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

اپنا آئینہ اپنا چہرہ:

قارئین کرام!...... سابقہ حوالہ جات اور بیانات سے واضح ہو گیا کہ وہابی لوگ بدعتی لوگ ہیں...... اس بدعت واختراع پر ہم انہیں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہیں گے...... کیونکہ ہمارے کہنے پر وہ ناراضگی کا اظہار فرمائیں گے...... لہذا ہم مولوی فضل الرحمن صدیقی کو بدعتیوں کے متعلق ان کے چند فتوے نقل کر رہے ہیں تا کہ وہ اپنے تیار کردہ آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھ سکیں...

آپ ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں
ہم اگر کچھ کہیں گے تو شکائت ہوگی

ملاحظہ فرمائیں ورق ورق پر پھیلے ہوئے صدیقی صاحب کے چند فتاویٰ:

☆ بدعتی جماعت کے لوگ اسلام کو مکمل ضابطہ حیات تسلیم نہیں کرتے (صفحہ ۱۷)
☆ قیامت کے روز بدعتی حوض کوثر کے پانی سے محروم رہیں گے (صفحہ ۲۰)
☆ اہل بدعت کے اعمال اللہ کے ہاں مردود ہیں (صفحہ ۲۰)
☆ بدعتی کی حمایت کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہے (صفحہ ۲۰)
☆ بدعتی کی توبہ قابلِ قبول نہیں (صفحہ ۲۱)
☆ بدعت کے کام جاری کرنے والے پر اللہ کی، اللہ کے فرشتوں اور انسانوں کی لعنت (صفحہ ۲۱)
☆ بدعات مسلمانوں میں فرقہ بندی، انتشار اور اختلافات کا باعث ہیں (صفحہ ۲۱)
☆ بدعات جاری کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیغمبری کا

حق ادانہیں کیا (صفحہ ۳۹)

☆ .....وہ ختم نبوت کا منکر ہوگا..... (صفحہ ۴۲)

اپنے دامن کیلئے خار چنے خود تم نے
اب یہ چبھتے ہیں تو پھر اسکی شکایت کیا ہے

محبت رسول اللہ تو ہر مسلم کے دل میں ہے
جو خود کو ہی محب سمجھے ریا کاری کے بل میں ہے

ہے دعویٰ تم کو خود اپنے ہی سنت شعار ہونے کا
نہ جانے کیوں یہ خوش فہمی ریاکارانہ دل میں ہے

بنے بیٹھے ہیں تابع اصل میں توہین کرتے ہیں
نہیں ان کے سوا کوئی مسلمان یہ ان کے دل میں ہے

ایمان کی تجدید کریں:

مولوی فضل الرحمٰن صاحب! دلائل وحوالہ جات کی روشنی میں آپ کے بدعتی اور گمراہ ہونے میں کوئی شک نہیں رہا.....اور آپ نے لکھا ہے کہ:

"بدعتی جماعت کے لوگ اسلام کو مکمل ضابطہء حیات تسلیم نہیں کرتے" (صفحہ ۱۷)

اور صفحہ ۳۹ پر لکھا ہے کہ:

"ہر مسلمان کیلئے یہ لازمی ہے کہ اسلام کو مکمل ضابطہء حیات سمجھے ورنہ وہ مسلمان نہیں" کیونکہ حضور

کی ختم نبوت کا منکر اور دین کو نامکمل سمجھنے والا اور یہ کہنے والا کہ حضور نے پیغمبری کا حق ادا نہیں کیا قطعاً مسلمان و مومن نہیں حتمی کافر اور پکا جہنمی ہے .... اب بولیئے! اپنے فتووں کی روشنی میں آپ بدعتوں کا ارتکاب کر کے ان فتووں کی زد میں آئے کہ نہیں گویا آپ اسلام کو نامکمل سمجھ کر مسلمان نہیں رہے جب آپ مسلمان ہی نہ رہے تو پھر

جو چاہے آپکا علم شرارت باز کرے

اور اگر اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہو تو تم اپنے ہی فتووں کے مطابق کافر اور بے ایمان ثابت ہو چکے ہو ...... تو فوراً توبہ نامہ شائع کرو! ...... دوبارہ کلمہ پڑھ کے تجدید ایمان کرو اور نئے سرے سے اسلام قبول کرو ..... اور آئندہ کیلئے خود اپنا ایمان بھی بچاؤ اور دوسرے وہابیوں کو بھی سمجھاؤ کہ وہ ایسے بدعتی مسلک پر لعنت کے چار حرف بھیج کر ہمیشہ کیلئے اس سے دستبردار ہو جائیں ...... لیکن سنیئے! ...... آپ کی توبہ تو قبول ہی نہیں ہوئی کیونکہ آپنے خود لکھا ہے:

"بدعتی کی توبہ قابل قبول نہیں" ...... (۲۱)

واہ صدیقی صاحب! اہل سنت و جماعت کو بدعتی ثابت کرنے کا مزہ خوب چکھا .... نہ وہابی مسلک محفوظ رہا اور نہ ایمان ہی بچ سکا .... نہ دنیا رہی اور نہ آخرت ....

گئے دونوں جہاں کے کار سے تم
نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے
نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کی رہے

ایک مشترکہ پینترا:

قارئین کرام!...... جب وہابی حضرات کی بدعتیں گنوائی جائیں تو یہ لوگ مشترکہ طور پر فوراً ایک پینترا بدل لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ان کاموں کو دین اور ثواب سمجھ کر نہیں کرتے ان پینترا بازوں سے پوچھا جائے کہ یہ کتابیں لکھنا، رسالے چھاپنا، نئے انداز سے مدرسے اور مسجدیں بنانا، دینی جلسے اور محفلیں قائم کرنا اور ان معاملات کیلئے لوگوں سے چندہ مانگنا کیا ان تمام امور کو بے دینی اور عذاب سمجھ کر کرتے ہو؟..... ان کاموں کیلئے لوگوں کو جو آیتیں اور حدیثیں پڑھ کر سناتے ہو وہ بے دینی اور عذاب کیلئے سناتے ہو؟..... پھر تو تمھارا ایسا کرنا پہلے سے بھی زیادہ مذموم، غلط اور خلاف شریعت قرار پاتا ہے........ ظالمو! جب ایک چیز دین اور ثواب نہیں پھر اس پر لوگوں کا پیسہ کیوں ضائع کراتے ہو؟..... بدبختو! جان بوجھ کر لوگوں کو بے دینی اور عذاب کیطرف دھکیل رہے ہو......... تم سے بڑھ کر بھی کوئی دنیا میں دھوکہ باز ہوگا؟.........

فریب کار و مکار دنیا میں اور بھی دیکھے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے دھوکہ بازی آپ کی

بدعت کی تقسیم مسلک سے غداری:

صفحہ ۱۸ اور صفحہ ۱۹ پر صدیقی صاحب نے اپنے مسلک سے انتہائی غداری کرتے ہوئے بدعت کے لغوی اور شرعی معانی لکھے ہیں..... بزعم خود انھوں نے شائد کوئی بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہو لیکن بے خبری میں وہ اپنے اصول اور قانون کا خون کر گئے...... کیا رسول اکرم ﷺ نے جو بدعت کا معنی و مفہوم بیان کیا ہے وہ ناکافی تھا؟..... اس پر یقین و ایمان نہیں تھا؟...... لغوی اور شرعی معانی کی طرف بدعت کو تقسیم کرنا نہ قرآن سے ثابت نہ حدیث سے....... خلاف سنت کام کرتے ہوئے مولوی صاحب کو اپنا یہ شعر ضرور یاد رکھنا چاہیئے تھا........ کہ:

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

قدم قدم پر سنت کا خون کرنے والے بات بات میں قرآن وحدیث کو پس پشت ڈالنے والے صدیقی صاحب جنہیں بدعت وضلالت کے سوا سوجھتا ہی کچھ نہیں........ اس قدر پیکر بدعت وضلالت اور مجسمہ شرک وکفر ہونے کے باوجود وہ یہ شعر کس منہ سے گنگناتے ہیں...... کہ:

میرے پیشوا ہیں رسول خدا
میں ہوں ان کی سنت پہ دل سے فدا

شائد ان کے نزدیک کسی کو پیشوا ماننے کا یہی مطلب ہے کہ اس کی بات بات میں مخالفت کی جائے...... لیکن ایسا پیروکار آج تک دنیا نے کوئی نہیں دیکھا......

ذرا سی بات میں بھی تم ان سے نہیں ملتے
اسی کا نام الفت ہے محبت اسکو کہتے ہو؟

جہالت کا ایک اور نمونہ:

فضل الرحمٰن صدیقی نے جابجا علامہ عبدالسمیع صاحب (مصنف انوار ساطعہ) کو بریلوی کہا ہے..... یہ سراسر صدیقی صاحب کی جہالت، حماقت یا بے وقوفی اور حواس باختگی کی دلیل ہے...... کیونکہ علامہ عبدالسمیع صاحب قطعاً بریلوی (اعلیحضرت کے مرید شاگرد یا پیروکار) نہیں ہیں...... اگر صدیقی صاحب ان کو بریلوی ثابت کردیں تو ہم انہیں منہ مانگا انعام پیش کریں گے..........

صدیقی صاحب کا مسخرہ پن:

مولوی صاحب نے صفحہ۱۲ پر ایک حدیث شریف نقل کی جسمیں حضور اکرم نے چند افراد کو بعض خلاف سنت کاموں سے روکا...... حدیث شریف لکھنے کے بعد صدیقی صاحب اپنے مسخرہ پن کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اگر نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں قادری، چشتی، صابری، فراشوی، سہروردی
اور مرتضائی تو یقیناً مباح اور مندوب کہتے"

شائد صدیقی صاحب کے پاس کوئی وحی آتی ہو جس سے انھوں نے جان لیا کہ ان حضرات نے ان کاموں کو مباح اور مندوب کہنا تھا اور دوسرے یہ کہ قادری اور سہروردی وغیرہ حضرات نے جو کچھ کہنا تھا وہ یقیناً شریعت و سنت کی روشنی میں کہنا تھا جبکہ یہ طریقہ صرف وہابی حضرات کا ہے کہ وہ کفر، شرک، حرام اور ناجائز کاموں کو سینے لگائے ہوئے ہیں........ اصل میں یہ جملہ لکھتے ہوئے آئینہ میں آپ کو اپنی صورت نظر تو یقیناً آئی ہوگی صرف اپنا مصنوعی تقدس برقرار رکھنے کیلئے آپ نے بجائے وہابی جماعت کے اہلسنت و جماعت کا نام لکھ دیا....... جو کہ آپکا اور آپ کی وہابی جماعت کا پرانا وطیرہ ہے........

یہ خاک عطر ہے یا مٹی کا تیل ہے
ہم صاف کہتے ہیں تیرے روغن میں میل ہے

صدیقی صاحب کے شرمناک جھوٹ:

مولوی صاحب نے اپنی کتاب میں دوروغ گوئی اور حقیقت کو جھٹلانے کی خوب مشق کی ہے..... کبھی علامہ عبدالسمیع صاحب کو بریلوی کہا اور کبھی اہلسنت و جماعت کو قائداعظم اور علامہ اقبال پر فتوے لگانے والی باور کرایا...... قائداعظم اور علامہ اقبال کے اس طرفدار اور مدح سرا کو کم

ازکم اتنا ہی سوچ لینا چاہیئے تھا کہ قائداعظم کا معنی ہے سب سے بڑا پیشوا۔اب بتاؤ!........خدا تعالی اور رسول اکرم ﷺ کو چھوڑ کر محمد علی جناح کو قائداعظم کہنا تمھارے مسلک و مذہب کا خون تو نہیں کریگا.....کہیں تمھاری توحید میں فرق تو نہیں آیگا.........اور علامہ اقبال کی شاعری تو وہابی حضرات کیلئے زہر ہلاہل سے کم نہیں......اقبال کا یہ شعر:

صلی اللہ علیہ وسلم

کی محمد سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اس میں اقبال نے حضور اکرم کے تابعدار کو عالم تہ وبالا کا مالک ومختار مانا ہے کیا ایسی تعلیمات وخیالات سے وہابی توحید میں دراڑیں نہیں پڑیں گی؟ اقبالی تعلیمات وتصورات سے وہابی مذھب کی عمارت دھڑام سے زمیں پر گر پڑتی ہے لیکن تم قائداعظم اور علامہ اقبال کے مداح اور وکیل صفائی بنے پھرتے ہو.....گویا اپنے مسلک کے بھی غدار ہو......صدیقی صاحب نے صفحہ ۱۳ پر کذب بیانی کی عادت کو برقرار رکھتے ہوئے اہل سنت پر یوں بہتان طرازی کی کہ:

"آج جو شخص لاکھوں سلام اور کروڑوں سلام والا من گھڑت اور جعلی درود و سلام نہیں پڑھتا رضاخانی بدعتی اس کو مسجد سے نکال دیتے ہیں"

جہاں تک اس درود وسلام کے بدعتی ہونے کا تعلق ہے وہ تو ہم پیچھے بتا چکے ہیں کہ درود وسلام کے متعلق تمھارے الفاظ بدعتی اور من گھڑت ہیں ہمارے نہیں......اور دوسری بات یہ کہ اھلسنت و جماعت مذکورہ درود پڑھنے والے کو مسجد سے نکال دیتے ہیں یہ بکواس، جھوٹ اور بہتان ہے، کوئی بھی ذمہ دار سنی ایسا نہیں کرتا.......اسکے علاوہ مولوی صاحب نے جابجا اعلحضرت علیہ الرحمتہ کو بریلوی مکتبہ فکر کے پانچویں امام کہا ہے......اور صفحہ ۲۳ پر واضح کیا کہ "پانچوں امام" کے نام سے انھوں نے کوئی کتاب بھی لکھی ہے اس کتاب کی خبر تو ہم کسی اور موقعہ پر لیں گے......سر دست تو مولوی صاحب کے اس جھوٹ اور بے وقوفی پر ان سے یہ پوچھنا ہے کہ ہم اعلحضرت کو

اپنا امام و پیشوا تو ضرور مانتے ہیں......ہمارے ہاں ایک اعلحضرت ہی کو امام نہیں سمجھا جاتا بلکہ جو بھی سرور کائنات ﷺ کا غلام و تابع فرمان ہو ہم اسکو اپنا امام و پیشوا ماننے میں فخر محسوس کرتے ہیں......ان جذبات وخیالات کا اظہار ہمارے تمام جلسوں میں ہوتا رہتا ہے مثلاً:

نبی کا جو غلام ہے ہمارا وہ امام ہے

لیکن اعلحضرت علیہ الرحمۃ کو امامت کا پانچواں درجہ دینا یہ آپ کی ہٹ دھرمی، بے عقلی اور سینہ زوری ہے.......ہمارے ہاں بالکل یہ رواج نہیں ہے......

پاپوش میں لگائی کرن آفتاب کی
جو بات کی خدا کی قسم واہیات کی

شیطان کی بھی ناک کاٹ دی:

صفحہ ۵۲ پر آپ نے وہ کرتب دکھایا کہ شیطان کی بھی ناک کاٹ دی......وہ بھی حیران ہے کہ مولوی صاحب نے کمال کر دیا جھوٹ گوئی اور بہتان بازی میں مجھ سے بھی نمبر لے گئے.... واہ!.......جھوٹے ہوں تو ایسے ہوں.......

آپنے لکھا ہے:

"بریلوی حضرات قرآن وحدیث پر مولوی احمد رضا خان بریلوی کی کتب کو ترجیح دیتے ہیں"

مولوی صاحب!...اگر اسی طرح مسائل ثابت ہوئے ہیں کہ جو منہ آیا کہہ دیا تو پھر ہمیں بھی اجازت دیجئے!.....تاکہ ہم بھی کہہ سکیں کہ مولوی صاحب اصل میں بھول گئے ہیں مولویوں کی باتوں پر قرآن وحدیث کو ترجیح دینے والے دراصل بریلوی حضرات نہیں وہابی مولویوں کا یہ محبوب و مرغوب مشغلہ ہے.....ان کے نزدیک حضور ﷺ کی بات نہ حجت ہے اور نہ ہی معتبر، ان کے

نزدیک حضورﷺ کا مقام گاؤں کے چوہدری جتنا ہے......... اور نبی کی قدر بڑے بھائی جتنی ہے......... بلکہ ان کے عقیدے اور مذہب کے مطابق انبیاء کرام علیہم السلام تو اللہ تعالیٰ کے سامنے چمار سے بھی ذلیل ہیں......... (معاذ اللہ)......... اور جو حضور اکرم ﷺ کی بات کو شریعت مانے وہ کافرو مشرک ہو جاتا ہے..... مولوی صاحب!..... ہمیں اختصار مانع ہے ورنہ!

کبھی فرصت میں سن لینا

بڑی لمبی ہے داستاں تمہاری

(مزید وضاحت کیلئے ہماری محققانہ کتاب "اصل جنت اہلسنت" اور "اہل سنت کی پہچان" ملاحظہ فرمائیں) اس کے باوجود آپ ہمیں ہی کوستے ہیں اس پر سوائے قرآنی فیصلے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے اور کیا کہا جا سکتا ہے.........

اعلحضرت پر فتویٰ:

مولوی فضل الرحمٰن فتوے بازی اور کافر سازی کا ذوق پورا کرتے ہوئے اعلحضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمتہ پر یوں غلاظت برساتے ہیں:

جو......... اپنے کفریہ، شرکیہ اور بدعتی و تکفیری عقائد کیوجہ سے انشاء اللہ حوض کوثر کے پانی اور ہر قسم کے سائے سے محروم ہوگا (۲۳)

جی ہاں!.....

المرء یقیس علی نفسہ   آدمی دوسرے کو اپنے جیسا سمجھتا ہے

کفریہ اور شرکیہ عقائد اعلحضرت کے نہیں بلکہ آپ جیسے ادنیٰ بلکہ ارذل حضرتوں کے ہیں......... یہ صرف آپ کا طرۂ امتیاز ہے کہ ایک عمل کو کفر و شرک بدعت و ضلالت بھی قرار دیتے ہو اور اسے اپناتے بھی ہو......... سابقہ گفتگو سے خوب ظاہر ہے کہ وہابی لوگ بقلم خود کافر مشرک اور بدعتی و

جہنمی ہیں.....اب دیکھیئے کہ عیسائیوں سے گٹھ جوڑ کیا جا رہا ہے کہ وہ بھی کہتے ہیں جو کچھ مرضی کرو کسی قسم کا عذاب وعتاب نہیں ہے کیونکہ حضرت عیسی علیہ السلام سولی پر چڑھ کر ہمارے گناہوں کا کفارہ بن چکے ہیں اس طرح یہ وہابی لوگ بھی ہر قسم کا کفر وشرک حرام وناجائز اور بدعت وگمراہی کو اپنا شعار بنائے ہوئے ہیں لیکن پھر بھی حوض کوثر اور جنت کے ٹھیکے دار بنے بیٹھے ہیں.....اور اھلسنت و جماعت بالخصوص اعلحضرت کو حوض کوثر اور قیامت کے سائے سے محروم گردانتے ہیں.....

اعلحضرت نے پہلے ہی فرما دیا تھا:

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

جشن میلاد نہ منانے کی وجہ:

چالاک مصنف نے صفحہ ۲۳، ۲۴ پر جشن میلاد النبی نہ منانے کی جو جاہلانہ وجہ بیان کی ہے.....اسکا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ جشن وجلوس میلاد النبی حضور اکرم، صحابہ کرام، تابعین عظام، تبع تابعین، محدثین اور ائمہ مفسرین نے نہیں منایا اسلیئے وہابی لوگ بھی نہیں مناتے......وہابی لوگوں کو شائد عقل وشعور اور علم وآگہی کی ہوا بھی نہیں لگی.....ان ظالموں اور بدباطنوں سے کوئی پوچھے کہ ہزاروں اور لاکھوں اعمال ایسے ہیں جن کو حضور پاک اور صحابہ کرام وغیرھم نے قطعاً نہیں کیا لیکن تم انہیں پوری پابندی اور ہمیشگی کیساتھ کرتے ہو اسوقت تمھاری غیرت وحمیت کہاں ہوتی ہے؟ تمھارے فتوے اسوقت کیوں سو جاتے ہیں؟ تمھاری رگ توحید اور نبض اتباع سنت اسوقت کیوں نہیں پھڑکتی؟ حضور کے نہ کرنے کا خیال اسوقت کیوں نہیں دامنگیر ہوتا؟ تمھارے فتووں کو اگر ہوش آتی ہے تو صرف جشن میلاد کے موقع پر ہی آتی ہے؟ تم برستے ہو تو صرف جشن میلاد پر

ہی.......کیاتم پر وحی نازل ہوئی ہے کہ بس میلاد شریف بدعت و گمراہی ہے (معاذ اللہ) صرف اسکی مخالفت کرو۔ اسکے سوا نہ آؤ دیکھو نہ تاؤ بس جو شرک و بدعت جی میں آتا ہے کرتے چلے جاؤ تمہیں کوئی پوچھنے والا نہیں۔

تم جو بھی بدعت و ایجاد کرو روا ہے.
ہم جو محفل میلاد کریں تو برا ہے؟

سیرت کانفرنسیں:

صدیقی صاحب! آپ اور آپ کی وہابی پارٹی دن رات اہل سنت مسلمانوں پر کفر و شرک اور بدعت و گمراہی کے فتوے جڑتی رہتی ہے اور خود بڑے معصومانہ، انداز میں کہتی ہے کہ ہم تو قرآن و سنت پر عمل کرتے ہیں جو کام حضور پاک اور صحابہ کرام نے نہیں کیا ہم وہ کام نہیں کرتے...... یہ تمھاری پارٹی کا زبردست جھوٹ اور سیاہ مکاری ہے کیونکہ تم لوگ کفر و شرک اور بدعت و گمراہی سے مزکرو پیکر ہو...... تمھارے مرکزوں میں بدعت بستی ہے اور پروان چڑھتی ہے.....اور تم کوئی کام بھی بدعت کی آمیزش کے بغیر نہیں کر پاتے.......... چند اعمال ہم نے پیچھے گنوائے ہیں ایک بات اور سنتے جایئے!........ وہابی حضرات اپنے علاقے میں اپنے مولویوں بالخصوص وہابی شہیدوں مثلاً احسان الٰہی ظہیر اور حبیب الرحمٰن یزدانی کی یاد میں مختلف پروگرام کرتے ہیں......اور سیرت النبی کے حوالے سے سالانہ محفلیں جلسے اور پروگرام منعقد کیئے جاتے ہیں...... جن کی تشہیر کیلئے وال چاکنگ، اشتہارات، بینرز اور مختلف چھوٹے بڑے پوسٹرز شائع کئے جاتے ہیں........ دن اور وقت متعین کرکے رکشوں اور مساجد میں اعلانات کیئے جاتے ہیں........ لوگوں کو دعوت دینے کیلئے کارڈ اور دعوت نامے چھپوائے جاتے ہیں..... جب مقررہ دن اور تاریخ آپہنچتی ہے تو اسٹیج بنا دیا جاتا ہے اس پر صوفے، میز، کرسیاں اور گلدان وغیرہ سجائے

جاتے ہیں........لائیٹنگ کا خوب انتظام ہوتا ہے، ٹینٹوں، شامیانوں اور قمقموں کا اہتمام ہوتا ہے......سامعین کے لیے دریوں، چٹائیوں یا کرسیوں کا انتظام ہوتا ہے.....اندرون و بیرون ملکوں سے مقررین، واعظین، خطباء حضرات کو مدعو کیا جاتا ہے......جن کی آمدورفت اور مہمان نوازی پر لاکھوں روپیہ خرچ ہوتا ہے۔حاضرین وسامعین دور دور سے اس میں شریک ہوتے ہیں......آنے والے مہمان میزبان اور عوام الناس میں سے کوئی جہاز پہ آتا ہے، کوئی ٹرین پر، کوئی بس کے ذریعہ آتا ہے، کوئی کار پر سوار ہوکر، تو کوئی پجارو پر، کوئی موٹر سائیکل پر آتا ہے تو کوئی سائیکل پر، تو کوئی رکشہ پر آتا ہے اور کوئی تانگہ وغیرہ پر........جلسہ کی کاروائی کا آغاز ہو جاتا ہے، تلاوت ونظموں کے بعد اسٹیج سیکرٹری صاحب ایک ایک مولوی کا نام پکارتے ہیں وہ آکر اپنی اپنی باری میں بول بال کر چلے جاتے ہیں......یوں آدھی یا ساری رات کے بعد پروگرام ختم ہو جاتا......مولوی تو اپنی گاڑیوں میں بیٹھ کر چلے جاتے ہیں اور عوام بیچارے پریشان ہو جاتے ہیں.....کیونکہ سواری کا بندوبست نہیں ہوتا.....نجانے کتنے دھکے کھانے کے بعد وہ گھروں کو لوٹتے ہیں......آپکا یہ عمل، اوّل سے لیکر آخر تک سراسر بدعت، ضلالت اور قرآن وسنت کے خلاف ہے........بلکہ اپنے الفاظ میں سنئے!........حضور اکرم ﷺ نے اپنی تریسٹھ سالہ زندگی میں یہ سیرت النبی کانفرنس نہیں منائی.....خلافت راشدہ کے تیس سالہ دور میں اور حضرت امیر معاویہ کے بیس سالہ دور میں اور حضرت امام ابو حنیفہ کا زمانہ مبارک اور دیگر اسلاف صالحین مثلاً حضرت امام مالک، حضرت امام شافعی، حضرت امام احمد بن حنبل، حضرت امام بخاری، حضرت امام مسلم، حضرت امام ترمذی، امام داؤد، امام نسائی، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے سیرت کا جلسہ و پروگرام نہ کیا نہ مؤلفین صحاح ستہ نے اپنی صحاح میں سیرت کانفرنس کے احکام بیان کیئے.....نہ سیرت نگاروں اور مؤرخوں نے اس پروگرام کی کیفیت یا فرائض پر روشنی ڈالی!........پھر حیرت وتعجب کی بات یہ ہے کہ پہلی چار صدیاں (جو کہ امت کے نزدیک دور اجتہاد کی آخری حدیں) بھی اس بدعت سے محفوظ اور خاموش گزر جاتی ہیں بلکہ حقیقت ہے کہ ہماری ابتدائی صدیوں کے آخر تک پورے عالم اسلام کے تمام اطراف واکناف

میں اس بدعت کا وجود تو کیا نام ونشان تک نہیں ملتا..... اس لئے ہم پوری ذمہ داری، سنجیدگی کے ساتھ اور ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ وہابی حضرات کے اصولوں کے مطابق سیرت کانفرنسیں اور مولویوں کے ناموں پر جلسے اور پروگرام قطعاً بدعت، ضلالت اور ناجائز ہیں کیونکہ دورِ رسالت، دورِ صحابہ، تابعین، تبع تابعین (یعنی قرون ثلاثہ جسے خیرالقرون کہا گیا ہے) میں یہ پروگرام نہ تھے...... اور ایسا کام جو حضور اکرم اور صحابہ کرام کے دور میں نہ ہوا ہو وہ کام وہابی حضرات کے نزدیک حرام، شرک، غلط اور بدعت وگمراہی اور نجانے کیا کیا ہے......... ظالمو!...... جب اپنی مرضی کے مطابق بے شمار ایسے اعمال اور ایسے پروگرام کرتے رہتے ہو جنکا سرے سے قرآن و حدیث میں ثبوت ہی نہیں ملتا جب میلاد شریف کا مسئلہ آتا ہے تو اسکی اصل چاہے شرع سے بھی ثابت ہو وہ پھر بھی تمھیں کھٹکتا ہے؟...... کیا یہ سراسر تمھاری شقاوت قلبی، قساوت باطنی اور بغض مصطفوی پر دلالت نہیں کرتا؟........

وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض وجود ہی سر بسر
ارے تجھ کو کھائے تپ سقر تیرے دل میں کس سے بخار ہے؟

بدبختو!.....

جب اپنے مولویوں کے دن مناتے ہو، اپنے بچوں کے دن مناتے ہو، ملک کا دن مناتے ہو، قائداعظم کا اور علامہ اقبال کا دن مناتے ہو، سالانہ جلسے اور کانفرنس کرتے ہو، مدرسوں اور مسجدوں کے سالانہ پروگرام مناتے ہو، وہابی مولویوں کی آمد پر جشنوں وجلوسوں کا اہتمام کرتے ہو ان میں کوئی چیز بھی شرک وبدعت نہیں؟ کوئی جلسہ ومحفل ناجائز وخلاف شرع نہیں؟ کیا اسلام بگڑتا ہے تو صرف اک میلاد کے نام سے؟........ شرک ہوتا ہے تو صرف ذکر نبی کرنے سے؟........ خودفریبو!......... تم پر حضور ﷺ کے احسانات زیادہ ہیں یا اپنے مولویوں کے؟........ کہ مولویوں کے نام کا جلسہ تو جائز ہو اور اپنے نبی کے نام پر جلسہ بدعت، ناجائز، غلط اور حرام ہے؟.........

اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا؟

سیرت کانفرنس پر وہابی فتویٰ:

سیرت کانفرنس کے متعلق وہابی حضرات کے مشیر وفاقی شرعی عدالت پاکستان حافظ صلاح الدین یوسف کی رائے بھی سنتے جائیے!......لکھتے ہیں:

"اسکا انعقاد محلِ نظر ہے کیونکہ اس طرح اس کا تعلق ان ہی بدعات سے جڑ جاتا ہے جسکا ذکر ہم نے گذشتہ سطور پر کیا ہے" (عید میلاد صفحہ ۱۲)

سیرت کانفرنس منعقد کرنے والے والوں کے متعلق فرماتے ہیں:

"ہماری اس حرکت (سیرت کانفرنس منعقد کرنے) سے دنیا....ہمیں ہی احمق تصور کرے گی" (صفحہ ۱۳)

مزید لکھتے ہیں:

" گر آپ کی سیرت صرف موضوع گفتار ہے تو پھر ہم میں اور غیر مسلموں میں کیا فرق رہا' گفتار کی حد تک تو غیر مسلم بھی آپ کی خدمت میں خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور ان کارناموں کو وہ بھی تسلیم کرتے ہیں جو جلسہ ہائے سیرت میں بیان کئے جاتے ہیں" (صفحہ ۱۰)

مندرجہ بالا گفتگو کا یہ نتیجہ نکلا کہ:

☆ سیرت کانفرنس منعقد کرنا محل نظر ہے۔

☆ کیونکہ اس میں ہونے والے امور کا تعلق ان ہی بدعت سے جڑتا ہے جو میلاد وغیرہ کے جلسوں میں ہوتی ہیں۔

☆ سیرت کانفرنس کرنے والوں کو دنیا احمق اور بے وقوف کہے گی۔

☆ سیرت کو صرف زبانی کلامی بیان کرنے والوں اور غیر مسلموں میں کوئی فرق نہیں کیونکہ زبانی کلامی تو وہ بھی حضور کی سیرت کو مانتے ہیں

صدیقی صاحب!...... دیکھ لیا آپ نے!........ سیرت کانفرنس اور دیگر جلسوں میں بقول تمھارے مولوی کے وہی بدعات موجود ہیں جو میلاد شریف کے جلسے میں موجود سمجھی جاتی ہیں....... لہذا آپکے سارے جلسے، محفلیں، جلوس، بزمیں اور حضور اکرم کے نام پر سب پروگرام (معراج، سیرت ودیگر) بدعت ناجائز، غلط، خلاف سنت اور گمراہی ہیں لہذا پہلے خود کو بدعت سے پاک کرو پھر کسی اور کی طرف نظر دوڑاؤ........

کرو توبہ کہ آنے والا ہے روز حساب
خدا کے سامنے دو گے بھلا تم کیا جواب

وہابی حضرات کی چالاکی:

قارئین کرام!........ وہابی حضرات کا عام طریقہ ہے کہ وہ خود تو افعال و اعمال میں سنت مبارکہ کی مخالفت کرتے ہیں لیکن اہل سنت و جماعت کے معمولات و معاملات کو بڑی سادگی سے یہ کہہ کر غلط قرار دیتے ہیں کہ چونکہ یہ کام (میلاد کا جلسہ، جلوس، عرس، گیارھویں وغیرہ) حضور اکرم ﷺ نے نہیں کیئے اسلیئے یہ امور سرانجام دین والے بدعتی، گمراہ اور جہنمی ہیں..... (معاذ اللہ)...... جب اہل سنت و جماعت کے احباب انہیں اس پر گرفت کرتے ہوئے ان کے نئے کام دکھاتے ہیں....... پھر وہ کھسیانی ہنسی ہنستے ہوئے بڑے معصومانہ انداز میں کہتے ہیں او جی! ہم تو حضور کی طریقہ پر چل ہی نہیں سکتے........ حالانکہ یہ دونوں باتیں غلط ہیں..... کیونکہ نہ تو ہر نیا کام بدعت و گمراہی ہے اور نہ ہی اس دور میں سنت کی پیروی ناممکن ہے........ یہ وہابی

حضرات کی قرآن وحدیث سے جہالت و بے خبری کی علامت ہے اور یہ کہنا تو سراسر دھوکہ، فراڈ اور بے وقوفی وکم عقلی ہے کہ جوکام حضور نے نہیں کیئے وہ کام نہیں کرنے چاہییں...... کیونکہ لاکھوں اور ہزاروں ایسے امور ہیں جوحضور کی وفات مبارکہ سے لے کر آج تک صحابہ کرام کے بعد ساری امت کررہی ہے تو کیا معاذ اللہ صحابہ کرام کو بھی قرآن وحدیث سے واقفیت نہیں تھی؟........ ساری امت اس مسئلہ کی نزاکت سے بے خبر رہی ہے؟...... آج صرف ذریّت نجدیہ اور فرقہ وہابیہ کو ہی اس حساس نکتے کا علم ہوا ہے؟...... پوری دنیائے نجدیّت کو ہمارا کھلا چیلنج ہے کہ قرآن وحدیث سے کوئی ایک دلیل پیش کرو کہ جوکام حضور نے نہیں کیا اسے اپنانا غلط ناجائز اور گمراہی ہے........

بلاتی ہیں موجیں کہ طوفاں میں اترو
کہاں تک چلو گے کنارے کنارے

جوکام حضور اکرم ﷺ نے نہ کئے کیا وہ بدعت ہیں؟

یہ اصول بالکل غلط ہے کہ جوکام حضور نے نہیں کیا اسکو قطعاً نہیں کرنا چاہیئے اس میں اچھائی بھلائی نہیں ہے....... کیونکہ احادیث مبارکہ سے یہ بات روز روشن کیطرح واضح ہے کہ کئی ایسے امور جو کہ اچھے ہیں لیکن حضور نے انہیں نہیں اپنایا ان کے کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے..... بلکہ ایسے کام صحابہ کرام نے بھی کیئے ہیں اور قیامت تک کیلئے آنے والے مسلمانوں کو حضور نے ایسے اچھے کام اپنانے کی اجازت دے رکھی ہے اور اس پر ثواب کا اعلان فرمایا ہے..... چند شواھد ملاحظہ ہوں!........

☆ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا بیان فرماتی ہیں:

کان رسول الله ﷺ لیدع	یعنی حضور اکرم ﷺ کئی
العملَ بالشئی وھو یُحبّ	کاموں کو پسند کرنے

ان یعمل به الخ | کے باوجود اس پر عمل
(مؤطا امام مالک ۱۳۶) | نہیں کرتے تھے

دیکھ لیں! ایک کام کو حضور اکرم کرتے بھی نہیں لیکن وہ اچھا اور پسندیدہ بھی ہوتا ہے.......

☆ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کو قرآن پاک جمع کرنے کا مشورہ پیش کیا..... حضرت صدیق اکبر نے انکار کیا اور کہا جو کام حضور اکرم نے نہیں کیا وہ میں کیسے کر سکتا ہوں؟ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا

هذا و الله خیر | اللہ کی قسم یہ اچھا کام ہے

(بخاری ۶/۲ ۶۷، مشکوٰۃ ۱۹۳)

پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آپ کی بات کو مان لیا اور قرآن پاک جمع کرادیا.......

معلوم ہوا کہ کوئی اچھا کام اگر حضور اکرم ﷺ نے نہ بھی کیا ہو تو اسکو کر لینے میں کوئی حرج و گناہ نہیں ہے

☆ ایک مقام پر حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا.

من سنَّ فی الاسلام سنةً حسنةً فعُمل بها بعده كُتب له مثل اجر من عمل بها ولا ینقص من اُجورهم
مسلم ۳۴۱/۲، نسائی ۲۹۱/۱، مسند احمد ۳۶۱/۴

جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ شروع کیا پھر اس پر عمل کیا گیا تو طریقہ شروع کرنے والے کو عمل کرنیوالوں کے برابر اجر ملے گا اور کسی کے ثواب میں بھی

نہیں کی جائے گی۔

اس حدیث پاک میں ہر مسلمان کو اجازت فرمادی کہ اگر چہ کوئی کام میں نے نہ بھی کیا ہواگر وہ کام اچھا ہے تو تمھیں اس کے کرنے کی کھلی چھٹی ہے......

قارئین کرام! معلوم ہوا کہ جو کام اچھا ہو، قرآن کے مخالف اور منکرات وممنوعات سے نہ ہو وہ اگر چہ حضور اکرم، صحابہ کرام اور سلف صالحین نے نہ بھی کیا ہو تو اسکے کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ کرنے والے کو ثواب بھی ملے گا...... یہ وہابی حضرات کی کم عقلی اور بے وقوفی ہے کہ وہ ایسے کاموں کو شرک و بدعت، ضلالت اور گمراہی کہتے ہیں........ اب پوچھیئے! وہابی حضرات سے کہ جو کام حضور اکرم نے نہیں کیا وہ بدعت اور گمراہی ہے تو کیا حضور پاک ﷺ نے امت کو گمراہی کرنے کی دی اجازت ہے؟........ اور لگایئے! فتویٰ حضرت صدیق اکبر پر اور لگایئے فتویٰ حضرت فاروق اعظم پر کہ انھوں نے وہ کام کیا جو حضور نے نہیں کیا تھا.... ایسے کام کو اچھا اور پسندیدہ بھی کہا........ جو منہ میں آتا ہے کہہ دیجیئے..... اپنے گستاخانہ انداز کو آواز دیجیئے!...... اور کھلے بندوں کہہ دیجیئے! کہ معاذ اللہ جو کام حضور نے نہیں کیا وہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق نے کیوں کیا؟......... اسکو اچھا کیوں کہا؟ .... یہ تو بدعت ہے دین میں زیادتی ہے......... یہ ختم نبوت کا انکار ہے. یہ دین کو بدلنا اور حضور کی رسالت کو چھوڑنا ہے.... لگادو فتویٰ!...... تمھیں کب کسی کی کوئی شرم وحیاء ہے.........

منہ میں جو آتا ہے فی الفور کہے دیتے ہیں
بات کہنے کی نہیں اور وہ کہے دیتے ہیں

پڑا فلک کو دل جلوں سے کوئی کام نہیں
جلا کر راکھ نہ کر دوں تو داغ نام نہیں

میلاد منانا اچھا کام ہے:

قارئین کرام!........ مندرجہ بالا حوالہ جات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اگر کوئی کام اچھا ہوتو اگرچہ اسے حضور اکرم ﷺ نے نہ بھی کیا ہواسے کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ ایسا عمل کرنے والے کوثواب بھی ملتا ہے........ اب چند محدثین، مفسرین اور اکابر علماً کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں کہ میلاد شریف منانا اچھا کام ہے اور منانے والے اجر وثواب کے بھی مستحق ہیں.........

☆ امام ظہیر الدین جعفر فرماتے ہیں:

وهی بدعة حسنة اذا قصد فاعلها جمع الصالحين والصلوٰة على النبی ﷺ و اطعام الطعام للفقرآء والمساكين وهذالقدر يثاب عليه

سبل الهدیٰ ۳۶۴/۱

یعنی یہ اچھا طریقہ ہے۔ جب اسے منانیوالے کا مقصد لوگوں کو جمع کرنا حضور اکرم پر درود و سلام پڑھنااور فقراء و مساکین کو کھانا کھلانا ہو تو اسے اس عمل پر ثواب (بھی) ملے گا

☆ شیخ نصیر الدین فرماتے ہیں.

میلادالنبی والے دن جلسہ واجتماع کرے اوراس میں فرحت ومسرت کااظہار ہو، حضور اکرم کاذکر ہواورخلاف شرع کاموں سے بچاجائے تو

هذا اجتماع حسن
يثاب قاصد ذالک
سبل الھدیٰ ۳۶۴/۱

تو یہ اجتماع (اور جلسہ) اچھا ہے منانے والے کے لئے ثواب کا سبب بنے گا۔

☆ امام ابوشامہ فرماتے ہیں:

ومن احسن ما ابتدع
فی زماننا هذا
سبل الھدیٰ ۳۶۵/۱

یعنی ہمارے دور میں یہ (میلادالنبی کا اہتمام) کتنا اچھا طریقہ ہے

☆ امام صدرالدین جزری فرماتے ہیں:

يثاب الانسان بحسب
قصده من اظهار السرور
ولفرح بمولد النبی ﷺ
سبل الھدیٰ ۳۶۵/۱

میلادالنبی پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرنے پرانسان کوثواب ملتا ہے

☆ حضرت امام سیوطی فرماتے ہیں:

هو من البدع الحسنه
التی يثاب عليها صاحبها
لما فيه من تعظيم قدر
النبی ﷺ واظهار الفرح

یہ اچھاطریقہ ہے۔ اس پرعمل کرنے والے کو ثواب ملتا ہے کیونکہ میلاد منانے سے حضور

ولاستبشار بمولده الشريف	کی عظمت و مرتبت کا احترام اور آپ کے میلاد مبارک پر خوشی اور
الحاوی للفتاوی ۱/۱۸۹	مسرت کا اظہار ہوتا ہے

☆ علامہ زرقانی فرماتے ہیں:

ہوا بدعة وفی انها حسنة	یہ نیا طریقہ ہے لیکن
الحاوی للفتاوی ۱/۱۸۹	اچھا طریقہ ہے

میلاد منانا اچھا عمل ہے وہابیوں کا اعتراف:

☆ وہابی حضرات کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

واما محبة للنبی ﷺ	یعنی (میلاد پاک)
و تعظیماله والله قد	حضور کی محبت و تعظیم کی
یثیبهم علی هذه المحبة	وجہ سے منانے والوں کو
و الاجتهاد	اللہ ضرور ثواب دیتا
(اقتضاء الصراط المستقیم ۲۹۴)	ہے۔

☆ وہابی حضرات کے نواب صدیق حسن بھوپالوی لکھتے ہیں:

"اس میں کیا برائی ہے اگر ہر روز ذکر حضرت نہیں کر سکتے تو ہر اسبوع یا ہر ماہ میں التزام اس کا کرلیں کہ کسی نہ کسی دن بیٹھ کر ذکر یا وعظ سیرت وسمت ودل وھدیٔ وآنحضرت ﷺ کا کریں پھر ایام ماہ ربیع الاول کو بھی خالی نہ چھوڑیں اور ان روایات واخبار وآثار کو پڑھیں پڑھائیں جو صحیح طور پر

ثابت ہیں"۔ (الشمامتہ العنبر یہ صفحہ ۵)

☆ وہابی حضرات کے علامہ وحید الزمان حیدر آبادی لکھتے ہیں:

"محفل میلاد بدعت حسنہ ہے" (تیسیر الباری شرح صحیح بخاری ۲/۱۷۷)

☆ مولوی ثناء اللہ امرتسری ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

"گیارھویں بارہویں کی بابت فریقین میں اختلاف صرف اتنی بات میں ہے کہ مانعین اس کو بغیر اللہ سمجھ کر ما اھل لغیر اللہ میں داخل کرتے ہیں اور قائلین اسکو لغیر اللہ میں نہیں مانتے مولوی غلام محمد صاحب نے دونوں کا اختلاف مٹانے کی کوشش کی ہوگی کہ گیارھویں بارہویں کا کھانا بغرض ایصال ثواب کیا جائے یعنی یہ نیت ہو کہ ان بزرگوں کی روح کو ثواب پہنچے نہ کہ یہ بزرگ خود اس کھانے کو قبول کریں اس صورت میں واقعی اختلاف اٹھ جاتا ہے۔ ہاں نام کا جھگڑا باقی رہ جاتا ہے کہ اس قسم کی دعوت کو گیارھویں بارہویں کہیں یا نذر للہ کہیں۔ اس میں شک نہیں کہ شرع شریف میں گیارھویں بارہویں شریف کے ناموں کا کوئی ثبوت نہیں۔ اس لیئے یہ نام نہیں چاہئے فقط دعوت للہ فی اللہ کی نیت چاہئیے، دگر ہیچ" (فتاویٰ ثنائیہ ۲/۷۱)

اگر ہمیں طوالت کا احساس نہ ہوتا تو ہم امرتسری صاحب کے اس جملہ پر ضرور تبصرہ کرتے کہ اگر گیارھویں بارہویں کا نام اسلیئے نہیں چاہیے کہ انکا ثبوت نہیں تو آپ کے پروگراموں کے نام کس طرح چاہئیں کیونکہ ثبوت تو ان کا بھی نہیں...لیکن ہم صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ امرتسری صاحب کے نزدیک اگر اللہ تعالی کی رضا کی نیت سے گیارھویں بارہویں (میلاد شریف) کی دعوت ایصال ثواب کی غرض سے منعقد کی جائے تو جائز اور درست ہے ......

ان حوالہ جات اور وہابی اکابر کے بیانات سے واضح ہو گیا کہ حضور اکرم ﷺ کی ولادت

مبارکہ کو منانا اس پر خوش و مسرت کا اظہار کرنا۔ لوگوں کو اکٹھا کر کے اجتماع و جلسہ کا اہتمام کرنا اور ذکر ولادت و تقسیم لنگر تمام امور جائز، درست اور پسندیدہ ہیں...... ان میں کوئی برائی نہیں ہے۔ اور ان اعمال کو سرانجام دینے والوں کو بارگاہ ربوبیت سے اجر و ثواب بھی ملتا ہے..... والحمد للہ علی ذالک

یہ محفل شاہ بطحا کی اب آئے جسکا جی چاہے
مقدر اپنا اپنا آزمائے جسکا جی چاہے

اگر کوئی عمل صحابہ کرام نہ کریں تو؟

فضل الرحمن صدیقی صاحب نے صفحہ ۲۵ سے لے کر صفحہ ۲۹ پر مختلف انداز میں تأثر دینے کی کوشش کی ہے کہ صحابہ کرام معیار حق ہیں...... جو کام انھوں نے نہیں کیا وہ کام ہم کو نہیں کرنا چاہیے.... اگر میلاد منانے میں کوئی بہتری یا بھلائی ہوتی تو وہ ضرور اپناتے........ جب انہیں میلاد منانے کی نہیں سوجھی تو آج اس بدعت کو کیوں اپنایا جا رہا ہے؟.......

☆ صدیقی صاحب کو یہ سوال اپنے مولویوں سے پوچھنا چاہیے تھا اور خود گریبان میں منہ ڈال کر سوچنا چاہیے تھا کہ تمھارے معاملات اور تمھارے رہنے سہنے اور دینی و دنیاوی امور میں اگر کوئی اچھائی ہوتی تو صحابہ کرام ضرور اپناتے جب یہ کام انھوں نے نہیں کیئے تو تم کیوں کرتے ہو؟

☆ اور دوسری بات یہ ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ نے اجازت دے دی ہے کہ جو کام اچھے ہوں اور میں نے نہ بھی کیئے ہوں تو تم وہ کام کر سکتے ہو تو پھر جو کام صحابہ کرام نے نہیں کیئے وہ اگر اچھے ہوں تو انہیں کیوں نہیں کیا جا سکتا؟

☆ تیسری بات یہ ہے کہ ہم نے پیچھے ثابت کیا ہے کہ صحابہ کرام نے بھی حضور اکرم کی ولادت پر جلسہ و اجتماع کر کے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ذکر مصطفےٰ کیا تھا تو پھر تم کیوں نہیں

کرتے؟

لگتا ہے تم اتنے پاپڑ اس لیئے بیل رہے ہو کہ کسی طرح میلاد النبی منانا بدعت و گمراہی ثابت ہو جائے لیکن کان کھول کر سن لو! قیامت آ سکتی ہے کوئی مائی کا لال میلاد النبی پر خوشی و مسرت کے اظہار اور ذکر مصطفےٰ کو بدعت و ناجائز ثابت نہیں کر سکتا...... ہمت ہے تو آؤ میدان میں!....

کچھ دم ہے تو میدان میں آئیں ورنہ
کتا بھی ہے شیر اپنی گلی کے سامنے

صحابہ کرام سے وہابیوں کا سلوک:

اور سنو! .... مولوی صاحب!....... بڑا صحابہ کرام کو معیار حق قرار دے رہے ہو تمھارے مسلک میں تو صحابہ کرام کی بات اور فرمان کا اعتبار و معیار ہی کوئی نہیں....... دیدۂ عبرت سے پڑھو!........

☆ نواب صدیق حسن کے بیٹے میر نور الحسن خان نے لکھا ہے:

اقوال صحابہ حجت نیست — صحابہ کی باتوں کا کوئی اعتبار نہیں

(عرف الجادی ۴۴)

☆ آپ کے شیخ الکل مولوی نذیر حسین دہلوی نے لکھا ہے:

افعال الصحابة لا تنتهض للاحتجاج بها — یعنی صحابہ کے کام تو دلیل بننے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے۔

(فتوی نذیریہ ۱/۱۹۶)

☆ اسی طرح مولوی محمد جونا گڑھی نے "طریق محمدی صفحہ ۷۸، ۷۹" پر حضرت فاروق

اعظم کی غلطیاں نکالی ہیں......اور لکھا ہے کئی شرعی مسائل آپ سے مخفی رہے ہیں.......

☆ آپ کے شیخ الحدیث مولوی اسماعیل سلفی آف گوجرانوالہ نے فتاوی سلفیہ صفحہ ۱۰۷، ۱۱۰ پر لکھا ہے کہ صحابہ کرام کا فعل سنت صحیحہ کے خلاف ہے..........

☆ آپ کی جماعت کے محقق مولوی محمد صادق خلیل آف فیصل آباد نے "نماز تراویح صفحہ ۱۳" پر صحابہ کرام کو سنت نبوی سے ناواقف قرار دیا ہے..........

☆ مولوی وحیدالزمان نے " کنزالحقائق صفحہ ۲۳۴" پر صحابہ کرام کو رضی اللہ عنھم کہنے سے بھی روکا اور "نزل الابرار صفحہ ۹۴ حصہ ۳" میں صحابہ کرام کو معاذ اللہ فاسق و فاجر کہا ہے..........

☆ اور قاضی شوکانی نے "نیل الاوطار جلد ۷ صفحہ ۱۸۰، ۱۹۹" پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر لعنت کی ہے......کہاں تک بیان کریں؟.........

کبھی فرصت میں سن لینا
بڑی لمبی ہی داستان تمھاری

دیکھ لیا حضرات؟ وہابی مولوی تو صحابہ کرام کے اتنے دشمن ہیں کہ شائد شیعہ بھی اتنے دشمن نہ ہوں لیکن مولوی فضل الرحمٰن صاحب عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کیلئے لکھتے ہیں:

صحابہ کرام کے اقوال و اعمال بھی ہمارے لیے معیار حق ہیں۔(۲۵)

بتا اے عقل انسانی حل کوئی اس معمے کا
خبر کچھ اور کہتی ہے نظر کچھ اور کہتی ہے

کیا بزرگان دین کو اسلام سے کوئی پیار نہ تھا؟

وہابی حضرات عام طور پر ایک شوشہ چھوڑتے ہیں.....اور تقریروں میں تو ان کے مولوی

صوت حمیر نکال نکال کر گاتے ہیں کہ تم جو میلاد مناتے ہو تو کیا صحابہ کرام تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتھدین، مفسرین ومحدثین کو حضور سے پیار نہیں تھا...... انہیں عشق ومحبت نہیں تھی؟ تو جب انھوں نے نہیں منایا تو تم کیوں مناتے ہو؟ ہم پیچھے اس بات کو واضح کر آئے ہیں کہ اگر ایک کام کو صحابہ کرام اور دیگر بزرگان دین بلکہ خود حضور اکرم ﷺ نے بھی سرانجام نہ دیا ہو تو اس کی اچھائی اور بھلائی کیوجہ سے اسکو کرنے میں کوئی حرج نہیں...... اور دوسری بات یہ عرض کی ہے کہ جو آدمی منفی دعوی کرے اس سے دلیل کا مطالبہ کرنا چاہئے... لہذا وہابی حضرات کو اپنے اس دعوی پر دلیل پیش کرنی چاہئے کہ صحابہ کرام یا دیگر بزرگان دین نے یہ کام نہیں کیا........ اور رہ گئی یہ بات کہ کیا ان کو حضور سے پیار نہیں تھا اگر ہوتا تو وہ بھی یہ کام کرتے...... جب انھوں نے نہیں کیا تو ہمیں بھی نہیں کرنا چاہئے اب پوچھئے وہابی حضرات سے..... کہ تم ہر سال سیرت النبی کے حوالے سے مختلف ناموں سے کانفرنسیں کرتے ہو بتاؤ صحابہ کرام اور دیگر بزرگان دین کو آپ ﷺ کی سیرت سے پیار تھا یا نہیں؟...... کیا انھوں نے کبھی آپ ﷺ کی سیرت کے حوالے سے کوئی جلسہ، بزم یا کانفرنس منعقد کی ہے؟....... یہ جو تم اپنے مولویوں اور شہیدوں کے نام پر جلسے کراتے ہو کیا نبی پاک ﷺ اور صحابہ کرام ودیگر بزرگان دین کو انبیاء کرام، صحابہ کرام اور شہدائے اسلام سے پیار نہیں تھا؟ انھوں نے ان کے نام پر کوئی جلسہ یا بزم وغیرہ منعقد کی ہے...... تم ہر سال اہلحدیث کانفرنس اور مولویوں کے سالانہ جلسے کرتے ہو کیا حضور پاک ﷺ کو اسلام کیساتھ کوئی پیار نہ تھا؟ آپ نے یا صحابہ کرام ودیگر بزرگان دین نے اسلام کانفرس یا مدرسوں کے سالانہ پروگرام کیے ہیں...... وغیرہ وغیرہ۔ جب ان کو حضور کی سیرت، صورت، انبیاء کرام، شہدائے کرام، اور دین اسلام سے پیار بھی تھا لیکن انکے نام پر انہوں نے کوئی جلسہ، بزم، جلوس اور کانفرنس وغیرہ کا اہتمام نہیں کیا تو تم کیوں کرتے ہو؟..... کیا باقی سب کام جائز ہیں صرف ایک میلاد النبی ﷺ کا پروگرام ہے جو اس وجہ سے ناجائز قرار پاتا ہے کہ اسے صحابہ کرام یا دیگر بزرگان دین نے منعقد نہیں کیا ...... تو ظالمو!..... پھر تمام کاموں کو خیر باد کہہ دو تا کہ پتہ چل جائے کہ تم صحابہ کرام اور بزرگان دین

کے بڑے تابعدار ہو........

جشن میلاد کس کی سنت ہے؟

وہابی حضرات کوسنی حضرات سے ایک یہ بھی شکوہ ہے کہ جشن میلادتو اربل کے بادشاہ نے منایا تھاتم اسکی سنت پرعمل کرتے ہو..... مولوی فضل الرحمان نے بھی ۲۹ سے ۳۶ تک اسی فرسودہ اور تردید شدہ اعتراض کو دہرایا ہے..... مختلف اکابرین کی عبارات میں کانٹ چھانٹ کر کے پیش کیا جسکا پردہ ہم ابھی چاق کریں گے........

سردست وہابی مولویوں کو یہ باور کرانا ہے کہ اہلحدیث کہلانے والو! تمہارے اندر یہ جرات ہوتو ہواہلسنت وجماعت کسی بادشاہ یادنیادار کے کہنے پرکوئی عمل نہیں کرتے ان کے سامنے قرآن وحدیث اور بزرگان دین کے اقوال واعمال ہوتے ہیں........ یہ جو کچھ کرتے ہیں ان کے فرمودات ومعمولات کی روشنی میں کرتے ہیں........ کبھی کسی اہلسنت نے یہ نہیں کہا کہ میں دین کا فلاں کام اسلیئے کررہاہوں کہ اسے فلاں بادشاہ، وزیر، سفیر یا کسی دنیادار نے سرانجام دیا ہے........ اگر جرات ہے تو ایک حوالہ ہی دکھادو کہ کسی سنی عالم یا کسی عام سنی نے جشن میلاد کے جواز پر مذکورہ بادشاہ کا عمل پیش کیا ہو!........ ہماری جو کتاب بھی اٹھاؤ گے اس میں بادشاہ کے عمل کی بجائے قرآن وحدیث اور بزرگان دین کے اقوال مبارکہ سے استدلال کیا ہوگا...... جس طرح ہم نے بھی ابتدائی سطور میں قرآن و حدیث اور بزرگان دین سے ثابت کیا ہے کہ سابقہ دور میں میلادالنبی پرمختلف انداز سے جشن منایا جاتا تھا تو یہ قرآن وحدیث اور بزرگان دین کا اتباع و پیروی ہوئی نہ کہ بادشاہ کی........ اور اگر کوئی بادشاہ اس مبارک عمل میں شامل ہو جائے تو اس میں اس کی اپنی خوش نصیبی اور بلند اقبالی کا ثبوت ملتا ہے جشن میلاد شریف کے عدم جواز کا نہیں........ اور سنو!........ اگر اربل کا بادشاہ بھی اسے شروع کرتا تو بھی اس کے جواز اور

استحباب و پسندیدگی میں کوئی شک نہ رہتا، کیونکہ یہ ایسا عمل ہے جو قرآن و سنت کے خلاف نہیں بلکہ ایک اچھا اور پسندیدہ عمل ہے........ ایسے عمل کا کرنا جائز بھی ہے اور باعث اجر و ثواب بھی ہے........(حوالہ جات گزر چکے ہیں)

عبارات میں یہودیانہ کانٹ چھانٹ:

مولوی فضل الرحمان صدیقی کو جب قرآن و حدیث اور بزرگان دین سے محفلِ میلاد و جشن میلاد کے ناجائز ہونے کی کوئی دلیل نہ ملی تو انھوں نے اپنی شقاوت باطنی اور قساوت قلبی کا ثبوت دیتے ہوئے چندائمہ کرام و بزگان دین کی کچھ عبارتیں نقل کیں اور وہ بھی اردو میں........ پھر ان میں یہودیانہ کانٹ چھانٹ، ظالمانہ جوڑ توڑ، من مانی اور سینہ زوری کا کھل کر مظاہرہ کیا........ہم نمونے کے طور پر صرف چار بزرگوں کی اصل عبارتیں پیش کر رہے ہیں جس سے مولوی صاحب کی کتر بیونت، ہاتھ کی صفائی اوران بزرگوں پر بہتان طرازی کا انکشاف ہو جائے گا........اتنے ظالم ہیں کہ خود نہیں بدلتے قرآن و حدیث اور بزرگوں کی عبارتوں میں تحریف اور تغیر و تبدل کرتے ہیں۔

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہان " نجد " بے توفیق

امام ابوشامہ کی اصل عبارت:

حضرت امام ابوشامہ کے حوالہ سے مولوی صاحب نے دھوکا دیا جبکہ وہ فرماتے ہیں:

ومن احسن ما ابتدع فی زماننا من هذا القبیل ما كان یفعل بمدینة اربل جبرها

اللّٰہ تعالیٰ کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولدالنبی ﷺ من الصدقات و المعروف و اظهار الزینة و السرور فان ذالک مع ما فیه من الاحسان الی الفقرآء مشعر بمحبة النبی ﷺ و تعظیمه و جلالته فی قلب فا عله و شکر الله تعالی علی ما من به من ایجاد رسول الله الذی ارسله رحمةً للعالمین ﷺ و علی جمیع الانبیاء و المرسلین (سبل الهدیٰ ١/٣٦٥)

ترجمہ:

یعنی ہمارے دور میں اربل کے شہر میں حضور اکرم ﷺ کے میلاد کے پاک موقع پر جو صدقات و خیرات، آرائش و زیبائش اور خوشی و مسرت کا اظہار کیا جاتا ہے یہ اچھا کام ہے......... کیونکہ اس میں فقرآء کی خدمت کی جاتی ہے اور حضور اکرم ﷺ کی عظمت و جلالت کا اظہار اور رحمتہ العالمین جیسی نعمت ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جاتا ہے۔

امام نصیر الدین کی اصل عبارت:

امام نصیر الدین کے حوالہ سے بھی دھوکہ دینے کی ناپاک کوشش کی ہے جبکہ آپ فرماتے ہیں۔

اذانفق المنفق تلک اللیلته و جمع جمعا اطعمهم ما یجوز اطعامه و اسمعهم ما یجوز سماعه و دفع للمشمع المشوّق للآخرة ملبوسا کل ذالک سروراً بمولده ﷺ بجمیع ذلک جائزٌ و یثاب فا عله اذاالحسن القصد

ترجمہ:

یعنی جب کوئی آدمی حضور اکرم کی ولادت والی رات میں اجتماع منعقد کرے، صدقہ و خیرات کرے اور ایسی روایات کو پڑھے اور سنے جو آخرت کو یاد دلائیں۔ تو میلاد منانے والے کو

اس کی اچھی نیت کی وجہ سے ثواب ملے گا۔

امام سیوطی کی اصل عبارت:

امام سیوطی کے حوالے سے میلاد شریف کا انکار پیش کرنا سراسر خود فریبی اور سورج کے انکار کے مترادف ہے کیونکہ حضرت امام سیوطی نے پورا رسالہ "حسن المقصد فی عمل المولد" کے نام سے ترتیب دیا جو جشن میلاد شریف کی تائیداور اعتراض کرنے والوں کے جوابات پر مشتمل ہے...... لیکن فضل الرحمٰن صدیقی جیسا شخص ان کے نام پر بھی دھوکہ دے رہا ہے........آپ فرماتے ہیں:

عندی ان اصل عمل المولدھو اجتماع الناس و قرأة ما تیسر من القرآن و روایة الاخبار الواردة فی مبداء امر النبی ﷺ وما وقع فی مولده من الایات ثم یمدھم سماط یا کلو نه و ینصرفون من غیر زیادة علی ذلک ھو من البدع الحسنة التی یثاب علیھا صاحبھا لمافیه من تعظیم قدر النبی ﷺ و اظھار الفرح و الاستبشار بمولده الشریف

ترجمہ:

یعنی میرے نزدیک میلاد شریف کے موقعہ پر اجتماع کرنا۔ تلاوت قرآن۔ سیرت طیبہ کے واقعات اور ولادت مقدسہ کے موقعہ پر ظاہر ہونے والی علامت کا ذکر کرنا اور طعام وغیرہ کا انتظام واہتمام اچھے کاموں میں سے ہیں۔۔۔ اور یہ امور سرانجام دینے والے کو ثواب بھی ملے گا کیونکہ اس سے آپ کی عظمت ورفعت اور اور آپ کی ولادت پر خوشی ومسرت کا اظہار ہوتا ہے۔

حضرت امام ربانی کا اصل مؤقف:

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے "دفتر اوّل مکتوب نمبر۲۷۳" کے حوالے سے مولوی صاحب نے دھوکہ دیا ہے........ حالانکہ اس میں آپ نے غیر شرعی کاموں سے منع فرمایا ہے........ جبکہ دوسرے مقام پر آپ نے کھلے لفظوں میں محفل میلاد شریف کی تائید فرمائی ہے. جسے دیکھنے سے صدیقی صاحب کی بصیرت قلبی کیساتھ بصارت نظری بھی زائل ہو چکی تھی اور "میٹھا میٹھا ہپ اور کڑوا کڑوا تھو" پر عمل کرتے ہوئے انھوں نے اس عبارت کا ذکر تک نہیں کیا........

حضرت امام ربانی فرماتے ہیں۔

دیگر در باب مولود خوانی اندراج یافته بود در نفس قرآن خواندن بصورت حسن و قصائد نعت و منقبت خواندن چه مضائقه است ممنوع تحریف و تغییر حروف قرآن است ......

(مکتوبات، دفتر اوّل مکتوب۷۲)

ترجمہ۔

محفل میلاد میں اگر اچھی آواز کے ساتھ قرآن کی تلاوت کی جائے اور حضور کی نعت شریف اور بزرگان دین کی منقبت کے قصیدے پڑھے جائیں تو اس میں کیا حرج ہے منع تو یہ ہے کہ قرآن کے حروف میں تبدیلی اور تحریف کر دی جائے۔

قارئین کرام دیکھ لیا آپنے؟........ مولوی صاحب نے کتنی فریب کاری اور دھوکہ دہی کیساتھ ہاتھ کی صفائی دکھاتے ہوئے ان بزرگوں کے فرمودات و بیانات پر پردہ پوشی کی جس سے ہم نے نہائت دیانت داری اور امانت شعاری سے پردہ کشائی کی ہے۔

تمہیں ہے ناز پردے پر مجھے پردہ کشائی پر
میں جب چاہوں جہاں چاہوں تیرا دیدار ہو جائے

ایک ضروری وضاحت:

قارئین کرام!......... یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ بعض علماء نے میلاد شریف میں ہونے والی بعض غیر شرعی حرکات کو ناجائز اور بدعت کہا ہے......... جسکا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس سے جشن میلاد شریف بھی ناجائز قرار پاتا ہے......... جیسے حج کے موقعہ پر کئی لوگ چوریاں اور غلط معاملات کرتے ہیں اور مسجد میں لوگ نمازیوں کے جوتے چرا کر لے جاتے ہیں تو ان کاموں کی وجہ سے حج اور نماز کو غلط نہیں کہا جائے گا ہاں غلط حرکات کی تردید ضرور کی جائے گی......... جس طرح ناک پر مکھی بیٹھے تو ناک نہیں کاٹی جائے گی مکھی کو اڑایا جائیگا......... تو جس نے بھی میلاد شریف پر اعتراضات کئے ہیں وہ بعض غلط کاموں پر اعتراضات کیئے ہیں اصل میلاد شریف پر نہیں......... جس طرح مردوں اور عورتوں کا اختلاط، موضوع اور منگھڑت قصے بیان کرنا۔ گانے ۔ باجا گاجا۔ طبلے سارنگی اور قوالی و دھمال ڈالنا وغیرہ......... اکابرین نے بھی ایسی غیر شرعی حرکات سے روکا ہے اور آج علماء اہلسنت بھی ان جیسے غلط امور سے روک رہے ہیں......... جس کی گواہ دیگر علماء کرام کی کتب کے علاوہ ہمارے گوجرنوالہ کے دو بزرگ علماء کی تحریریں ہیں......... ایک علامہ ابوداؤد محمد صادق قادری جو کہ ہر سال جشن میلاد کے موقعہ پر چھپنے والے اشتہار میں غیر شرعی حرکات کی تردید کرتے ہیں اور دوسرے ابوالبیان حضرت علامہ محمد سعید احمد مجددی ہیں جنہوں نے اپنی تصنیف "اسلام میں عید میلاد النبی کی حیثیت" کے آخر میں غلط حرکات و رسومات کی تردید فرمائی ہے۔ لہذا ان رسومات و بدعات سے بچ کر جشن میلاد النبی منانا قطعاً جائز، سراسر درست، باعث برکت اور موجب اجر و ثواب ہے۔

حدیث پاک میں جرأت مندانہ زیادتی:

مولوی فضل الرحمٰن کے اعصاب و جوارح پر بدعت کا بھوت سوار ہے۔اس بدعتی کو ہر جانب بدعت ہی بدعت نظر آتی ہے، بدعت کے سوا اسے کوئی بات نہیں سوجھتی، ہر چیز کو بدعت و ضلالت قرار دے رہا ہے...... بس بدعت کا فتوی لگانا ہے چاہے خدا کا انکار ہو، حضور پر فتوی لگے، ایمان برباد ہو، اسلام چھوٹے، قرآن میں تحریف کرنا پڑے، حدیث میں زیادتی کرنی پڑے، چاہے کتنے ہی پاپڑ بیلنے پڑیں، سنّی حضرات کو بدعتی اوران کے تمام جائز امور کو بدعت وضلالت ثابت کرنا ہے..... لیکن وہ تنا جاہل اور احمق ہے کہ اکثر احادیث مبارکہ اور اقوال مقدسہ کو اردو زبان میں لکھتا ہے تا کہ اس کے دجل وفریب، عیاری ومکاری پر پردہ پڑا رہے لیکن.........

تاڑنے والے بھی قیامت کی نظر رکھتے ہیں

کے مطابق ان کی ایک اور زیادتی اور بہتان کا ذکر سنیے..... صفحہ ۱۹ پر عربی میں اور صفحہ ۳۷ پر اردو میں انھوں نے حدیث پاک کے یہ الفاظ نقل کیئے:

"وکل ضلالہ فی النار" صفحہ ۱۹ پر مسلم شریف کا اور صفحہ ۳۷ پر بخاری شریف کا حوالہ دیا ہے۔ جبکہ حدیث پاک کا یہ جملہ مسلم شریف اور بخاری شریف کی دونوں جلدوں میں نہیں ہے یہ مولوی فضل الرحمٰن صدیقی کی حدیث پاک میں زبردست زیادتی اور امام مسلم وامام بخاری پر کھلا بہتان ہے۔اگر مولوی صاحب ہمیں مذکورہ دونوں کتابوں سے یہ جملہ دکھا دیں تو وہ جس کتاب سے ہمیں یہ الفاظ دکھائیں گے ہم انہیں متعلقہ جلد کے علاوہ منہ مانگا انعام پیش کریں گے۔لیکن یہ ان کے بس کا روگ نہیں...... کیونکہ......

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

شرکاءِ محفل میلاد پر غلاظت:

مولوی صاحب نے صفحہ ۱۴۰ تا ۱۴۱ پر محفل میلاد منعقد کرنے والوں اور اس میں شرکت کرنے والوں پر اندرونی خبث، باطنی غلاظت اور کینہ وبغض کا خوب اظہار کیا ہے........ گویا اس مقام پر مولوی صاحب نے غلاظت ونجاست بھرے اپنے اندرونی برتن کو بالکل ہی الٹ دیا اور ژاژ خائی کی آخری حد کو عبور کر گئے......... لکھتے ہیں:

"عید میلاد منانے والے، جشنوں اور جلوسوں میں شامل ہو کر اس کو ریا کارانہ محبت کا رنگ چڑھانے والے اکثر تارک صوم وصلوٰۃ، سود کھانے اور سود دینے والے اپنی دوکانوں کو آگ لگا کر انشورنس کی رقم حاصل کرنے والے اور دیگر اسلامی اقدار وشعار سے روگردانی کرنے والے ہوتے ہیں اور اسلامی آداب واحترام سے لاشعور بھی"

ناظرین........ اس کے جواب میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ سیرت النبی کے جلسے کرنے والے شہداء اور مولویوں کے دن منانے والے اور مولویوں کے جشنوں اور جلوسوں میں شامل ہونے والے وہابی اکثر صوم وصلوٰۃ کے تارک، حج وزکوٰۃ کے منکر، سود کے مرکز بنانے والے اور سود کی رقموں سے اپنے کاروبار چلانے والے، اسلامی اقدار دینی شعار کو پامال کرنے والے، اسلامی آداب واحکام سے لاشعور بھی اور قرآن وسنت تعلیمات سے بے بہرہ بھی، بداخلاق بھی اور بد کردار بھی، مردار کھانے والے بھی اور بجو کے شکاری بھی، بیگمات کے دودھ نوش کرنے والے بھی اور منی وتمام جانوروں کے پیشاب کو استعمال کرنے والے، الوؤں اور گدھوں جیسی حرکات کے خوگر اور بے شرمی وحیائی کے پیکر، اوباش وبے ادب، گستاخ اور بدعتی، حرام خور، اسلام تراش، انگریز کے ایجنٹ اور یہودیوں کے وظیفہ خوار........ اور نہ جانے کن کن حیاء سوز، دل دوز، باعث ننگ انسانیت اور غیر مہذبانہ اوصاف، عادات ورسومات کے حامل وعامل ہوتے ہیں...... اس

قول میں ہم حق بجانب بھی ہیں.........لیکن ہم اتنا عرض کریں گے کہ اگر کسی عمل میں غیر ذمہ دار اور غلط کار لوگ شریک ہو جائیں تو ان کی وجہ سے اچھا کام غلط نہیں قرار پاتا اچھے کا اچھا ہی رہتا ہے.........نہیں تو کوئی اسلامی کام ایسا نہیں جس میں بدنہاد، بدسرشت اور دنیاوار و غلط کار لوگ شامل نہ ہوں، جیسے نماز، حج، روزہ، زکوٰۃ اور قربانی وغیرہ ان میں دکھلاوے اور دنیاداری کیلئے سر انجام دینے والے حضرات بھی شامل ہوتے ہیں تو کیا ان تمام اسلامی احکامات کو چھوڑ دیا جائیگا.........شائد وہابی حضرات کل کلاں انہیں بھی ترک کرنے کا فتویٰ صادر فرمادیں۔ کیونکہ ان سے یہ کام کچھ بعید و غیر ممکن نہیں۔ کیونکہ۔

نا ممکن اس دنیا میں کچھ بھی نہیں ہے مظفرؔ
دودھ بھی کالا ہو سکتا ہے شہد بھی کڑوا ہو سکتا ہے

وہابی یہود و نصاریٰ کے طریقہ پر:

صدیقی صاحب اہل سنت و جماعت پر اعتراض کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں۔

"جب دل چاہا بدعت گھڑلی اور اس پر عمل شروع کر دیا اور کہہ دیا کہ قرآن و سنت میں اس کی ممانعت نہیں آئی ایسا طرز عمل تو یہود و نصاریٰ کی نقل ہے"۔ (صفحہ ۴۱)

قارئین کرام!.........ہم پچھلے صفحات میں قرآن و حدیث اور وہابی مولویوں کے حوالہ جات سے ثابت کر چکے ہیں کہ جس کام کی شریعت میں ممانعت نہ ہو وہ کام مسلمانوں کیلئے جائز ہے۔ اب مولوی صاحب سے پوچھیے! کہ قرآن و حدیث میں یہ جو حکم دیا گیا ہے یہ معاذ اللہ یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم نے یہود و نصاریٰ کے طریقے پر عمل کیا ہے؟ کیا تمہارے مولویوں نے یہود و نصاریٰ کی نقل اتاری ہے؟ صفحہ ۴۲ پر لکھی گئی روایت اور شعر کو اپنی

جماعت پر فٹ کرلیں......... کہ من تشبہ بقوم فھو منھم جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ اسی (قوم) میں ہوگا...... اور

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدّن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

سوموار کو روزہ رکھیں یا لنگر پکائیں؟..........

حضور اکرم ﷺ ہر سوموار کو روزہ رکھتے تھے جب آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا:

ذلک یوم وُلدتُ فیه — اس دن میرا میلاد ہوا تھا

مسلم ۱/۳۶۸، مشکوٰۃ ۱۷۹

یعنی میں اپنے میلاد کی خوشی میں روزہ رکھتا ہوں ...... اس حدیث پاک کی روشنی میں اہلسنت و جماعت کا موقف یہ ہے کہ سوموار کے دن روزہ رکھ کر حضور ﷺ نے اپنی ولادت کو منایا تو ضرور ہے لیکن امت کو اس روزے پر مجبور بھی نہیں کیا اور یہ بھی نہیں فرمایا کہ اے مسلمانو! ...... تم پر یہ روزہ رکھنا منع ہے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ حضور ﷺ کے میلاد والے دن روزہ رکھنا کارِ ثواب ہے اگر کوئی رکھ لے تو ٹھیک اگر کوئی نہ رکھے تو اسے کسی قسم کا گناہ وغیرہ نہیں ہوگا...... اس حدیث سے میلاد منانے کا ثبوت ملتا ہے اور دوسرے دلائل (جو پیچھے گزر چکے ہیں) میں نعمت پر خوشی منانے کا ذکر ہے اور کوئی کسی طریقہ اور انداز کو مقرر و متعین نہیں کیا گیا...... جس کا صاف نتیجہ یہ ہے کہ میلاد والے دن روزہ رکھنا بھی جائز ہوا اور روزہ چھوڑ کر محفل و جلسہ منعقد کر کے، ذکر و اذکار کر کے لنگر کھانا پکا کر بھی خوشی کا اظہار ہو سکتا ہے......... اگر کسی ایک طریقہ کو مخصوص کریں تو یہ قرآن و سنت کے برعکس بھی ہے اور فضل الرحمٰن صدیقی کے نزدیک بدعت عظمیٰ اور بدعت ظلماء بھی ہے جس کی تو

یہ آدمی پر فرض ہے.......

لیکن مولوی صدیقی صاحب اپنے قانون کا خون کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اہل بدعت حضور کی مخالفت میں میلاد والے دن روزہ رکھنے کی بجائے سارا مہینہ لنگر شریف پکاتے ہیں اور بڑی دھوم دھام سے کھاتے اور کھلاتے ہیں یعنی اہل بدعت کا عمل حضورﷺ کی سنت کی مخالفت میں ہے" (صفحہ:۴۳)

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

اگر آپ کا یوم ولادت "عید میلاد" ہوتا تو آپ اس دن روزہ کی سفارش نہ کرتے" (صفحہ۴۴)

اسکے بعد اللہ تعالی کی نافرمانی اور حضورﷺ کی سنت سے روگردانی نہ کرنے کی آیات وروایات سنانا شروع کردیں........لیکن اتنا بھی نہ سمجھ پائے کہ:

☆ جب میلاد والے روزہ رکھنا ضروری نہیں تو اس سے سنت کی مخالفت کیسے ہوگئی؟

☆ جب قرآن وحدیث سے نعمت اور احسان والے دن خوشی منانے کا ثبوت ہے تو لنگر پکانا اور کھانا کھلانا کس طرح ناجائز ہوگیا؟

صدیقی صاحب کو چیلنج:

پھر مولوی صاحب نے زبردست جھوٹ بولا کہ حضورﷺ نے میلاد والے دن روزہ رکھنے کی سفارش کی.....ہمارا کھلا چیلنج ہے مولوی فضل الرحمٰن صدیقی کو وہ کسی حدیث کی کتاب سے دکھائیں کہ کس حدیث میں میلاد والے دن روزے کی سفارش کی گئی ہے؟..... جس کتاب سے یہ الفاظ دکھا ئیں گے ہم وہی کتاب آپ کو بطور انعام پیش کریں گے.....لیکن

یہ منہ اور مسور کی دال!

صدیقی صاحب نے یہ بہتان صرف اس لئے گھڑا تا کہ ثابت کیا جائے کہ اہل سنت حضورﷺ کے فرمان کو نہیں مانتے جو کہ سراسر غلط اور بالکل جھوٹ ہے۔........ظالمو!......اگر تمہارے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ حضورﷺ نے میلاد والے دن روزہ رکھنے کی سفارش کی ہے تو بتاؤ!........ کتنے وہابی جو اس حدیث پر عمل کرتے ہیں میلاد کے دن روزہ رکھتے ہیں؟.....کیا تم نے کبھی اس سنت کو زندہ کیا ہے؟........ کتنے ظالم اور مکار ہو کہ نام اہل حدیث رکھتے ہو اور سنت مبارکہ کی مخالفت کرتے ہو.........

گویا نام نظر حسین لیکن آنکھ سے اندھا

یا اس حدیث پر عمل کر کے دکھاؤ ورنہ اپنا نام اہل حدیث نہیں بلکہ مخالف حدیث رکھ لو!.........

آیت قرآنی میں ظالمانہ معنوی تحریف:

لوگ سمجھتے ہیں قرآن وحدیث میں ردّ و بدل کرنا لفظی اور معنوی تحریف کرنا شیعوں، مرزائیوں اور پرویزیوں کا کام ہے.....لیکن یاد رہے کہ وہابی مولوی بھی اس فن میں خوب ماہر ہیں.....اس کی ایک مثال مزید دیکھ لیں!.....مولوی صدیقی صاحب نے اہل سنت وجماعت کو بدعتی ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور صرف کیا، احادیث مبارکہ میں کانٹ چھانٹ اور اپنے طرف سے ملاوٹ کی لیکن بات نہ بنی اب مولوی صاحب نے قرآن پاک کی طرف ہاتھ بڑھایا.....لفظی تحریف تو نہیں کر سکتے لیکن معنوی تحریف کا ذوق یوں پورا کیا کہ کافروں اور بے ایمانوں کے خلاف نازل کی گئی آیت کو میلاد منانے والے سنیوں پر چسپاں کر دیا.....گویا ان کو بھی کافروں اور بے ایمانوں کے ساتھ ملا دیا۔ معاذ اللہ........اور بے وقوفی یا چالاکی کا اظہار یوں کیا

کہ آدھی آیت کا ترجمہ کردیا اور بقیہ الفاظ کو چھوڑ دیا........ ملاحظہ فرمائیں آیت اور ترجمہ!.........لکھتے ہیں:

و املی لھم ان کیدی متین......میں ان (اہل بدعت) کومہلت دیئے جارہاہوں (صفحہ۴۳)

اوّل تو"**اُملی لھم**" کواہل بدعت کے لئے استعمال کرنا قرآن کی تحریف معنوی ہےاور نمبر دواگر صدیقی صاحب کواپنے اسی معنی پر اصرار ہے تو چلوان کی مرضی......ہم انہیں اس آیت سے نکالنا بھی نہیں چاہتے کیونکہ پچھلے صفحات میں وہ بدعتی اور قرآن وحدیث کے منکر ثابت ہو چکے ہیں ان کا ترجمہ انہیں مبارک ہو.........

اے محرِّ فِ قرآن!..... اپنی اوقات پہچان!.....

خداواسطے کا بَیر:

اب تک مولوی صاحب یہ کہتے رہے ہیں کہ میلاد والے دن (سوموار کو) کھانا پکانا خلاف سنت ہے........جب لندن، برمنگھم اور مانچسٹر کے مسلمانوں کا طرز عمل دیکھا کہ وہ تواتوار کو میلاد شریف مناتے ہیں........اپنے محبوب اکرم ﷺ کی آمد پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے لوگوں کو اکٹھا کرتے ہیں، فرحت ومسرت کا اک سماں باندھا ہوتا ہے..... پیارے آقا ﷺ کے میلاد کے موقع پر لنگر شریف کا اہتمام ہوتا ہے اور لوگ عشق ومحبت اور ذوق وشوق کا سامان کرتے ہیں .....اب چاہئیے تو یہ تھا کہ مولوی صاحب اپنا اعتراض واپس لے لیتے کہ چونکہ یہ اہتمام سوموار کو نہیں ہوتا لہذا خلاف سنت نہیں.....لیکن جن لوگوں کا مقصد میلاد شریف کی مخالفت کرکے اپنی دوکانداری چلانا ہو.....انہیں میلاد کا پروگرام کب برداشت ہوتا ہے.....اگر میلاد شریف کی مخالفت نہ کریں تو دنیا کا مال ودولت کیسے کمائیں.....اپنی جماعت میں نام کیسے پیدا کریں..... ایک یہ ہی تو ذریعہ ہے دنیا والوں کے سامنے اپنے مصنوعی تقدس کو برقرار رکھنے کا.....اس لئے

میلاد شریف سے خدا کے واسطے کا بیر مول لے رکھا ہے..... یہ خدا کے واسطے کا بیر ہی تو ہے کہ اگر ہم سوموار کو خوشی کریں تو بلا وجہ اسے خلاف سنت کہہ دیتے ہیں..... اگر کوئی اتوار کو خوشی منائے تو پھر سوکنوں کی طرح یوں خباثت بکتے ہیں کہ:

"بدعتی لوگ ہر اتوار کو لنگر شریف پکائیں اور دھوم دھام سے کھائیں۔
سوموار کو میلاد منانے سے خود ساختہ "عاشقان رسول" کی دیہاڑیاں مرتی ہیں"۔ (صفحہ نمبر ۴۴)

ہم نے سوکنوں کی مثال اس لئے دی ہے کیونکہ وہ بھی ایک دوسری سے اتنی تنگ دل اور الرجک ہوتی ہیں کہ اگر ایک کے بیٹے کا رنگ گورا بھی ہو اور ناک اونچی بھی ہو لیکن کوئی اس کی تعریف کر بیٹھے تو کب گوارا ہوتی ہے..... کہتی ہے: ہاں! رنگ تو گورا ہے لیکن اسے جچا نہیں، ناک تو اونچی ہے لیکن چونچ زیادہ نکلی ہوئی ہے..... یہی حال مولوی فضل الرحمٰن کا ہے کہ اگر کوئی سوموار کو میلاد کرے تو خلاف سنت ہونے کا شکوہ کرتے ہیں اور اگر کوئی اتوار کو میلاد کا پروگرام کرے تو "دیہاڑیاں" مرنے کا طعنہ دیتے ہیں......... اصل میں یہ حسد و عناد کا مجسمہ ہیں......... اس رذیل واحمق کو معلوم نہیں کہ پاکستان میں میلاد پاک پر تو "دیہاڑیوں" کی "دیہاڑیاں" قربان اور مال و منال نثار کیا جاتا ہے..... لیکن:

آنکھ والے تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

میلاد کی تقریب مان گئے:

مولوی فضل الرحمٰن صدیقی نے میلاد شریف کو بدعت، ناجائز، یہود نصاریٰ کی نقل اور نجانے کیا کچھ ثابت کرنے کے لئے کتنے پاپڑ بیلے لیکن کچھ نہ ہو سکا...... بالآخر انہیں بھی لکھنا پڑا

کہ:

"حضور نے اپنے یوم میلاد کی تقریب خود بتادی ہے" (صفحہ۴۴)

اب پوچھنے والی بات یہ ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ نے اپنے میلاد پاک کی تقریب (پروگرام) خود بتا بھی دی ہے تو وہابی حضرات کا اس تقریب (پروگرام) کو نہ اپنانا کس بات کا خماز و آئینہ دار ہے؟ کیا وہابی لوگ حضور ﷺ کے فرمان پر بھی عمل نہیں کرتے؟ کیا ان لوگوں کا مشغلہ یہی ہے کہ احادیث مبارکہ کی مخالفت کی جائے؟ کیا وہابی حضرات کا منشور و دستور یہی ہے کہ سنت طیبہ کے برعکس چلا جائے؟..... اپنے مولویوں کے دن تو منائیں جائیں لیکن حضور ﷺ کے بتانے پر آپ ﷺ کے دن کو منانا، ناجائز اور یہود و نصاریٰ کی نقل قرار دی جائے؟.....

قارئین کرام!..... آپ سوچتے ہوں گے کہ جب یہ لوگ مانتے بھی ہیں کہ حضور ﷺ نے اپنے ولادت والے دن کو منایا بھی ہے اور اس دن تقریب منعقد کرنے کو بتایا بھی ہے لیکن پھر یہ لوگ حضور ﷺ کے مبارک طریقہ پر عمل کیوں نہیں کرتے؟..... تو حضرات! اصل بات یہ ہے کہ ان لوگوں کو ان کی گستاخیوں، بے ادبیوں اور شوخ چشمیوں کی وجہ سے سرور کائنات، فخر موجودات حضرت محمد مصطفے ﷺ کے میلاد پاک کی عظمتوں، برکتوں اور نوازشوں سے محروم رکھا گیا ہے..... جس طرح ابلیس سب کچھ جاننے کے باوجود اس دن کی خوشی سے محروم رکھا گیا اور وہ اس دن دھاڑیں مار مار کے روتا اور چیختا چلاتا رہا اور اس خوشی میں شامل نہ ہو سکا اس طرح ابلیس کے چیلے بھی ماننے کے باوجود اس خوشی اور برکت کو حاصل نہیں کر سکتے.....

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاوّل
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

تیسری عید پر جاہلانہ چیلنج:

پوری وہابی پارٹی اکثر شور وغوغا کرتی رہتی ہے کہ اسلام میں تو صرف دو عیدیں ہیں..... تیسری عید کی کوئی گنجائش نہیں.....لیکن آج تک پوری برادری کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ وہ ایک آیت یا ایک حدیث ہی پیش کر دیں......جس میں ان کے دعوے کی صداقت موجود ہو.....مولوی فضل الرحمٰن بھی اسی جہالت و لاشعوری کی اندھیر نگری میں ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں.....اسی جہالت کو دوہراتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "معلومات میں اضافہ کے لئے عرض ہے کہ اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں تیسری عید کا کوئی وجود نہیں اور ہمارا چیلنج ہے ھاتوا برھانکم ان کنتم صدقین اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل پیش کرو" (صفحہ ۴۵)

اس جاہلانہ چیلنج پر جمعیت اہل حدیث کے ارکان اور اسکے امیر مولوی صہیب حسن شاہد بغلیں بجا رہے ہوں کہ ہمارے مولوی نے خوب چیلنج کیا ہے.....ان کے فاسد گمان میں شائد مولوی فضل الرحمٰن نے کوئی معرکہ سر کر لیا ہو.....لیکن حقیقت میں انہوں نے اپنی کتب احادیث سے بے بہری، احادیث مبارکہ سے بے خبری اور اپنی جہالت لابدّی کا ثبوت فراہم کیا ہے..... ہمارے کھلے چیلنجوں پر پوری وہابی برادری کو بولنے کی سکت نہیں کیونکہ ان میں صداقت وحقانیت جیسی کوئی چیز نہیں.....اب دیکھو! ہم اپنی صداقت کا ثبوت دیتے ہوئے مولوی فضل الرحمٰن کے چیلنج کارڈ کس طرح کرتے ہیں.....

اسلام میں کتنی عیدیں ہیں؟

مولوی صاحب!.....سینے پر ہاتھ رکھ کر سنیئے!

ہر جمعہ مسلمانوں کی عید ہے..... (بخاری ۸۳۵/۲، ابن ماجہ ۷۸، مشکوۃ ۱۲۳)

اور اس بات کو تم نے خود مانا ہے کہ:

"جمعہ کا روز پورے سال میں باون (۵۲) مرتبہ آتا ہے اس طرح مزید باون عیدیں ہونگیں" (صفحہ ۴۵)

یہ جملہ لکھ کر آپ نے اپنے چیلنج کے خود ہی بخیئے ادھیڑ دیئے ہیں..... اور اس سے آپ کے دماغی توازن بگڑنے کا بھی خوب پتہ چل جاتا ہے.....

☆ جب قرآن کریم کی ایک آیت:

الیوم اکملت لکم دینکم... (الخ) اتری تو اس دن کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے عید قرار دیا... (ترمذی ۱۳۰/۲، مشکوٰۃ ۱۲۱)

☆ اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے تمام ایام تشریق (۹ ذوالحجہ سے ۱۳ ذوالحجہ تک) کو عید قرار دیا ہے..... (ترمذی ۹۶/۱، ابوداؤد ۳۲۹/۱، نسائی ۳۸/۲، دارمی ۳۵۵/۱، مسند احمد ۱۵۲/۴)

☆ بلکہ وہابی مناظر مولوی عبدالقادر روپڑی کی سرپرستی میں شائع ہونے والا وہابی حضرات کا ترجمان رسالہ "ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث لاہور" نے مومن کی پانچ عیدیں مزید گنوائی ہیں:

(نمبر۱) جس دن بندہ گناہ سے محفوظ رہے۔

(نمبر۲) جس دن خاتمہ بالخیر ہو۔

(نمبر۳) جس دن پل سے سلامتی کے ساتھ گزرے۔

(نمبر۴) جس دن جنت میں داخل ہو۔

(نمبر۵) جب پروردگار کے دیدار سے بہرہ یاب ہو۔

ملاحظہ ہو (۱۷ مئی ۱۹۶۳ء، بحوالہ جشن میلاد نا جائز کیوں؟)

مولوی صاحب دیکھ لیا؟..... آپ تیسری عید پر چیں بچیں ہو رہے تھے یہاں ساٹھ (۶۰) سے بھی بڑھ کر عیدیں ثابت ہو رہی ہیں..... اب ماتم کیجئے اپنی جہالت وحماقت کا۔

تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کرگیا
ورنہ گلشن میں علاج تنگیٔ داماں بھی تھا

احمقانہ سوالات اوران کے جوابات:

اہل سنت و جماعت میں سے بعض حضرات میلاد النبی ﷺ کی خوشی کو لفظ جشن سے تعبیر کرتے ہیں اور بعض حضرات اس خوشی و مسرت کے لئے لفظ عید کا اطلاق کرتے ہیں..... وہابی حضرات "عید میلاد النبی ﷺ" کے جملہ سے خاصے آگ بگولہ ہوجاتے ہیں اتنے حواس باختہ ہوتے ہیں کہ جوش میں ہوش کھوکر نہائت احمقانہ سوالات کی بوچھاڑ شروع کردیتے ہیں مثلاً:

☆ اگر میلاد النبی (ﷺ) عید کا دن ہے تو اس میں نماز عید کیوں نہیں پڑھی جاتی؟

☆ پھر عید میلاد والے دن روزہ کیوں رکھا جاتا ہے؟

☆ اگر دوسری عیدوں (عید الفطر، عید الاضحیٰ) پر اس طرح جھنڈیاں، چراغاں نہیں ہوتا، لنگر شریف نہیں پکتے (حالانکہ لوگ عیدوں پر ایک دوسرے کی دعوت پکاتے ہیں) تو اس عید پر ایسا کیوں ہوتا ہے؟

☆ جب جمعہ کو عید کہا جاتا ہے تو جمعہ پر یہ سارا انتظام و انصرام کیوں نہیں کرتے؟

اب ہم وہابی حضرات سے پوچھیں گے کہ:

☆ جب عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے علاوہ احادیث مبارکہ سے اور کئی عیدیں بھی ثابت ہوگئی ہیں تو تم ان عیدوں میں عید فطر اور عید قربان جیسے معاملات کیوں نہیں کرتے؟

☆ ان میں نماز عید اور جانور قربان کیوں نہیں کیے جاتے؟

☆ ان میں دونوں عیدوں کی طرح غسل، اچھے کپڑے اور چہل پہل کیوں نہیں ہوتی؟

☆ ان میں دعوتیں کیوں نہیں پکتیں؟

☆ جب ساری امت جمعہ کے دن کو عید مانتی ہے اور احادیث مبارکہ سے اس کا ثبوت بھی موجود ہے تو جمعہ کے دن کو چھوٹی اور بڑی عید کا سا سماں کیوں نہیں ہوتا؟

ظالمو! جب تم باقی عیدوں پر دونوں عیدوں جیسا انتظام و انصرام نہیں کرتے تو ہم سے مطالبہ کیوں کرتے ہو؟..... ہے نا جاہلوں اور احمقوں والا انداز؟..... پہلے اپنے دامن کو صاف کرلو پھر ہم پر بھی اعتراض کر لینا:.....

جس بت کی محبت میں دیوانے پھرے برسوں
اس بت نے ہی رسوا سرِ بازار کیا

جشن میلاد النبی ﷺ کو عید کہنے کی وجہ:

قارئین کرام!...... یہ بات ذہین نشین رہے کہ، یوم میلاد النبی ﷺ کو ہم عید کیوں کہتے ہیں......

اسکی وجہ یہ ہے کہ عید کا لفظ خوشی اور مسرت پر بولا جاتا ہے..... جسطرح کسی آدمی کو مال و دولت، اور اولاد و کاروبار مل جائے تو بولتے ہیں آج اسکی عید ہوگئی...... معلوم ہوا خوشی اور مسرت والے دن کو عید کے نام سے تعبیر کیا جاسکتا ہے... جس طرح عربی، اردو لغت اور مفسرین و محدثین کی کتب میں موجود ہے...... چنانچہ

علامہ پانی پتی لکھتے ہیں:

العید السرور بعد الغم — یعنی غم کے بعد خوشی ملنے کو عید کہتے ہیں

و قیل یوم السرور — اور خوشی والے دن کو بھی عید کہا جاتا ہے

(تفسیر مظہری ۳/۲۰۵)

اسی طرح علامہ آلوسی فرماتے ہیں:

ویطلق علی نفس السرور العائد یعنی ہرلوٹنے والی خوشی کوعید کہا جاتا ہے۔

(تفسیر روح المعانی جلد۶، جزء ۶۱/۷)

علامہ خازن فرماتے ہیں:

والعید یوم السرور خوشی کے دن کوعید کہتے ہیں۔

(تفسیر خازن ۵۰۶/۱)

علامہ علی قاری فرماتے ہیں:

یستعمل العید فی کل یوم فیه مسّرة عید کالفظ ہراس دن کے لیئے بولا جاتا ہے جس میں کوئی خوشی اور مسرت ہوتی ہے۔

(مرقاۃ شرح مشکوۃ ۵۶/۴)

اسی طرح اردو لغت کی کتب میں عید کے مندرجہ ذیل معنی ذکر کئے گئے ہیں:

۱) لغوی معنی جو بار بار آئے۔

۲) مسلمانوں کے جشن کا روز، خوشی کا تہوار۔

۳) نہایت خوشی (کفائت اردو لغت، صفحہ ۵۵۷)

فیروز اللغات میں ہے:

لغوی معنی جو بار بار آئے، مسلمانوں کے جشن کا روز، خوشی کا تہوار، نہائت خوشی

(صفحہ ۹۰۸)

خوشی والے دن کوعید کہنے کا ذکر قرآن مجید میں بھی موجود ہے.... جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں جب دعا مانگی کہ ہمارے لیئے آسمان سے پکا پکایا کھانا نازل فرما! .....اور جس دن وہ کھانا اترے گا وہ دن:

عیدا لا ولنا و اخرنا ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لئے عید ہو جائے گا.....

(المائدہ، ۱۱۴)

اس آئت کے تحت مفسرین نے لکھا ہے۔

ونزلت یوم الاحد فاتخذا لنصاریٰ عیدا — وہ کھانا اتوار کے دن نازل ہوا تو عیسائیوں نے اس دن کو اپنی عید بنالیا۔

(تفسیر کبیر ۱۲/۱۳۱)

دیکھ لیں حضرات!..... ہر خوشی والے دن کو عید کہا جاتا ہے اب اپنے دل سے پوچھیے کہ جب ہر چھوٹی موٹی خوشی پر عید کا لفظ بولا جا سکتا ہے تو محبوب اکرم ﷺ کے ملنے پر لفظ عید کو کیوں استعمال نہیں کیا جا سکتا؟..... جب آسمان سے کھانا اترے تو عید بن جاتی ہے تو جب سرور کائنات، فخر موجودات ﷺ تشریف لائیں تو وہ دن عید کیوں نہیں ہوسکتا؟..... اس محبوب ﷺ نے ہمیں کلمہ پڑھایا، ایمان عطا فرمایا، رب رحمان جل جلالہ کا پتہ بتایا، بھٹکے ہوؤں کو راہ راست پر قائم فرمایا، لوگوں کو گمراہیوں اور ذلتوں کے عمیق گڑھوں سے نکال کر عظمتوں اور رفعتوں کی بلندیوں پر فائز فرمایا، بتوں کے آگے جھکنے والوں کو اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے کا سلیقہ بتایا، جانی دشمنوں کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا، زندہ درگور ہونے والی لڑکیوں اور ذلت کی چکی میں پسنی والی عورتوں کو عزت و وقار کا تاج نصیب فرمایا اور بے شمار، لاتعداد اور ان گنت نعمتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے صرف آپ ﷺ کو بھیج کر احسان جتایا..... کیا حضور ﷺ کے اتنے احسانات میں سے کسی احسان و مہربانی پر خوشی نہیں ہوتی؟..... جب ہر خوشی پر عید کا لفظ بولنے پر کوئی اعتراض نہیں تو وہابی حضرات کو صرف آپ ﷺ کے یوم ولادت پر لفظ عید بولنے پر اعتراض کیوں سوجھتا ہے؟ صرف اسی پر سیخ پا کیوں ہوتے ہیں؟..... کیا انہیں حضور ﷺ کو رحمت کائنات اور شافع روز جزا ہونے پر کوئی خوشی مسرت نہیں ہوتی؟ لگتا ہے انہیں حضور ﷺ سے بغض اور عناد ہے اسی لئے صرف یوم میلاد النبی ﷺ پر اعتراضات کی بوچھاڑ کرتے ہیں..... لیکن وہ بتائیں کہ:

وہ حبیب (ﷺ) پیارا تو عمر بھر کرے فیض وجود ہی سربسر
ارے تجھ کو کھائے تپ سقر تیرے دل میں کس سے بخار ہے؟

جمعہ کو عید ماننے میں صدیقی صاحب کی پس وپیش:

قارئین کرام!.....ہم نے سابقہ صفحات میں احادیث مبارکہ سے ثابت کیا ہے کہ ہر جمعہ مسلمانوں کے لئے عید کا دن ہے.....اور اس حقیقت کو ہر مسلمان تسلیم کرتا ہے لیکن وہابی حضرات کے سرغنہ علماء یوم جمعہ کو عید ماننے سے کئی تو انکاری ہیں اور کئی زبردست پس وپیش کا شکار ہیں......جس کا نتیجہ بھی انکار ہی ہے.....مولوی فضل الرحمٰن صدیقی بھی اس کے انکاری ہیں..... اہل سنت وجماعت پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں تیسری عید کا کوئی وجود نہیں" (صفحہ ۴۵)

مزید لکھتے ہیں:

"فراشوی، مجددی، بریلوی صاحب جمعۃ المبارک کو تیسری عید کا درجہ دیتے ہیں"۔ (صفحہ ۴۵)

گویا مولوی صاحب نہیں مانتے.....لیکن یہ یاد رہے کہ مجددی صاحبان جو جمعہ کو عید کا درجہ دیتے ہیں وہ اپنے طرف سے نہیں بلکہ حدیث پاک کے حوالہ سے کہتے ہیں.....اگر آپ حدیث کو نہیں مانتے تو ٹھیک ہے کردیں انکار.....لیکن آپ کے اس عمل سے اتنی بات تو معلوم ہو جائے گی کہ جو لوگ جمعۃ المبارک جیسی مسلمہ عید کو نہیں مانتے وہ اگر عید میلاد النبی ﷺ کا انکار کردیں تو ان پر کوئی افسوس نہیں.....انہوں نے تو اپنے مسلک کو بچانا ہے.....حدیث پاک پر عمل کرنے کے لئے کیا صرف یہی رہ گئے ہیں.....ان کا اعلان تو گویا یہ ہے:

حدیث نبی (ﷺ) چھوڑیں گے، وہابی مسلک کیوں چھوڑیں؟
وفا کی رسم کا یہ سلسلہ توڑیں تو کیوں توڑیں؟

برزخی زندگی پر دلائل

زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں حق کے نام پر
اللہ! اللہ! موت کو کس نے مسیحا کر دیا

کیا حضور اکرم ﷺ کو زندہ دفن کر دیا گیا؟

اہل سنت و جماعت کا قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام اپنی اپنی قبور مقدسہ میں زندہ و پائندہ ہیں۔ نمازیں بھی ادا فرماتے ہیں اور انہیں جو رزق ملتا ہے اسے تناول بھی فرماتے ہیں۔ وہابی حضرات کے اکابر بھی ہماری اس بات کی تائید کرتے ہیں۔ لیکن اکثر وہابی اپنی جہالت و بے شعوری کا اظہار کرتے ہوئے اہل سنت و جماعت کے اس نظریہ پر اعتراض و انکار کرتے ہیں۔ مولوی فضل الرحمٰن صدیقی نے بھی انہیں گھسی پٹی لغویات اور فرسودہ اعتراضات کا اعادہ کیا ہے..... لکھتے ہیں:

" کیا محسن انسانیت و انسان کامل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو اہل بیت اور جلیل القدر صحابہ کرام کی عظیم جماعت کی موجودگی میں زندہ قبرؔ دفنا دیا گیا تھا؟" (صفحہ ۴۶)

مزید لکھتے ہیں:

" کیا کوئی مسلمان یہ سوچ سکتا ہے کہ صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ کو قبر میں زندہ دفن کر دیا ہوگا" (صفحہ ۴۸)

اس کے بعد مولوی صاحب نے ان آیات اور روایات کے حوالے دینے شروع کر دیے جن میں حضورﷺ کی وفات مبارکہ اور انتقال باکمال کا ذکر ہے اس جاہل اور بے وقوف مصنف سے ہم پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ:

قرآن کریم کا فیصلہ ہے کہ جو لوگ اللہ کے رستے میں قتل ہو جائیں انہیں مردہ مت سمجھو

بل احیاء عند ربھم یرزقون	بلکہ وہ زندہ ہیں اور
(آل عمران، ۱۶۹)	اپنے رب کے ہاں
	رزق دیے جاتے
	ہیں۔

اب بتایئے!.....

☆ کیا حضورﷺ کے زمانہ مبارکہ سے لیکر اب تک تمام شہیدوں کو قبروں میں دفن کیا جاتا رہا؟

☆ کیا حضور اکرمﷺ نے جنگ بدر اور جنگ احد و دیگر معرکوں میں شہید ہونے والے صحابہ کرام کو دفن نہیں فرمایا؟ کیا آپ انہیں زندہ دفن کرتے رہے ہیں؟

☆ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت مولا علی و دیگر ادوار صحابہ و تابعین، محدثین و مفسرین میں جو مسلمان شہید ہوتے رہے ہیں انہیں کسی نے بغیر دفن کے نہیں چھوڑا، ہر دور میں شہداء کرام کو دفن ہی کیا جاتا رہا ہے تو کیا ان تمام حضرات نے شہدوں کو قبروں میں زندہ دفن کر دیا تھا؟

☆ اور مزید سنیے!..... وہابی حضرات بھی بڑے طمطراق سے کہتے ہیں ہماری جماعت میں فلاں فلاں حضرات شہید ہوئے ہیں..... قلعہ لچھمن سنگھ لاہور میں بم پھٹنے والا واقعہ تو زبان زد عام و خاص ہے..... جس کے وقوعہ کے بعد وہابی مولوی چلا چلا کر کہتے تھے کہ اس دھماکے میں مرنے والے ہمارے مولوی شہید ہیں..... اور شہید زندہ ہوتے ہیں..... اب سوال یہ ہے کہ آپ

کی جماعت نے ان "شہیدوں" کو دفن کیا تھا یا اپنے گھروں میں رکھ لیا تھا؟ دفن ہی کیا تھا نا!.....تو تم نے اپنے "شہیدوں" کیساتھ کتنی غداری و جفا کاری کا ثبوت دیا! کہ انہیں زندہ در گور کر دیا......

الجھا ہے پاؤں صدیقی کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

قبروں میں سب لوگ زندہ ہیں.....اپنے پاؤں پر کلہاڑی:

قارئین کرام!.....مولوی فضل الرحمٰن اوران کی وہابی برادری ہم سے اس لئے بھی ناراض ہے کہ ہم انبیاء کرام اور بالخصوص حضور (ﷺ) کو ان کے مزارات طیبہ اور قبور مقدسہ میں زندہ مانتے ہیں.....اس وجہ سے وہ ہم پر کئی قسم کے فتوے بھی جڑتے ہیں.....لیکن واہ رے انقلاب زمانہ!.....انبیاء کرام کی زندگی مبارک کا انکار کرنے والوں نے ہر قبر والے کو زندہ مان کر اپنے گلے میں خود ہی ذلت ورسوائی کا پھندا ڈال لیا ہے.....مولوی صدیقی صاحب اپنے اصول کا خون کرتے ہوئے اپنے پاؤں اور مذہب پر یوں کلہاڑی چلاتے ہیں:

"موت اختتام زندگی کا نام نہیں بلکہ ابدی زندگی کا آغاز ہے، تبدیلی مکان کا نام ہے۔ ایک عارضی دنیا سے دائمی دنیا میں منتقل ہونا ہے۔ موت مومن کے لئے ابدی زندگی کا پروانہ ہے" (صفحہ ۴۷)

مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی انسان جب مرجاتا ہے تو اس کی زندگی ختم نہیں ہوتی اسے تو ابدی زندگی مل جاتی ہے.....لوگ اسے مردہ کہتے ہیں وہ تو چارپائی پر پڑا غسل والے تختے پر موجود اور کفن میں ملبوس مردہ تو نہیں ہوتا زندہ ہوتا ہے.....گویا کہہ رہے ہیں کہ لوگ مردے کا نہیں زندے کا جنازہ اٹھا کر لے جاتے ہیں.....نماز جنازہ بھی زندہ کی ہوتی ہے کیونکہ جسے سامنے رکھا ہے وہ مردہ

نہیں.....نماز سے فارغ ہوکر اسے اٹھا کر قبر میں زندہ دفن کر دیتے ہیں.....کیونکہ موت سے آدمی مرتا نہیں زندہ ہوتا ہے.....دیکھ لیں!.....اس عبارت میں مولوی صاحب نے ہر مرنے والے کو زندہ کہا ہے.....تو وہابی لوگوں نے اپنے مولویوں، مفتیوں، عالموں، خطیبوں اور شیخ الحدیثوں کو قبر میں زندہ دفن کر دیا ہے؟.....اور آج تک جوان کے عزیز و اقارب، بہن، بھائی اور دیگر دوست و احباب مر گئے ہیں تو یہ انہیں زندہ ہی دفن کر دیتے ہیں؟.....کیونکہ ان کے نزدیک موت مرنے کا نام نہیں زندہ ہونے کا نام ہے.....

حضرات!..... ایمانداری اور دیانتداری سے فیصلہ کریں کہ اگر ہم اہلسنت و جماعت "حیاۃ فی القبر" کو مانیں تو ہم پر فتووں کی مشین گن کھول دی جاتی ہے اگر وہابی لوگ ہر مرنے والے (ایرے غیرے نتھو خیرے) کو زندہ مانیں تو ان پر ان فتووں کی زد کیوں نہیں پڑتی؟.....

کچھ نہ صیاد کا شکوہ نہ گلچیں کا گلہ
اپنے ہاتھوں سے جلایا نشیمن اپنا

موت کا انکار کس نے کیا؟

اہل سنت و جماعت اس بات کے قائل ہیں کہ انبیاء کرام پر وفات طاری ہوئی ہے ان کا انتقال ہوا ہے، ارواح مقدسہ اجساد منورہ سے نکلیں ہیں.....کیوں کہ ہر ذی روح کے لئے موت کا آنا خدا تعالیٰ کا قانون ہے.....لیکن ایک دفعہ موت کا قانون پورا ہونے کے بعد انہیں دوبارہ زندگی عطا فرمادی جاتی ہے.....اور وہ اپنی مقدس قبروں میں زندہ و پائندہ ہوجاتے ہیں غلاموں کا سلام سنتے ہیں اور انہیں جواب سے بھی نوازتے ہیں.....وہابی حضرات اس نظریہ پر بڑی لے دے کرتے ہیں.....حتی کہ بعض حضرات اہل سنت و جماعت پر اس بہتان کو بھی تھوپ دیتے ہیں کہ یہ سنی حضرات تو انبیاء بالخصوص حضور کی وفات کو ہی نہیں مانتے.....صدیقی صاحب نے بھی بعض

جگہ کچھ ایسا ہی تاثر دیا ہے..... حالانکہ یہ بالکل جھوٹ، سراسر غلط اور قطعاً بہتان ہے..... ہم انبیاء کرام کی وفات کے منکر نہیں اسپر چند حوالے پیش خدمت ہیں.......

☆ اعلحضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات حقیقی حسی دنیاوی ہے ان پر تصدیق وعدہ الٰہیہ کے لئے محض ایک آن کو موت طاری ہوتی ہے.....(الملفوظات حصہ سوم، صفحہ ۲۹)

☆ خلیفہ اعلحضرت علامہ مرادآبادی فرماتے ہیں:

تمام انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے ایک آن کے لئے ان پر موت آئی پر پھر زندہ ہو گئے۔ (کتاب العقائد صفحہ ۵)

☆ علامہ محمد شفیع اوکاڑوی لکھتے ہیں:

الحمدللہ ہم اہل سنت کل نفس ذائقة الموت اور انک میت و انهم میتون پر ایمان رکھتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی روح اقدس کے قبض ہونے کے قائل ہیں....(ذکر جمیل صفحہ ۵۲)

☆ علامہ سعید احمد اسعد لکھتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ پر قانون موت طاری ہوا اور آپ ﷺ کو غسل دیا گیا، کفن پہنایا گیا، درود و سلام کی شکل میں جنازہ بھی پڑھا گیا اور قبر انور میں بھی دفن کیا گیا یہ تمام باتیں حق اور صحیح ہیں۔

(حیاۃ النبی، صفحہ ۸۷)

☆ علامہ سید شاہ تراب الحق قادری لکھتے ہیں:

انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں اسی طرح حقیقی طور پر زندہ ہیں جیسے دنیا میں..... اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق ان پر ایک

آن کے لیے موت طاری ہوئی۔ (اسلامی عقائد صفحہ ۲۳)

ان تحریروں کے علاوہ ہماری سیرت پر لکھی گئی تصانیف، فتاوٰی جات اور عقائد کے عنوان پر تالیفات میں اس بات کو بخوبی اور کھلے لفظوں سے مانا اور بیان کیا گیا ہے..... یہ تمام حوالہ جات و عبارات اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اہل سنت و جماعت کے نزدیک انبیاء کرام علیھم السلام پر وفات کا قانون پورا ہوا ہے.....اب سینے پر ہاتھ رکھ کر سنیئے!..... مولوی فضل الرحمن نے سرے سے موت کا ہی انکار کر دیا ہے.....موت کی تعریف کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"موت کیا چیز ہے؟ موت اختتامِ زندگی کا نام نہیں بلکہ ابدی زندگی کا آغاز ہے"۔ (صفحہ ۴۷)

آج تک علماء اسلام یہی بتاتے رہے ہیں کہ جسم سے روح کے نکلنے کا نام موت ہے اور ظاہر ہے جب بدن انسانی سے روح نکل جائے تو زندگی کا اختتام لازمی امر ہے.....لیکن صدیقی صاحب اس بات کو نہیں مانتے.....انہیں اپنی بات پر اصرار ہے.....لیکن ہم ان سے یہ پوچھنے کی جرات کر رہے ہیں کہ آپ نے جو موت کا معنی بتایا ہے یہ:

☆ قرآن مجید کی کونسی آیت میں لکھا ہے؟

☆ یہ حدیث شریف کی کون سی کتاب میں موجود ہے؟

☆ صحابہ کرام میں سے کسی صحابی نے موت کا یہ معنی بیان فرمایا ہے؟

☆ تابعین، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین میں سے کس نے اس معنی کو ذکر کیا ہے؟

☆ محدثین و مفسرین شارحین اور صاحبان لغت میں سے کسی نے اس معنی کا ذکر کیا ہے؟

کہیں موت کے اس معنی کا نزول آپ پر تو نہیں ہوا؟..... آپ نے موت کا یہ معنی کر کے پوری امت کی تحقیق و توضیح کو چیلنج کیا ہے..... اگر موت سے آغاز زندگی ہوتا ہے تو پھر اسے موت کیوں کہتے ہیں؟.....اور یہ بھی بتایا جائے کہ جب عام لوگوں کی موت اختتام زندگی کا پیغام نہیں آغاز زندگی کا

مژدہ لاتی ہے تو پھر انبیاء کرام، شہدائے اسلام اور اولیاء اللہ ذی احترام کی موت سے زندگی کا اختتام کیوں ہو جاتا ہے؟..... ان کی زندگی کو ماننے سے ایمان، اسلام اور توحید میں فرق کیوں آجاتا ہے؟..... ظالمو!.... اگر ہم انبیاء کرام کے لئے وفات کا ثبوت مانیں تو پھر بھی مشرک، بدعتی اور گمراہ قرار پاتے ہیں اور تم سرے سے جسم سے روح کے نکلنے ہی کو تسلیم نہ کرو تو تمھارا ایمان، اسلام اور مسلک کیسے بچ سکتا ہے؟.....

اے چشم شعلہ بار ذرا دیکھ تو سہی!
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

انبیائے کرام اپنی قبور مقدسہ میں زندہ ہیں:

انبیاء کرم اپنی قبور مقدسہ اور مزارات منورہ میں زندہ ہیں اس پر بے شمار دلائل موجود ہیں..... چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

☆ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الانبیآء احیاء فی قُبور هم یُصلّون — انبیائے کرام اپنے قبور مقدسہ میں زندہ ہیں نمازیں (بھی) پڑھتے ہیں

(مجمع الزوائد ۸/۲۱۲، مسند ابی یعلی ۶/۱۴۷)

☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اکرم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالی نے زمین پر نبیوں کا جسم کھانا حرام کر دیا ہے.....

فنبیُّ اللّٰه حیّ یُرزق — تو اللہ کا نبی زندہ ہے اسے رزق

(بھی) دیا جاتا ہے (ابن ماجہ، صفحہ۱۱۹)

☆ حضور اکرم ﷺ جب معراج پر گئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے موسٰی علیہ السلام کو دیکھا وہ:

قائم یُصلّی فی قبرہ قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے

(مسلم۲/۲۶۸، نسائی۱/۱۹۵)

☆ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میرا دنیا میں رہنا بھی تمہارے لئے بہتر ہے اور یہاں سے چلا (وفات پا) جانا بھی تمہارے لئے اچھا ہے.....دنیا میں رہوں گا تو تمہاری اور میری گفتگو ہوگی اور اگر انتقال کر جاؤں تو تمہارے اعمال مجھ پر پیش کئے جائیں گے.....اس میں جو اچھا عمل ہوگا اس پر خوش ہوں گا اور جو برا عمل ہوگا اس پر میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگوں گا.....

(مجمع الزوائد۹/۲۷، زرقانی شرح مواھب۵/۳۳۷، طبقات کبریٰ۲/۱۹۴، کنز العمال۱۱/۴۰۷)

وہابی علماء کا اقرار:

ہماری اس گفتگو کی تائید خود وہابی علماء نے کی ہے چند اردو تراجم پیش خدمت ہیں:

قاضی شوکانی لکھتے ہیں:

محقق علماء کا یہ مؤقف ہے کہ حضور ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں اور امت کی نیکیوں سے خوش ہوتے ہیں، بے شک نبیوں کے جسم بوسیدہ نہیں ہوتے،

(نیل الاوطار۳/۲۸۲)

نواب صدیق حسن بھوپالوی لکھتے ہیں:

اسمیں کوئی شک نہیں حضور ﷺ اپنی قبر (انوار) میں زندہ ہیں۔

(السراج الوھاج ۱/۵۰۴)

مولوی اسماعیل سلفی لکھتے ہیں:

اس امر پر اتفاق ہے کہ شہداء اور انبیاء زندہ ہیں برزخ میں وہ عبادت تسبیح وتہلیل فرماتے ہیں ان کو رزق بھی ان کے حسب حال اور حسب ضرورت دیا جاتا ہے...... (تحریک آزادئ فکر صفحہ ۳۸۵)

نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں:

حضرات انبیآء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اپنی اپنی قبر میں زندہ ہیں......

(فتاویٰ علماء حدیث ۹/۲۸۲)

وحید الزمان لکھتے ہیں:

کل پیغمبروں کے جسم زمین کے اندر صحیح سالم ہیں آنحضرت ﷺ مع جسم صحیح وسالم ہیں اور قبر شریف میں زندہ ہیں۔

(سنن ابن ماجہ مترجم، صفحہ ۴۵۶)

محترم قارئین !....اب ان حوالہ جات اور وہابی علماء کی عبارات سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام بالخصوص حضور اکرم ﷺ اپنی وفات مبارکہ کے بعد اپنی قبر انور میں زندہ ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں اور امت کی نیکیوں پر خوشی کا اظہار بھی فرماتے ہیں......اب مولوی فضل الرحمٰن کو ہم سے پوچھنے کی بجائے اپنے ان علماء سے پوچھنا چاہیے کہ کیا صحابہ کرام اور اہلبیت پاک نے حضور اکرم ﷺ کو اور دیگر قوموں نے اپنے انبیاء کرام کو قبروں میں زندہ دفن کر دیا ہے؟.......

ستم گر تجھ سے امید وفا ہو گی جنہیں ہوگی
ہمیں تو دیکھنا ہے کہ تو ظالم کہاں تک ہے

حضور اکرم ﷺ کی شان میں مبالغہ کے بہتان کی حقیقت:

صفحہ نمبر ۴۹ پر شاطر اور دھوکہ باز مصنف نے ایک حدیث شریف کے حوالے سے (جسے وہابی مولوی عموماً اہل سنت کے خلاف پڑھتے ہیں) اس بات کا ڈھنڈورا پیٹا کہ جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں مبالغہ کیا ہے اس طرح حضور اکرم ﷺ کی شان میں مبالغہ نہ کرنا...... لیکن اس سیاہ باطن مصنف کو ہمیں یہ مشورہ دیتے ہوئے تھوڑا سوچ لینا چاہئے تھا کہ ہم سنی لوگ عیسائیوں کی طرح تو ایک طرف حضور ﷺ کی شان میں کسی قسم کا بھی مبالغہ وغیرہ نہیں کرتے..... عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہا تھا جبکہ ہمارے ہاں اس قسم کی شرکیات وکفریات کا کوئی تصور ہی نہیں...... ہمارے سادہ لوح عوام بھی اس نظریہ سے بھاگتے ہیں..... اور ہم اپنے کلمہ میں اکثر یہ الفاظ دہراتے ہیں:

واشهدان محمدا عبده و رسوله محمد مصطفیٰ اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں.....

نماز اور اذان کے الفاظ بھی قابل غور ہیں جو اس بات پر دلیل قاہر ہیں کہ ہم لوگ حضور اکرم ﷺ کو اللہ کا بیٹا وغیرہ نہیں مانتے اسکا پیارا رسول اور برگزیدہ بندہ مانتے ہیں...... اور یہ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو جو فضائل وکمالات اختیارات وعنایات، مدارج ومراتب اور محاسن ومقام مرحمت فرمائے ہیں...... انہیں ماننا شرک وکفر نہیں ایمان واسلام ہے...... جبکہ وہابی حضرات حضور اکرم ﷺ کی شان میں اسقدر گستاخانہ لہجہ، توہین آمیز انداز تنقیص آمیز جملے اور شوخ چشمانہ کلمات بولتے ہیں کہ جنہیں سن کر یہود وہنود بھی انگشت بدنداں ہو جاتے ہیں کہ یہ مسلمان ہیں جو اپنے آقا ومولا اور نبی اور رسول کے متعلق ایسی مغلظات وخرافات بک رہے ہیں...... لہذا ...... انہیں اس جسارت آمیز طور وطریقہ سے توبہ کرنی چاہیئے ...... کیونکہ

یہ وہ لمحہ ہے کہ اب بھی نہ اگر ہوش آیا
موت کو سامنے پاؤ گے جدھر جاؤ گے

کیا صاحب قبر لوگوں کے حالات جانتا ہے؟

یہ انسانی فطرت ہے "المرء یقیس علی نفسہ"..... آدمی جیسا خود ہوتا ہے دوسرے کو بھی ویسا ہی خیال کرتا ہے ......دھوکہ دہی، فتنہ بازی اور حقیقت کشی وہابی علماء کی عادت ہے وہ دوسروں کو بھی اپنی طرح سمجھتے ہیں...... چالاک مصنف اپنی فطرت کو اہل سنت کے ذمہ لگاتے ہوئے لکھتا ہے:

"یہ سادہ لوح اور بیچارے کم علم عوام کو بے وقوف بناتے ہیں کہ جس طرح ذائقہ چکھنا ذرا سی چیز کے لئے ہوتا ہے اسی طرح موت بھی لمحہ بھر کے لئے آتی ہے اور جوں ہی مردہ قبر میں دفن ہوتا ہے وہ دوسروں کے احوال و کیفیات سے پوری طرح باخبر ہوتا ہے حالانکہ یہ محض دھوکہ ہے.....

(صفحہ ۵۰)

اگر کوئی دھوکہ باز شیش محل میں چلا جائے اور اس بے وقوف کو ہر طرف اپنی شکل نظر آئے اس سے اگر وہ یہ سمجھ لے کہ میری طرح سارا شیش محل بھی دھوکہ بازوں اور بے وقوفوں سے بھرپور ہے تو اس کا یہ تصور اس کی بے وقوفی و پاگل پن پر مزید مہر لگائے گا..... جاہل و احمق مولوی صاحب نے کہہ دیا کہ: "یہ کہنا کہ مردہ زندوں کے حالات سے واقف ہے محض دھوکہ ہے" ہم اس بے وقوف اور جھوٹے کو گھر تک پہنچانے کے لئے چند احادیث پیش کر رہے ہیں کہ مردے زندوں کے حالات جانتے ہیں:

☆ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں مردے کے عزیز و اقارب اسے دفن کر کے جونہی پیچھے ہٹتے ہیں تو

اِنّه لَیسمع قرعَ نعالِهم .	وہ ان کے جوتوں کی
(بخاری ۱/۱۷۸، مشکوٰۃ ۲۴)	آہٹ (آواز) سنتا

ہے

☆ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لاتَفضحوا امواتکم بسَیّاٰت	اپنے برے اعمال کے
اعمالکم فانھا تُعرض علی	ذریعے اپنے مردوں کو
اولیآءِ کم من اھل القبور	رسوا نہ کرو اس لئے کہ
(روح المعانی ۱۴/۲۱۳ واللفظ الہ،	تمہارے اعمال تمہارے
احیاء العلوم ۴/۵۲۹)	قبر والے رشتے داروں
	پر پیش کئے جاتے ہیں

☆ اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنّ اعمالکم تُعرض علیٰ	تمہارے اعمال تمہارے
اقارِبکم واشا عرِکم من	مردوں پر پیش کئے جاتے ہیں
الاموات فاِنکان خیراً	...تو وہ (اچھے اعمال
اِستبشروا واِن کان غیر	پر) خوش ہوتے ہیں
ذالک قالوا اَللّٰھم لا تُمِتھم	اور برے اعمال
حتّٰی تھدیم کما ھَدیتنا	دیکھ کر ان کی
(روح المعانی، جزء ۱۴/۲۱۳ واللفظ الہ،	ہدائت و رہنمائی کی
زرقانی شرح مواھب ۵/۳۳۷،	دعا کرتے ہیں۔
مجمع الزوائد ۲/۲۳۰، شرح الصدور ۱۶۳)	

☆ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ:

جب کوئی شخص اپنے کسی واقف بھائی کی قبر کے پاس سے گزرتا ہے تو

فیُسلّم علیہ اِلّا عرفہ	اگر اسے سلام کہتا ہے تو

ورَدّ علیه السلام	(قبر والا) اسے پہچان
(شرح الصدور ۲۰۲ واللفظ الہ،	لیتا ہے اور اس کے سلام
احیاء العلوم ۴/ ۵۲۲،	کا جواب بھی دیتا ہے
کتاب الروح ۵۴،۵۵)	

محترم قارئین!.....ایک طرف ان حدیث مبارکہ کو رکھیں جن میں صراحت سے یہ ثابت ہے کہ مردہ زندوں کے حالات سے واقف و باخبر ہے اور دوسری طرف مولوی فضل الرحمٰن کا یہ فتویٰ رکھیں کہ مردوں کو زندوں کے حالات سے واقف سمجھنا لوگوں کو بے وقوف بنانا ہے اور محض دھوکہ ہے.....
اب ایمان داری سے بتایئے!.....کیا حضور ﷺ نے معاذ اللہ امت کو دھوکہ دیا ہے؟.....کیا آپ نے لوگوں کو بے وقوف بنایا ہے؟.....جو آدمی حضور اکرم ﷺ کے فرمودات و بیانات کو دھوکہ کہے اس کے متعلق اپنے ضمیر سے فتویٰ پوچھیں!........

تم ہی کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے

علامہ آلوسی کی دعوت فکر:

فضل الرحمٰن صدیقی اور ان جیسے دیگر سرکش اور منکرین عظمت مصطفوی ﷺ کو مفسر قرآن حضرت امام آلوسی علیہ الرحمۃ دعوت غور وفکر دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ:

والنَّبیُّ ﷺ لِاُمتہٖ بمنزلۃِ	نبی اکرم ﷺ اپنی
الوالدِ بل اَولٰی	امت کیلئے والد سے
(روح المعانی ۱۴/ ۲۱۳)	بڑھ کر مقام و مرتبہ
	رکھتے ہیں

یعنی جب عام رشتہ داروں پر اعمال پیش ہوتے ہیں تو جو ذات والد سے بڑھ کر ہے اس

(ذات عظیم الصفات) پر کیسے اعمال پیش نہ ہوں گے..

امام زرقانی کی وضاحت:

امام زرقانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

کہ عام لوگوں پر اعمال اجمالی طور پر پیش کیئے جاتے ہیں اور حضور اکرم کی بارگاہ عالیہ میں تفصیلی طور پر امت کے اعمال پیش کیئے جاتے ہیں۔ (شرح مواہب ۵/۳۳۷)

علامہ سید آلوسی اور امام زرقانی علیہ الرحمۃ کی یہ دعوت غور و فکر حقیقت حال سے آشنائی و آگاہی حاصل کرنے کیلئے کافی ہے...... لیکن اس شخص کیلئے جو خوف خدا اور شرم نبی کا حامل ہو...... جس آدمی کو قران و حدیث کا کوئی لحاظ و پاس نہ ہو وہ علامہ آلوسی و امام زرقانی کے علاوہ ساری امت ایک طرف ہو جائے وہ پھر بھی نہیں مانے گا.... جیسا کہ مولوی فضل الرحمٰن اور ان کی پارٹی کا طرز عمل ہے...... لیکن ان لوگوں نے انکار ہی کرنا ہے تو یہ محراب و منبر کے جانشین کیوں بنے بیٹھے ہیں؟.... مولویت و مسلمانی کا لبادہ کیوں اوڑھ رکھا ہے؟...... باڈر کراس کر کے اپنے بھائیوں کیساتھ مل کر وہ یہ کام بآسانی کر سکتے ہیں...... لہذا یہ لوگ پاکستان میں رہ کر مسلمان کہلا کر سچے مومنوں اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے سے باز آجائیں......

صدیقی صاحب کو "انٹرنیشنل کذّاب" ہونے پر نوبل پرائز:

قارئین کرام!...... مولوی فضل الرحمٰن صدیقی صاحب کذب بیانی، حقیقت کشی، بہتان بازی، الزام تراشی اور مکاری و عیّاری میں ید طولیٰ رکھتے ہیں.... دیگر وہابی علماء ان صفات سے پاک و صاف تو نہیں ہوتے لیکن صدیقی صاحب نے ان اوصاف پر کچھ خصوصی کورس کر رکھا ہے...... اسلیئے انکے ۵۷ صفحاتی کتابچہ کے تقریباً ہر صفحہ پر اس فن کا خوب بڑھ چڑھ کر مظاہرہ ہوا

ہے......بطور نمونہ ہم صرف ۵۰ سے ۵۳ تک کے چار صفحات کا حال پیش کرتے ہیں تا کہ آپ کو ہماری بات پر یقین ہو سکے اور آپ صدیقی صاحب کی مردہ دلی، بددیانتی اور دھوکہ دہی کی داد دے سکیں......

☆ صفحہ ۵۰ پر اہل سنت کو کہتے ہیں کہ:

"سادہ لوح اور بیچارے کم علم عوام کو بے قوف بناتے ہیں"....

☆ صفحہ ۵۱ پر لکھتے ہیں:

"رسول اکرم ﷺ اور دیگر لوگ جو جا چکے ہیں سب قیامت کے روز اپنی اپنی قبروں سے اٹھیں گے....اس مسئلہ میں تمام علماء متفق ہیں.....صحابہ کرام کے دور سے لے کر آج تک کسی نے اختلاف نہیں کیا سوائے مولوی احمد رضا خان اوران کے پیروکاروں کے"۔

☆ اسی صفحہ پر اعلحضرات پر بہتان لگاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"کوئی حقیقی بیٹا اپنی ماں کے بارے میں ایسی لغو بات نہیں کہتا جو احمد رضا خاں نے اپنے دینی ماؤں کے بارے میں کہی ہے"۔

☆ صفحہ ۵۲ پر لکھتے ہیں:

"شعیہ اور بریلوی عقائد ایک ہیں"

نماز میں غلطی اور اذان میں ملاوٹ کا بہتان اور دیگر الزامات لگانے کے ساتھ لکھتے ہیں:

"شیعہ حضرات امُ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کے دشمن، بریلوی بھی دشمن"

☆ مزید لکھتے ہیں:

"بریلوی حضرات قرآن اور حدیث پر مولوی احمد رضا خان بریلوی کی کتب کو ترجیح دیتے ہیں"

☆ دیگر بزرگوں کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے اعلحضرت نے وصال سے قبل چند وصیتیں فرمائیں جنہیں وصایا شریف کے نام سے شائع کیا گیا مولوی صاحب اسے فقہ کی کتاب قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وصایا شریف "رضاخانی فقہ کی مشہور کتاب ہے اور ہر بریلوی پر فرض ہے کہ وہ اس پر مضبوطی سے عمل کرے"۔ (صفحہ ۵۲)

☆ صفحہ ۵۳ پر کھانے پینے اور گانے بجانے کی ہندووانہ رسومات کو دین اسلام داخل کرنے کی ذمہ داری اہل سنت پہ ڈالتے ہیں.........

حضرات ملاحظہ فرمایا آپنے؟.... چار صفحوں پر مولوی صاحب کے بہتانات والزامات کی محتاط تعداد آٹھ تک جا پہنچی ہے..... یہ چار صفحات کا حال ہے اب اندازہ فرمائیں اگر پوری کتاب کا جائزہ لیا جائے تو نوبت کہاں تک پہنچے گی...... یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ صدیقی صاحب کی یہ کوشش غلط، جھوٹ، بکواس اور آئنیہ میں اپنی صورت دکھائی دینے کے نہ صرف مترادف بلکہ عین حقیقت ہے...... لیکن ظاہر ہے کہ مولوی صاحب نے اتنی کوشش کی اپنے آرام و اوقات کو صرف کیا، نوشت وخواندگی ترک کرنے کی زحمت گوارا کی تو انہیں ان کی اس بدزبانی، دروغ گوئی، بداخلاقی اور غیر اسلامی خدمات کے صلہ میں "نوبل پرائز" ضرور ملنا چاہئے نا!.... لہذا ہم فضل الرحمن صدیقی کو "انٹرنیشنل کذاب و بہتان باز" ہونے کا خطاب پیش کرتے ہیں........ یہ ان کی شیان شان ہے صدیقی صاحب! قبول فرمائیں!.... کیونکہ:

اگر دجال بر روئے زمیں است
ہمیں است و ہمیں است و ہمیں است

(اگر روئے زمین پر کوئی دجال وکذاب ہے تو وہ یہی ہے یہی ہے یہی ہے)

گستاخی کاالزام:

وہابی حضرات کا خصوصی مشغلہ اور پسندیدہ شعبہ چونکہ توہین انبیاء و اولیاء وتنقیص اصفیاء واتقیاء ہے اس لئے انہیں گستاخی اور بے ادبی کے علاوہ نہ کچھ سوجھتا ہے اور نہ ہی دوسروں پرفتوی بازی کرنے سے ان کا دل وقلم چوکتا ہے.....بمصداق:

المرء يقيس على نفسه ...وہ ہرکسی کو اپنے جیسا تصور کرتے ہیں....اور مسلمانوں پر گستاخی اور بے ادبی کا فتویٰ جڑتے ہیں......تعلیمات اسلامی اور تفہیمات دینی سے بے بہرہ شخص مولوی فضل الرحمٰن اس مرض میں دوسرے وہابیوں کے شانہ بشانہ بلکہ دوقدم آگے ہیں......اپنی ہر گستاخی' شوخ چشمی اور بدزبانی کونظر انداز کر کے اعلحضرت پر بلاوجہ گستاخی کا بہتان باندھتا ہے...... صدیقی صاحب لکھتے ہیں:

> "مولوی احمد رضا خان بریلوی اور ان کے پیروکاروں کا عقیدہ ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ اپنی قبر میں دنیاوی زندگی کی طرح زندہ ہیں اور انہیں قبر میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں اور وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔انا لله و انا اليه راجعون ۔"

ملفوظات کی عبارت نقل کر کے اسپر جاہلانہ اور احمقانہ تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> " کوئی حقیقی بیٹا اپنی ماں کے بارے میں ایسی لغوبات نہیں کہتا جو احمد رضا خان نے اپنی دینی ماؤں کے بارے میں کہی ہے"۔(صفحہ۵۱)

صدیقی صاحب! اس عبارت پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کی کیا ضرورت ہے؟......اس میں کونسی چیز گستاخی پر دلالت کرتی ہے؟ وہ کونسے الفاظ ہیں جن سے گستاخی کا پہلو نکلتا ہے؟.....وہ الفاظ پیش کیجیے اور اس پر قرآن وحدیث سے ثابت کرو کہ ان الفاظ کو قرآن وحدیث میں گستاخی اور بے ادبی قرار دیا گیا ہے...... ہمت ہے تو آؤ میدان میں!.....جس آدمی کو عقل وشعور اور فہم و

فراست کی ہوا ہی نہیں لگی......جو آدمی علم و آگہی، سنجیدگی و متانت، اور حق و صداقت سے کوسوں دور ہو وہ آدمی گستاخی اور وعدم گستاخی کی پہچان کیسے کر سکتا ہے؟......جن کے دل بے حضور، جن کی پیشانیاں بے نور، جو سراسر باعث فطور، انسانیت کے لئے سبب ننگ و نفور، خدا سے دور ہونے کے ساتھ ساتھ بارگاہ رسالت سے بھی دور اور جن کی پانچوں انگلیاں توہین و تنقیص اور گستاخی و بے ادبی کے ناپاک پانی میں بھیگی ہوئی ہوں اور جو بدزبانی اور بدکلامی کا کوئی موقعہ بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے وہ دوسروں کے صاف و شفاف دامن پر گستاخی و بے ادبی کے بدنما دھبے تلاش کر رہے ہیں......لہذا ہمارا چیلنج ہے کہ اس عبارت سے گستاخی والے الفاظ پیش کرو اور قرآن و حدیث کی روشنی میں انہیں بے ادبی ثابت کرو......

بھاگو گے پھینک کے تیغیں لڑائی سے
لو مرد ہو تو اب نہ سرکنا ترائی سے

ایک چبھتا ہوا سوال:

مولوی فضل الرحمٰن نے اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کی عبارت کو نقل تو کیا لیکن اس میں نشاندہی نہیں کی کہ یہ الفاظ اور یہ نظریہ قرآن مجید یا حدیث شریف کی فلاں آیت یا روایت کی رو سے گستاخی و بے ادبی ہے۔ اور نہ ہی وہ قیامت تک انہیں گستاخی و بے ادبی ثابت کر سکتے ہیں...... ان کے خیال کے مطابق شب باشی کا معنٰی ہے کہ مرد و زن کا ملاپ اور ہمبستری......اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ گستاخی ہے کہ اب حضور اپنی ازواج کے ساتھ ازدواجی معاملات فرمائیں......اصل میں بمطابق کُلّ اناء یترشّحُ بمافیہ ......جو برتن میں ہوتا ہے اس سے وہی کچھ چھلکتا ہے ان لوگوں پر ہر وقت جنسی خواہشات سوار رہتی ہیں ....اور ہر وقت "سیکس" کے تصورات میں ڈوبے رہتے ہیں........حالانکہ: اوّل تو شب باشی کا معنی صرف میاں بیوی کا میل ملاپ نہیں

(آگے بیان ہوگا) لیکن اگر اس کا معنی میاں بیوی کا میل ملاپ بھی لے لیا جائے تو بھی یہ گستاخی قرار نہیں پائے گا......... کیا حضور اکرم ﷺ نے اپنی ظاہری زندگی مبارک میں وظیفہ زوجیت ادا نہیں فرمایا؟ اگر یہ کام ظاہری زندگی میں ہوا ہے اور ضرور ہوا ہے تو پھر روضہء مقدسہ میں یہ معاملہ کس طرح ناجائز ہو گیا؟ کیا اسلام نے میاں بیوی کو یہ عمل روا رکھنے کی اجازت مرحمت نہیں فرمائی؟......... تو کیا ابتداء سے لے کر آج تک جو یہ تعلقات قائم ہوئے ہیں وہ سب گستاخی ہے؟......... کیا صحابہ کرام تابعین و تبع تابعین و دیگر بزرگان دین ان معاملات کو ادا نہیں فرماتے رہے؟......... کیا حضور ﷺ کا زندگی مبارک میں اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ ازدواجی تعلق قائم کرنا گستاخی تھا؟......... کیا امہات المومنین حضور اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات نہیں ہیں؟......... اور حضور ﷺ ان کے شوہر نامدار نہیں ہیں؟......... جب یہ سب کچھ مانتے ہو تو...... ظالمو!...... بتاؤ! کیا شوہر کا اپنی بیگمات کے ساتھ شب باشی اور میل ملاپ بھی بے ادبی، گستاخی اور غیر شرعی ہے؟......... تف ہو تمھاری عقل پر.........

عقل بکتی ہوتی گر بازاروں میں
تو ہم خرید لیتے نجدیوں کیلئے

بدبختو!...... اگر رشتہ زوجیت قائم کرنا گستاخی و بے ادبی ہے تو پھر سب سے بڑے گستاخ اور بے ادب تم خود ہوئے جو یہ تعلقات قائم کیئے ہوئے ہو......... ویسے آپ لوگ یہ حق ادا کرنے سے محروم تو نہیں جو اس پر ناراض ہو کر دل کی بھڑاس نکال رہے ہو؟.........

شب باشی کا معنیٰ:

وہابی حضرات شب باشی کے معنیٰ میں صرف مجامعت، ازدواجی تعلق، ہمبستری اور زن اور شوہر کے ملاپ پر ہی زور دیتے ہیں......... جس سے ان کی جہالت و سفاہت، حماقت و

رذالت آشکار ہوتی ہے......... کیونکہ یہ جملہ دولفظوں سے مرکب ہے......... ایک شب جس کا معنی ہے رات اور دوسرا باشی جس کا معنی ہے ہونا، کرنا، رہنا...... اب اس جملہ کا ترجمہ بن گیا رات رہنا...... جیسا کہ اردو لغت کی ڈکشنریوں میں موجود ہے......... شب باشی (فارسی اسم مونث) رات کا قیام۔ رات رہنا...... کفایت اردو لغت صفحہ نمبر ۴۹۹

رات کا قیام، رات رہنا (فیروز اللغات ۱۲۱۳)

وہابی حضرات کے دوحوالے:

اگر وہابی حضرات ہماری گذارشات وحوالہ جات سے اتفاق نہ کریں تو ہم جھوٹوں کو گھر تک پہنچانے کے لئے ان کے گھر کی دو تحریریں پیش کر رہے ہیں۔ جس میں شب باشی کا ذکر موجود ہے...... سنیئے!......... اوراس جملہ کے معنی کا تعین کیجیے!...... مولوی اسماعیل سلفی آف گوجرانوالہ صحابی رسول حضرت اسعد بن زرارہ کی شب باشی کا ذکر کرتے ہوئے (واقعہ ہجرت کے ضمن میں) لکھتے ہیں:

> "چنانچہ رات کے دھند لکے میں اسعد بن زرارہ تشریف لائے انہوں نے اپنا سر منہ لپیٹا ہوا تھا۔ حضرت (حضورﷺ) نے فرمایا تم رات کو آئے ہو حالانکہ اپنے ہمسایہ قبیلہ کے ساتھ تمہارے تعلقات کافی خوشگوار ہیں۔ اسعد نے فرمایا...... حضرت! جناب کی آمد کی خبر پا کر صورت حال کچھ بھی ہو مجھے خدمت گرامی میں پہنچنا تھا۔ حضرت اسعد بن زرارہ وہیں شب باش ہوئے اور صبح واپس چلے گئے"........... (فتاوی سلفیہ نمبر صفحہ ۹۴ مطبوعہ اسلامک پبلیشنگ ہاؤس لاہور)

کیا صدیقی صاحب یہاں بھی لب کشائی کریں گے؟ کہ کوئی حقیقی مسلمان اپنے والد کے لئے ایسی

لغو بات نہیں کہتا جو مولوی اسماعیل نے صحابی رسول کے بارے میں کہی......... کیا مولوی صاحب ان الفاظ کو گستاخی قرار دیتے ہوئے یہ کہیں گے؟......... کہ اس گستاخی سے خود احترام رسالت بھی بری طرح مجروح ہوتا ہے......... یا اپنے مولوی اور مسلک کی رعائت کریں گے جو کہ ان کا پرانا طریقہ ہے.........

☆ دوسرا حوالہ بھی سن لیں!......... شائد کوئی ہوش ٹھکانے لگیں......... ایک مرتبہ عربی شیوخ وہابیوں کی دعوت پر پاکستان آئے اور ان کو رات رکھنے کا انتظام وہابیوں نے خود کیا......... وہابی حضرات کے قاضی محمد اسلم فیروز پوری نے عربی شہزادوں کی شب باشی کا ذکر یوں کیا ہے

" تقریباً ساڑھے گیارہ بجے وہاں سے فارغ ہو کر وفد ماڈل ٹاؤن پہنچا۔ عرب شیوخ کی شب باشی کا انتظام۔ ۱۱۱۔ ملتان روڈ پر کیا گیا تھا"......... ہفت روزہ الاسلام لاہور۔ بابت ۲۳ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

کیا ہمیں یہ پوچھنے کی اجازت ہے کہ جب تمہارے نزدیک شب باشی کا معنی ہمبستری اور مرد و عورت کا میلاپ ہے تو بتایا جائے کہ تم نے عربی شہزادوں کے لئے کتنی عورتوں کا انتظام کیا......... تھا جن کے ساتھ انہوں نے تمہارے بقول شب باشی کی......... اور شائد تمہیں بھی اس عمل میں برابر کا شریک رکھا گیا ہو......... اور تم نے بھی شب باشی کے مزے لوٹے ہوں.........

انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں
زباں میری ہے بات ان کی

جنت میں رشتہءِ زوجیت:

سابقہ سطور میں ہم نے واضح کیا کہ شب باشی کا معنی میاں بیوی کا میل ملاپ نہیں بلکہ رات کے قیام کو شب باشی کہتے ہیں......... لیکن اگر شب باشی کا معنی مجامعت، جماع اور شوہرو

بیوی کا ازدواجی تعلق قائم کرنا بھی کرلیا جائے تو بھی مضر اور غلط نہ ہوگا.........کیونکہ قرآن و حدیث میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ جنت میں رشتہ زوجیت قائم ہوگا.........ارشاد ربانی

وَ زَوَّجْنٰهُم بِحُورٍ عِین
(الدخان ۵۴)

اور ہم بیاہ دیں گے انہیں گوری گوری آہو چشم عورتوں سے

اس آیت کی تفسیر میں چند مفسرین کی وضاحت پیش خدمت ہے:

امام قرطبی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں

اکرمنا ھم بان زوجنا ھم حوراعینا
(تفسیر قرطبی جلد ۸، ۱۶/۱۵۲)

ہم نے ان کی تکریم کی کہ انہیں گوری گوری آنکھوں والی عورتوں سے بیاہ دیا۔

امام آلوسی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں

زوجنا ھم انکحنا ھم
(تفسیر روح المعانی جلد ۱۳، جزء ۲۵/۱۳۵)

یعنی "زوجنا ھم" کا مطلب ہے کہ ہم نے (عورتوں سے) ان کا نکاح کردیا

چند احادیث مبارکہ:

اسی مسئلہ سے متعلقہ چند احادیث پیش خدمت ہیں:

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ولكل امرئ زوجتان	(جنتیوں میں سے) ہر
(مشکوٰۃ صفحہ ۴۹۶)	مرد کے لئے (دو) دو
	بیویاں ہوں گی۔

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

لكل رجل منهم زوجتان	ہر (جنتی) مرد کے لئے
على كل زوجة سبعون	دو بیویاں ہوں گی اور ہر
حلة	بیوی پر (ستر) ستر حلے
(مشکوٰۃ صفحہ ۴۹۷)	ہوں گے۔

بعض احادیث مبارکہ میں بہتر اور سو بیویوں کے ملنے کا بیان بھی موجود ہے۔۔۔جیسا کہ حضور اکرم ﷺ نے سب سے ادنیٰ جنتی کا بیان فرمایا کہ:

له ثمانون الف خادم و اثنتان	اسے اسّی ہزار خدام اور
وسبعون زوجة	بہتر بیویوں ملیں گی۔
(مشکوٰۃ صفحہ ۴۹۹)	

صرف بیویاں نہیں ملیں گی بلکہ ان کے ساتھ مجامعت، میل ملاپ اور ہمبستری کی طاقت میں مرحمت ہوگی........جیسا کہ ایک مرتبہ حضور پاک نے جب اس مسئلہ کو صحابہ کرام کی موجودگی میں بیان فرمایا کہ جنت والوں کو کئی کئی عورتوں کے ساتھ میل ملاپ کی طاقت بھی دی جائے گی تو صحابہ کرام نے نہائت تجسس سے استفسار کیا: حضور!......... یہ معاملہ بھی ہوگا؟ تو حضور نے ارشاد فرمایا! ہاں ہاں!.........

يُعْطٰى قُوَّةُ مِائَةٍ	جنتی مردوں کو سو سو
(مشکوٰۃ صفحہ ۴۹۷)	عورتوں سے مجامعت
	کرنے کی طاقت بخشی

جائے گی.........

چند وہابی تحریریں:

اس عنوان پر وہابی علماء کی چند تحریریں پیش خدمت ہیں۔

☆ حکیم صادق سیالکوٹی لکھتے ہیں:

"جنت کی عورتیں جو اللہ جنتیوں کو عطا کرے گا۔ انکی صفات میں سے یہ بھی ہے........ کہ ان کی پنڈلی کا گودہ کپڑوں کے اوپر سے نظر آئے گا"۔

(عالم عقبیٰ صفحہ ۳۶۰۔۳۶۱)

☆ لشکر طیبہ کے امیر حمزہ لکھتے ہیں:

"جنت میں اللہ تعالیٰ جنتیوں کی شادی حور عین سے کر دیں گے"۔

(آسمانی جنت صفحہ ۵۱)

مزید لکھتے ہیں:

"بیشک ہر جنتی کو سو آدمیوں کی قوت دی جائے گی۔ کھانے پینے اور ازدواجی تعلقات میں" (صفحہ ۴۹)

محمد یحییٰ گوندلوی آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"بلاشبہ پرہیز گار امن کی جگہ میں ہونگے۔ باغوں اور چشموں میں۔ وہ عمدہ ریشم کا لباس پہنے ہوئے ہونگے۔ اسی طرح ہم ان کی شادی خوبصورت موٹی آنکھوں والی عورتوں سے کریں گے"۔

(عقیدہ اہلحدیث صفحہ ۳۷۷)

مندرجہ بالا حقائق و دلائل سے واضح ہو گیا کہ جنت میں جنتی مرد اپنی بیویوں سے ازدواجی ت

قائم کریں گے

روضہ اقدس جنت کا حصہ ہے:

اب احادیث مبارکہ کے حوالے سے اس حقیقت کو جانیے کہ حضور کا روضہ مقدسہ اور گنبد خضرآء بھی جنت کا ایک حصہ اور ایک باغ ہے.........اور پھر اپنے دل سے پوچھیئے!.........کہ جب عام جنتیوں کو جنت میں عورتیں بھی ملیں گی اور ان کے ساتھ مجامعت کی قوت بھی تو اگر ان کا یہ عمل خلاف شرع نہیں تو حضور اکرم ﷺ کا ازواج مطہرات کے ساتھ شب باشی فرمانا کس طرح غلط ، گستاخی اور خلاف شرح ہوگا؟.........سنیئے!.........

حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

القبر روضة من رياض الجنة	(مومن کی) قبر جنت
(ترمذی ۶۹/۲، الفردوس ۲۳۱/۳،	کے باغوں میں سے
کنز العمال ۵/۰۰ ۷، مجمع الزوائد ۴۹/۳)	ایک باغ ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمتہ علامہ قونوی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

قبر احاد مومنین روضه	جب عام مومنین کی
است از رياض جنت	قبریں جنت کے باغیچے
پس قبر شریف سید	ہیں تو سید المرسلین کی قبر
المرسلین افضل ریاض	مبارک افضل ترین
جنت باشد	جنت کا باغ ہوگی۔
(جذب القلوب صفحہ ۱۸۸)	

دوسرے مقام پر تو حضور اکرم ﷺ نے خود ہی واضح فرما دیا:

ما بین بیتی و منبری روضۃ	میرے گھر اور میرے
من ریاض الجنتہ	منبر کی درمیانی جگہ
(بخاری ۱/۱۵۹، مسلم ۱/۴۴۶)	جنت کا ایک باغ ہے۔

اب بتائیں مولوی فضل الرحمٰن صاحب!......... یہاں تو اللہ تعالیٰ نے خود جنتیوں کو عورتیں بھی دیں اور ان کے ساتھ مجامعت و میل ملاپ کی طاقت بھی دی......... اگر حضور اکرم ﷺ کے متعلق ایسا خیال گستاخی ہے تو معاذ اللہ لگائیے! فتویٰ اللہ تعالیٰ پر، حضور پر، مفسرین اور وہابی علماء پر جو جنتیوں کے لئے اس عمل کو بیان کر رہے ہیں۔۔۔

شواھد میرے دعوے کے ہیں "بیانات حقانی"
تمہارا جھوٹ ظاہر ہو چکا ہے اب تو باز آؤ

انکار کرنے کا ایک انوکھا انداز:

فضل الرحمٰن صدیقی صاحب کسی آدمی کو جھوٹا قرار دینے اور اس کی بات کا انکار کرنے کے لئے ایک نیا اور انوکھا طریقہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے اپنی اس گستاخی میں محمد بن عبد الباقی کو بھی شامل کیا ہے۔ یہ قطعاً جھوٹ ہے کیونکہ اس کا کوئی حوالہ درج نہیں کیا" (صفحہ ۵۲)

نیا اصول سمجھے ہیں آپ؟......... اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ نے حضور کا اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ شب باشی کا ذکر یوں کیا تھا کہ:

"سیدی محمد بن عبد الباقی زرقانی فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواج پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے

ہیں"۔ (ملفوظات حصہ سوم صفحہ ۲۹)

اس عبارت میں علامہ زرقانی کا حوالہ واضح موجود ہے.......لیکن صدیقی صاحب کہتے ہیں:

"یہ قطعاً جھوٹ ہے کیونکہ اس کا کوئی حوالہ درج نہیں کیا" (صفحہ ۵۲)

گویا ان کے نزدیک اگر صرف کسی مصنّف کا نام لیا جائے اور کتاب وغیرہ کا صفحہ جلد نمبر ذکر نہ کیا جائے تو وہ بات قطعاً جھوٹ ہوتی ہے.........نجانے صدیقی صاحب نے اعلحضرت کی مخالفت کرنے کے لئے یہ اصول کہاں بیٹھ کر گھڑا.........اس اصول کو انھوں نے گھڑ تو لیا لیکن اس کے جھوٹ، غلط اور باطل ہونے کی دلیل ان کا یہی اصول ہے جس کی مخالفت انھوں نے اپنی ۵۷ صفحاتی کتاب کے کئی صفحوں میں کی ہے.........چند ایک اشارے آپ دیکھ لیں!.........

☆ صفحہ ۸ پر لکھتے ہیں:

"حدیث شریف میں ہے"

☆ صفحہ ۱۹ پر لکھا ہے:

"اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے"......... "قرآن مجید میں اللہ تعالی نے حکم دیا ہے"......... "صاحب قرآن نے فرمایا"

☆ صفحہ ۱۰ پر لکھا ہے:

"اللہ رب العزت کا حکم ہے"......... "حضور اکرم ﷺ نے فرمایا"......... "حضور علیہ السلام کی ایک ۷۳ فرقوں والی مشہور حدیث میں یہ وضاحت موجود ہے"

☆ صفحہ ۱۴ پر

"اہلسنت و جماعت کو علامہ اقبال اور قائد اعظم پر فتوے لگانے والے قرار دیا"

☆ صفحہ ۱۹ پر ہے:

"حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں"

☆ صفحہ۲۳پر ہے:

"ارشاد باری تعالی ہے"

☆ صفحہ۲۳ تا۲۴ تک کئی ائمہ کرام کے اسماءذ کر کیئے.........

☆ صفحہ۲۶پر لکھا:

"حضرت عمر روایت کرتے ہیں"........مزید لکھا کہ: "ان کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ بھی آتے ہیں"

☆ صفحہ۲۹پر لکھا:

"حضرت امام مالک فرماتے ہیں"

☆ صفحہ۳۲پر لکھا:

"علامہ نصیرالدین شافعی رحمہ اللہ نے کسی کے جواب میں فرمایا"

تلک عشرہ کاملة

یہ دس مثالیں بطور نمونہ پیش کی گئی ہیں........جن میں صدیقی صاحب نے اللہ تعالیٰ، حضور اکرم، صحابی رسول، امام وعلامہ اور کتاب کے مصنف کا نام تو لیا لیکن آگے جو ان کی بات نقل کی ہے اس پر انھوں نے قرآن مجید، حدیث پاک اور دیگر ائمہ کرام کی کسی کتاب کا صفحہ وجلد نمبر بتانا تو در کنار انھوں نے کتاب کا نام لینا بھی گوارا نہیں کیا........

کیا صدیقی صاحب ہمیں بھی یہ کہنے کی اجازت دیں گے کہ "یہ قطعاً جھوٹ ہیں کیونکہ ان کا کوئی حوالہ درج نہیں کیا"........

شیشے کے گھر میں بیٹھ کر پتھر ہیں پھینکتے
دیوار آہنی پہ حماقت تو دیکھئے

امام زرقانی کا حوالہ اور کھلا چیلنج:

وہابی حضرات اس بات پر بڑی ژاژ خائی، بدگوئی اور غوغہ آرائی کرتے ہیں کہ اعلحضرت علیہ الرحمۃ نے شب باشی کا ذکر کر کے گستاخی اور بے ادبی کی ہے جب ان بے ادبوں اور گستاخوں سے کہا جاتا ہے کہ یہ قول اعلحضرت کا اپنا نہیں ہے بلکہ علامہ محدث زرقانی کا بیان ہے تو صدیقی صاحب جیسے بدنہاد و بدسرشت وہابی اس بات کا ڈھنڈورا پیٹنا شروع کر دیتے ہیں کہ:

یہ قطعاً جھوٹ ہیں کیونکہ اس کا کوئی حوالہ درج نہیں کیا۔۔۔

ان کی اس لغوگوئی پر یہی عرض ہے کہ:

اس زلف پہ پھبتی شب دیجور کی سوجھی
اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

اور اب سنیئے! اگر صدیقی صاحب کی طرح پوری وہابی پارٹی دل کی اندھی، علم سے کوری، عقل و شعور سے عاری اور تحقیق و جستجو سے کوسوں دور ہے تو ہم نشاندھی کئے دیتے ہیں........ آنکھ کھول کے دیکھیئے! .... یہ ہے زرقانی شرح المواھب اللدنیہ جلد نمبر ۶ صفحہ ۱۶۹......... علامہ زرقانی امام ابن عقیل حنبلی علیہ الرحمۃ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں:

ویضاجع ازواجہ و یستمتع بھنّ اکمل من الدنیا و حلف علی ذالک

یعنی آپ ﷺ کو ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں اور آپ ان سے نفع اندوز ہوتے ہیں اور یہ حالت دنیا سے بھی اکمل ہے۔ اور امام ابن عقیل نے اس بات پر حلف (قسم) اٹھایا ہے۔

امام زرقانی آگے فرماتے ہیں:

وھو ظاھر ولا مانع منہ یہ واضح بات ہے اور اسکا کوئی مانع نہیں ہے

پوری دنیائے وہابیت کو ہمارا کھلا چیلنج ہے کہ ہمارے حوالے کو غلط ثابت کرو اور منہ مانگا انعام حاصل کرو...... لیکن یہ تمہارے بس کا روگ نہیں .... کیونکہ:

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

نالے کرنے پڑے حشر اٹھانا پڑا
سو رہا تھا زمانہ ہمیں جگانا پڑا

شیعہ سے مماثلت کا بہتان:

صفحہ ۵۲ پر مولوی فضل الرحمٰن نے اہل سنت و جماعت کو شیعوں کیساتھ ملانے کی ناپاک کوشش کی ہے لکھا ہے۔

"شیعہ اور بریلوی عقائد ایک ہیں"

اسکے بعد شیعہ اور سنی حضرات کو ایک عقائد کے حامل ثابت کرنے کیلئے مولوی صاحب نے چند ایک چیزیں گنوائی ہیں.....جسکا خلاصہ یہ ہے کہ.........دونوں کی اذان میں میلاوٹ ہے.........دونوں کی نماز اہل سنت سے مختلف ہے.........دونوں نے درود گھڑے ہوئے ہیں.........دونوں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا کے دشمن ....دونوں کی اصطلاحات مشترکہ مثلاً پنجتن پاک، علی مشکل کشا.........دونوں جلوس نکالتے ہیں سنی بارہ ربیع الاول کو اور شیعہ محرم کو، دونوں مقبروں کے ماڈل بناتے ہیں، شیعہ حضرات امام حسین کے مقبرے کا اور سنی بیت اللہ اور روضہ رسول کا......دونوں شب باشی کا عقیدہ رکھتے ہیں.........

مولوی صاحب!.........اس سے پہلے آپ نے جھوٹ بولنے کا حق ادا کیا ہے لیکن یہاں آ کر آپ دروغ گوئی اور بہتان طرازی میں اپنی جماعت کے دوسرے وہابی مولوی سے پیچھے رہ گئے ہیں.........یا شائد اس موضوع پر آپ کو نقل مارنے کا صحیح موقعہ نہیں مل سکا.....کیونکہ ان لوگوں نے سنی حضرات کو شیعوں سے ملانے کیلئے سر توڑ کوشش کی طویل داستانیں گھڑیں لیکن ناکام

رہے.......... بہتانوں پر بہتان گھڑے ....جی کھول کے اپنی بدباطنی اور بدطینتی کا اظہار کیا........لیکن خدا تعالی نے بے نیازی کا اظہار کرتے ہوئے ہماری غیبی تائید فرمائی کہ آپ کے مولوی نواب صدیق حسن خان سے لکھوادیا کہ:

اهل الحديث هم شيعة علی یعنی (اصل میں) شیعہ وہابی لوگ ہیں

(ھدیۃ المھدی ۱۰۰)

مولوی صاحب! دیکھا آپ کے منہ پر قدرتی طمانچہ کیسے لگا ہے؟ آپ نے ہمیں کہا کہ تمہارے عقائد شیعہ جیسے ہیں آپ کے مولوی نواب صدیق نے آپ کو مکمل طور پر شیعہ ثابت کردیا......اب بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ وہابی لوگوں کا دوسرا نام شیعہ ہے..........

شیعہ ہم یا تم ؟؟؟

حضرت انٹرنیشنل کذّاب صاحب!.....اگر آپ کی طرح جوڑ توڑ اور من مانی اور سینہ زوری کیساتھ کسی کو شیعہ وغیرہ کہا جا سکتا تو سنیئے!...آپ حضرات میں شیعوں کیساتھ نہ صرف کئی مناسبتیں اور مماثلتیں ہیں بلکہ ان میں اکثر حقائق و واقعات بھی ہیں..........

جگر تھام کے بیٹھیئے اب میری باری آئی

☆ شیعہ بھی خدا کے جھوٹ کے قائل ہیں وہابی بھی اس نظریہ کے حامل ہیں..........

☆ شیعہ بھی خدا کے گستاخ ہیں اور وہابی بھی خدا کے گستاخ ہیں..........

☆ شیعہ اماموں کو نبیوں کی طرح معصوم سمجھتے ہیں اور وہابی غیر نبیوں کو نبی مانتے ہیں.........

☆ شیعہ بھی صحابہ کرام پر تبراء بولتے ہیں اور وہابی بھی صحابہ کرام کو گالیاں دیتے ہیں..........

☆ شیعہ بھی حضرت امیر معاویہ کو لعن طعن کرتے ہیں اور وہابی بھی یہ عمل اپناتے ہیں..........

☆ شیعہ بھی متعہ جائز بلکہ ضروری سمجھتے ہیں اور وہابی بھی متعہ کے قائل ہیں..........

☆ شیعہ بھی حضرت عائشہ کی شان میں نازیبا کلمات کہتے ہیں اور وہابی بھی حضرت عائشہ کو غلط الفاظ سے یاد کرتے ہیں..........

☆ شیعہ بھی اہل بیت کے قاتل اور وہابی بھی اہل بیت کے باغی..........

☆ شیعہ بھی ضروریات دین کے منکر اور وہابی بھی ضروریات دین کے منکر..........

☆ شیعہ عقائد بھی غیر اسلامی اور وہابی عقائد بھی غیر اسلامی..........

☆ شیعہ حضرات منکر قرآن اور وہابی حضرات محرّف قرآن..........

☆ شیعہ حضرات منکر احادیث اور وہابی حضرات بھی منکر احادیث..........

☆ شیعہ حضرات کی نماز کا طریقہ بھی عجیب اور وہابی حضرات کی نماز کا طریقہ بھی عجیب..........

☆ شیعہ حضرات اپنے اماموں کو حد سے بڑھاتے ہیں وہابی اپنے مولویوں کو حد سے بڑھاتے ہیں..........

☆ شیعہ حضرات کے اعمال افعال بھی خودساختہ اور وہابی حضرات کے عادات واطوار بھی من گھڑت..........

☆ شیعہ بھی وفات کا سوگ مناتے ہیں وہابی حضرات کے جذبات بھی اسی نوعیت کے ہیں

اتنی مناسبتوں اور مماثلتوں کے باوجود بھی آپ ہمیں کو شیعہ کہہ رہے ہیں؟

ستم ظریف نہ سمجھ کہ بے زبان ہیں ہم
ہے بات یوں کہ ہم کرتے نہیں گلہ تم سے

کفار ومشرکین سے مشابہت:

اگر آپ کی طبیعت ابھی صاف نہیں ہوئی تو آئیں ہم آپ کے قانون اور طرز کی روشنی میں ایک اور آئینہ میں آپ کی مکروہ صورت دکھا دیتے ہیں...... مسلمانوں کو بلاوجہ محض اپنی شقاوت وذلالت کیوجہ سے شیعہ اور مشرک بنانے والو!...دیکھو!..تمہارے ڈانڈے کن سے ملتے ہیں..........

اگر کسی قوم سے تھوڑی سی مشابہت ومماثلت کیوجہ سے اسی قوم سے ہونا لازم آتا ہے تو آیئے ذرا اپنا جائزہ لیجیئے!.....اگر یوں کہا جائے کہ:

☆ یہود وہندو گنگا کا پانی متبرک سمجھتے ہیں اور تم زمزم کا پانی متبرک جانتے ہو..........

☆ وہ گنگا وجمنا کے پانی سے اشنان کرتے ہیں اور تم زمزم کے پانی سے نہانا بابرکت خیال کرتے ہو.........

☆ ہندوں متھرا کا سفر کرتے ہیں اور تم بیت اللہ کا سفر کرتے ہو..........

☆ مشرکین پتھروں کی تعظیم کرتے ہیں اور تم بھی حجر اسود اور مقام ابراھیم اور صفا ومروہ کی تعظیم کرتے ہو.........

☆ وہ بتوں کو سجدے کرتے ہیں اور تم بیت اللہ کے سامنے سجدے کرتے ہو..........

☆ وہ پوتر (پاک وصاف) ہونے کیلیئے "گردواروں" میں جاتے ہیں اور تم گناہ مٹانے کے لئے خانہ کعبہ جاتے ہو........

☆ ہندواور سکھ وید اور گرنتھ پڑھتے ہیں اور تم قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہو..........

☆ ہندو برت رکھتے ہیں اور تم روزہ رکھتے ہو.........

☆ وہ دیوالی اور بیساکھی وغیرہ مناتے ہیں اور تم سیرت کے جلسے شہیدوں اور مولویوں کے ناموں پر پروگرام کرتے ہو.........

☆ وہ بھی بدتہذیبی کرتے ہیں اور تم بھی بدتہذیبی میں خوب ماہر ہو.........

☆ سکھ داڑھیاں رکھتے ہیں تم بھی داڑھیاں رکھتے ہو.........

☆ وہ بھی پگڑیاں باندھتے ہیں اور تم بھی پگڑیاں باندھتے ہو.........

☆ انگریز بھی سیاسی جماعتیں بناتے ہیں اور الیکشنوں میں حصہ لیتے ہیں اور تم بھی یہ کام کرتے ہو اور اس سے بڑھ کر آپ کے مولویوں نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ ہندوؤں جیسے پاجامے بھی پہن سکتے ہو اور ساڑھیوں کا استعمال بھی جائز ہے..... یہ تو آپ کو یاد ہوگا کہ ساڑھی اندارا گاندھی کا محبوب لباس تھا اور آپ کے ہم عقیدہ لوگوں نے گاندھی کی سمادھی پر پھول چڑھائے تھے اور آپ کے بڑوں نے نہرو کو "رسول السلام" کا خطاب دیا تھا.........

مولوی صاحب!..... کتنی مشابہتیں اور مناسبتیں ہیں آپ کی کفار و مشرکین کیساتھ......... ان مشابہتوں کے پیش نظر فرمایئے!......... کتنی فٹ آئی ہے آپ پر یہ حدیث پاک.........

من تشبّہ بقوم فھو منھم جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ اسی قوم سے ہوگا

(ابوداؤد ۲/ ۲۰۳)

(ہم نے یہ حدیث شریف آپ کو واپس کردی ہے) لہذا:

یوں نہ آؤ برچھی تان کر
اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

(مزید وضاحت کے لئے دیکھئے "وہابی مذہب کی حقیقت" اور "الوہابیت" وغیرہ)

کھلا چیلنج:

مولوی صاحب اپنی حقیقت اور اصلیت کو جاننے کے بعد اگر حیرت و ندامت سے فرصت ملے تو سنیئے! .... آپ نے جو ہم پر اذان میں ملاوٹ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کی دشمنی اور دیگر بہتان لگائے ہیں اور اگر شیعہ کے ساتھ ہماری نظریاتی اور اعتقادی مشابہت ثابت کر دیں تو آپ کو منہ مانگا انعام دیا جائے گا.........

صلائے عام ہے یارانِ فتنہ باز کے لئے

اعلحضرت کی تصانیف پر عمل کی حقیقت:

صفحہ ۵۲ پر صدیقی صاحب نے تمامتر شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ کر یہ تأثر دینے کی ناپاک کوشش کی ہے کہ بریلوی حضرات کیلئے صرف اعلحضرت علیہ الرحمۃ کی کتب پر عمل کرنا فرض ہے.....قرآن وحدیث پر نہیں.........

اوّلاً

فہم وشعور سے عاری انسان کے بس کا روگ نہیں کہ کوئی بات سمجھ سکے ....ورنہ جو حوالہ جات صدیقی صاحب نے پیش کیئے ہیں اس میں تو اعلحضرت نے واضح الفاظ میں یہ فرمایا ہے کہ جہاں تک ہو سکے شریعت کی تابعداری نہ چھوڑنا اور دین و مذہب جو میری کتابوں سے ظاہر ہے اس پر قائم رہنا تم پر فرض ہے.....

اب اگر آپ کے اندر عقل و ادراک کی کوئی رمق بھی ہوتی ہے تو آپ اعلحضرت کی کتب اٹھا کر دیکھ لیتے تو آپ کو معلوم ہو جاتا کہ اعلحضرت علیہ الرحمۃ کا دین و مذہب وہی ہے جو

قرآن وحدیث، صحابہ وتابعین، ائمہ ومجتھدین، مفسرین اور علمائے اسلام سے ثابت ہے........تو مولوی صاحب!....کیا اسلامی عقائد اور دینی اعمال پر بھی اعتراض کرتے ہو........وہ بھی قبول نہیں ہیں.........تف ہو تمہاری خباثت وجہالت پر جنہیں قرآن وحدیث سے بھی بیر ہے......

حضور اکرم ﷺ کی زیارت کا انکار:

صفحہ ۵۲ اور صفحہ ۵۳ پر صدیقی صاحب نے حضور اکرم ﷺ کی بیداری میں زیارت کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر حضور نے بیداری میں کسی سے ملاقات کرنی ہوتی تو جو فتنے آپ کی وفات کے بعد ظاہر ہوئے تھے ان میں کرتے....اور مزید انہوں نے یہ بڑ ہانکی ہے کہ اگر حضور نے حضرت امام سیوطی کو ۷۵ مرتبہ زیارت کرائی ہے تو کیا آپ کو اس سے پہلے علامہ سیوطی کے درجے کا کوئی آدمی نہ ملا تھا جس سے آپنے نے ایک دفعہ ہی بیداری میں ملاقات کی ہو؟........

پہلی بات

مولوی صاحب آپ کے پاس کونسی دلیل ہے ہے کہ حضور اکرم نے امام سیوطی سے قبل کسی اور صحابی، تابعی، امام یا بزرگ کو زیارت سے نہیں نوازا......ہے تو لائیے بسم اللہ!......ہم بھی دیکھ لیں کہ جناب انٹرنیشنل کذاب صاحب کی جہالت میں کچھ فرق پڑا ہے.........عجیب بے وقوفی، کم عقلی اور الٹی منطق ہے........کیا حضرت امام سیوطی کو زیارت کرانے کیلئے یہ ضروری ہے کہ آپ ﷺ ان سے قبل کسی اور امام یا بزرگ کو زیارت کرائیں......قیامت آسکتی ہے کوئی وہابی یہ قانون ثابت نہیں کر سکتا ہے.......

ولو كان بعضهم لبعض ظهيرا

اور اگر ہم ثابت کر دیں کہ حضور اکرم نے اپنی وفات کے بعد ایک دو نہیں کئی حامیان اسلام کو اپنی

زیارت کا شرف بخشا ہے تو تم مان لوگے؟ کہ ہاں حضور اکرم بیداری اور خواب میں اپنے غلاموں میں سے جسے چاہیں دیدار پرانوار سے مشرف فرما سکتے ہیں.....تم لوگوں سے یہ امید قطعاً نہیں..... کیونکہ جو حضور اکرم کی بات کو معتبر نہیں مانتے (ملاحظہ ہو! طریق محمدی صفحہ ۵۷،۵۱) وہ ہماری گفتگو کو کیسے تسلیم کریں گے......

زیارت نبوی بحالتِ نوم و بیداری اور وہابی مولوی:

مولوی فضل الرحمٰن نے صفحہ ۵۲، ۵۳ پر بھی زیارت نبوی کی مخالفت کی اور صفحہ ۵۴ پر تو یہاں تک لکھ دیا کہ:

"حضور اکرم ﷺ کی رحلت کے بعد بیداری کی حالت میں دوبارہ کسی آدمی سے ملاقات کروانا ان آیات کی تکذیب ہے جو قرآن میں تقریباً ۵۷ مرتبہ وارد ہوئی ہیں؟

اب دیکھیئے!.....ان ۵۷ آیات کی تکذیب کون کرتا ہے دل تھام کر سنیئے!........

☆ آپ کے علامہ ابن قیم نے لکھا ہے کہ زندوں اور مردوں کی روحوں میں اسی طرح ملاقات ہوتی ہے جس طرح زندوں کی روحیں آپسمیں ملتی ہیں......

(کتاب الروح صفحہ ۶۱ مترجم مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی)

☆ اسی طرح مولوی صادق سیالکوٹی نے حضور اکرم کی زیارت اور ملاقات کا طریقہ لکھا ہے۔(جمال مصطفیٰ ۱۴۱، ۱۴۲)

☆ اس طرح مولوی عبدالمنان وزیر آبادی کے بارے میں لکھا ہے کہ اسے کئی مرتبہ حضور اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی تھی.....کبھی آکر حضور مولوی کے منہ میں لعاب مبارک ڈالتے ہیں...کبھی معانقہ کرتے اور سینے سے لگاتے ہیں....اور کبھی مولوی کو پریشانی کے وقت دلاسہ دینے آتے ہیں

اور کبھی اس مولوی عبدالمنان اندھے کو بازو سے پکڑ کر حدیث پڑھانے کیلئے بٹھاتے ہیں۔

(عبدالمنان صفحہ ۵۷،۸۲،۹۴)

☆ اسی طرح مولوی ابراھیم میر سیالکوٹی نے لکھا ہے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز کو کثرت سے زیارت نبوی ہوا کرتی تھی....ایک مرتبہ کمرے میں حقہ رہ جانے کیوجہ سے زیارت منقطع ہوگئی......(سراجا منیرا صفحہ ۳۰)

☆ اور مولوی غلام رسول کو حضور اکرم ﷺ نے ہاتھ سے پکڑ کر منبر پر بٹھایا اور فرمایا وعظ کیا کرو تمہارے وعظ سے لوگوں کو ہدایت ملے گی.....(سوانح حیات صفحہ ۱۴۱)

صدیقی صاحب دیکھ لیا!....آپ کے مولویوں نے کس طرح قرآن کریم کی ۵۷ آیات کی تکذیب کی ہے........واہ پیکر جہالت اور سراپا حماقت مولوی صاحب!...آپنے قرآن کریم کی تکذیب کا بہتان ہم پر لگانا چاہا وہ آپ کے مولویوں کے سر جا پڑا....ہم نے کوئی ویسے ہی آپ کو بے وقوف اور کم عقل تو نہیں کہا تھا........اب ہم پر کیا گیا تبصرہ واپس لے لیں.....کہ اسلام میں بے شمار فتنے ظہور پذیر ہوئے کسی ایک موقع پر بھی حضور تشریف نہ لائے...کیا صحابہ کرام، ائمہ کرام، تابعین عظام، تبع تابعین یا قرون ثلاثہ کا کوئی بزرگ اس درجہ یا معیار کا نہیں تھا کہ حضور صرف ایک مرتبہ ہی اس سے ملاقات کرتے......کیا اس وقت دنیا میں ایک انسان بھی ایسا نہیں جو وہابی مولویوں کے معیار کے مطابق ہو اور حضور بیداری کی حالت میں اسے ملتے اور ہدایت دیتے اور حدیث پڑھانے یا وعظ کرنے کا حکم فرماتے؟.......کیا اپنے مولویوں کیلئے یہ سب کچھ مانتے ہو؟ انکار صرف ہمارے بزرگوں کے حق میں کرتے ہو.....فتویٰ صرف ہم پر ہے! قرآن کی ۵۷ آیات کا انکار صرف ہمارے کھاتے میں ہے؟.....اور تم کفر بھی کرلو تو جائز ہے؟

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
اور تم قتل کرتے بھی ہو تو چرچا نہیں ہوتا

توبہ کرلیجیئے ایسے مذہب سے جسمیں اپنا کفر شرک اور بدعت و حرام کاری بھی جائز ہو اور دوسروں کا حق مسلک بھی قرآن وسنت سے متصادم و مخالف نظر آتا ہو..... توبہ کیجیئے قبل اس کے کہ توبہ کا دروازہ بند ہو جائے اور حضرت عزرائیل جان قبض کرنے کیلیئے تشریف لے آئیں.....

لغو گوئی بجا سہی لیکن یہ بھی سوچا ہے یہ بھی جانا ہے
جس نے پیدا کیا ہے مولانا اس خدا کو بھی منہ دکھانا ہے

درود و سلام کی بحث

الغرض انکے ہر مُو پہ کروڑوں درود
انکی ہر خُو و خصلت پہ لاکھوں سلام

وہابی مصنف کی بہتان بازیاں:

صفحہ ۶۰ پر مولوی صاحب کی جہالت اور حماقت کو پھر جوش آیا... درود وسلام کے متعلق اہلسنت پر بہتان طرازیاں شروع کر دیں...... کبھی کہا کہ اذان سے پہلے درود وسلام صحابہ کرام، علمائے ربانی اور ائمہ کرام سے ثابت نہیں...... کبھی لکھا کہ جب سے لاؤڈ سپیکر ایجاد ہوا ہے ملاؤں نے یہ قبیح رسم نکالی ہے...... اگر کسی دن لاؤڈ سپیکر خراب ہو یا بجلی نہ ہو تو یہ لوگ اس وقت اذان سے پہلے خود ساختہ درود قطعاً نہیں پڑھتے ....

اس قدر بے وقوف اور ڈل دماغ آدمی اس سے قبل نہیں دیکھا...... ذلت وخست کے پتلے!..... تمھیں کیا معلوم کہ ہم یہ درود شریف کب پڑھتے ہیں اور کب نہیں پڑھتے...... کیا تم ہر ایک کو اپنی مثل سمجھتے ہو؟..... چڑھتے سورج کے پجاریو!...... زمانے کے ساتھ ساتھ رقص کرنے والو!...... یہ تمہاری غیرت ہی گوارا کرتی ہے کہ تم اپنے مولویوں کے لئے ہر قسم کے شرک اور ہر طرح کی بدعت کو جائز سمجھتے ہو...... اور اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے معاملے میں تم خود ساختہ اصولِ شرک وبدعت لے کر بیٹھ جاتے ہو...... دنیاوی منافع اور ذاتی اغراض کی خاطر تم محفل میلاد کا لنگر بھی ہڑپ کر جاتے ہو...... عرسوں کے تبرک بھی چٹ کر جاتے ہو...... مزارات پر حاضریاں بھی دیتے ہو........ جب سنی ایسے عمل کریں تو اس وقت تمھیں شرک وبدعت کا دورہ پڑ جاتا

ہے.......تف ہو تمہاری مردہ غیرت پر.......

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اہل سنت و جماعت جس کام کو قرآن و سنت کی روشنی میں جائز سمجھتے ہیں یہ اسکو ہر حال میں کر گزرتے ہیں........ چاہے اس کی پاداش میں گردنیں کیوں نہ اتر جائیں...... یہ جو عمل سر عام کرتے ہیں وہی عمل خلوت میں اپناتے ہیں.....جو عمل گھر میں بیٹھ کے کرتے ہیں وہ عمل عدالت کے کٹہرے میں کر دکھاتے ہیں........ اگر ہم درود و سلام لاؤڈ سپیکر پر پڑھتے ہیں تو کسی کو دکھانے یا جلانے کیلئے نہیں پڑھتے بلکہ خدا ورسول کو منانے کیلئے پڑھتے ہیں......اور ہمارے مؤذن اس بات کے گواہ ہیں کہ بجلی چلے جانے کے وقت اور لاؤڈ سپیکر خراب ہونے پر بھی ہم یہ درود و سلام ترک نہیں کرتے........اور کان کھول کے سنو!.....ہمارے نزدیک یہ درود و سلام اذان کا جزء وغیرہ نہیں ہے بلکہ اسکو مستحب سمجھ کے پڑھتے ہیں جس پر احادیث مبارکہ موجود ہیں......اور مستحب عمل کو ہر حالت میں اور ہر وقت ادا کرنا ضروری نہیں ہوتا.....لہذا اگر کوئی مؤذن بغیر لاؤڈ سپیکر کے اس درود و سلام کو چھوڑتا ہوا دیکھا گیا ہے تو سنو!......ہم بعض اوقات لاؤڈ سپیکر میں بھی اذان سے قبل اس درود و سلام کو ترک کر دیتے ہیں.....کیا تم کانوں سے بہرے ہو؟ کہ اس طریقہ کو سن نہیں سکے.....یا جان بوجھ کر بہتان بازی کا شوق پورا کر کے اپنے جماعت کی لاج رکھنے کا ارادہ کیا ہوا ہے؟.....

بد باطنو!......اگر اسی طرح منہ زوری کیساتھ کوئی الزام لگا کر بات ثابت ہوتی ہے تو پھر ہمیں بھی کہنے کی اجازت دی جائے کہ وہابی لوگ صرف لوگوں کو دکھانے کیلئے نماز روزہ اور صدقہ وغیرہ کو ادا کرتے ہیں جب کبھی تنہائی میں جائیں تو اس وقت یہ نماز روزے کو ادا نہیں کرتے..... یہ لوگوں کے سامنے زنا، شراب اور جوا بازی سے رکتے ہیں جب خلوت میں جاتے ہیں ان اعمال پر خوب ذوق و شوق کیساتھ عمل پیرا ہوتے ہیں.....

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

درود کا تارک کون ہے؟

مولوی صاحب نے مذید لکھا ہے:

"اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ آخری تشہد میں درود شریف کا پڑھنا ضروری ہے یعنی اس کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی اور متعدد مقامات پر سنت مؤکدہ ہے ان میں سے ایک موقع اذان کہنے کے بعد کا ہے" (صفحہ ۶۰)

آج سے پہلے تک وہابی مناظرین ہمارے ساتھ اس بات پر مناظرے کر رہے ہیں کہ درود نہ تو اذان سے پہلے جائز ہے اور نہ ہی اذان کے بعد...... جس پر ان کے مولویوں کی کتابیں بھی گواہ ہیں......... آج مولوی صدیقی نے ان تمام مولویوں کا ناطقہ بند کر دیا ہے ...اور کھلے لفظوں میں لکھا کہ اذان کے بعد درود پڑھنا سنت مؤکدہ ہے .... اب بتاؤ مولوی صاحب!......اذان کے بعد درود وسلام ناجائز کہنے والے وہابیوں کے متعلق کیا فتویٰ ہے؟...... وہ درود وسلام کے تارک نہیں؟....آج تک کسی وہابی مؤذن کو اذان کے بعد درود پڑھتا ہوا نہیں سنا گیا......دوسرے درود اگر نہیں پڑھتے تو ظالمو!......تو چلو درود ابراہیمی ہی پڑھ لیا کرو....لیکن پڑھیں کیسے؟....درود سے کوئی پیار ہو تو پڑھیں.....پھر بھی طعنہ ہمیں دیتے ہیں کہ یہ درود بر موقع نہیں پڑھتے......مولوی صاحب!...... پہلے اپنے مولویوں کو تو سمجھا لو پھر ہمارے ساتھ بھی بات کر لینا......ہم انشاء اللہ آپکا گھر پورا کر دیں گے.......

درود پڑھنے کے مواقع:

اسی صفحہ ۶۰ پر مولوی صاحب نے یہ بات بھی کہی کہ:

"جہاں تک درود وسلام پڑھنے کے موقع و محل کا تعلق ہے تو اس بارے میں بریلوی رضاخانی و دیگر مسلمانوں کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے.اذان

سے پہلے علماء ربانی اس لئے درود وسلام نہیں پڑھتے کہ شریعتِ محمدی میں اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور حضور پاک کے زمانے میں اس بات کا ثبوت نہیں ملتا"....

آپ جیسے بے وقوف، کم عقل اور علم سے کورے کو کوئی اصل نہ ملے تو اس میں کوئی افسوس والی بات نہیں.....علماء اہلسنت کے ساتھ رابطہ کیا ہوتا تو آپ کو اس کی اصل یقیناً مل جاتی.....اگر بصارت نظری اور بصیرت قلبی زائل نہیں ہوئی تو سنیئے!......ارشاد نبوی ہے:

كل امر ذی بال لايبدأ فيه	جس اچھے کام کی ابتداء
بحمد الله والصلوة علی	اللہ تعالی کی حمد اور مجھ پر
فهوا اقطع ابتع ممحوق من	درود پڑھنے سے نہ کی جائے
كل بركة	وہ کام برکت سے خالی
(کنز العمال ۱/۵۵۸)	ہوتا ہے

اب بتایئے مولوی صاحب!.......کیا آپ اذان کو اچھا کام نہیں سمجھتے؟......شائد آپ کے نزدیک اذان اچھا کام نہیں ہے.......لیکن اہلسنت کے نزدیک اذان بھی ایک اچھا عمل ہے لہذا اس سے پہلے درود شریف پڑھنا باعث برکت ہے.......

وہابی علماء کا بیان:

یہاں اپنے ایک متعصب اور مدعیٔ شرک سیالکوٹی مولوی عبدالغفور اثری کا بیان بھی سنتے جایئے!......شائد شرم وحیا اور تسلیم ورضا کا باعث بن جائے....مولوی اثری صاحب لکھتے ہیں:

"ایک موقع درود شریف پڑھنے کا ہر بھلائی کی بات چیت شروع کرتے

وقت خواہ وہ بات چیت تحریری ہو یا تقریری (جیسا کہ جمعہ و عیدین کے خطبات، تبلیغی جلسوں میں تقریریں اور درس و تدریس وغیرہ) اس کی صورت یہ ہونی چاہئے کہ پہلے اللہ تعالی کی حمد و ثناء کی جائے اس کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھا جائے پھر جو کچھ بیان کرنا چاہتا ہے وہ بیان کرے جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے الخ (احسن الکلام صفحہ ۱۵۳)

یہ بعینہٖ وہابی مولوی کے الفاظ ہیں جس میں انھوں نے ہر بھلائی کی بات سے پہلے درود شریف پڑھنے کو بیان کیا.... اور پھر انڈر بریکٹ یہ وضاحت بھی کردی کہ "جس طرح جمعہ و عیدین کے خطبات، تبلیغی جلسوں میں تقریریں اور درس و تدریس وغیرہ" مولوی صاحب!...... ان دلائل سے سمجھ جایئے!...... کہ جس طرح دوسرے اچھے کام کی ابتداء میں درود شریف پڑھنا جائز ہے اسی طرح اذان سے قبل بھی درود شریف پڑھنا جائز اور باعث برکت ہے...... الحمدللہ!... یہ خوش نصیبی اور برکت صرف سنیوں کے حصے میں آئی ہے......

قیامت خیز افسانہ ہے پر درد غم تیرا
نہ کھلواؤ زبان میری نہ اٹھواؤ قلم میرا

کیا اردو زبان میں درود و سلام اور شعر و شاعری بدعت ہے؟

صفحہ ۶۳ پر مولوی صاحب مراثیانہ انداز میں اعلحضرت کے مشہور زمانہ سلام "مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" پر ٹھٹھہ بازی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"نماز جمعہ کے اختتام پر کھڑے ہو کر اور ہاتھ باندھ کر پڑھا جاتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اجتماعی طور پر گایا جاتا ہے"

جی مولوی صاحب!...... بہت اچھا کیا کہ بتا دیا کہ آپکا اس پارٹی سے تعلق ہے جس کو ہر وقت گانے

اور رقص دکھانے کی فکر رہتی ہے.... اگر مل کر پڑھنا" گانا" ہے تو پھر آپکے واعظ اکثر اوقات اپنے مجموں میں دوران تقریر کئی کئی باتیں مل کر کہتے اور بولتے ہیں بالخصوص نعرے تو اجتماعی طور پر ہی لگائے جاتے ہیں.........تو وہابی حضرات گانے والے ہی ہوئے نا!........تو پھر آپ کے جلسے گاہ اور مرکز رقص وسرود خانے کہلائے...........

آگے صدیقی صاحب نے "حدائق بخشش" کو فقہ کی کتاب لکھا ہے اور پہلے بھی لکھ چکے ہیں یہ الفاظ بھی آپ کی عقل اور شعور کا ماتم کر رہے ہیں کہ مدحت ونعت کی کتاب کو فقہ کی کتاب کہہ رہے ہو.........واہ رے وہابی مولوی تیری کونسی کل سیدھی؟

اور پھر انہوں نے لکھا ہے کہ:

"یہ سلام علماء حق کے نزدیک یہ بھی بدعت ہے"....

لیکن مولوی صاحب! یہ تو بتایئے کہ علماء حق ہیں کون؟......اگر وہابیوں کو علماء حق کہتے ہو پھر تو یہ ایسے علماء حق ہیں جنہیں آج تک حق دیکھنا نصیب نہیں ہوا.......انھوں نے بس حق کا نام سن رکھا ہے.........حق کی "ح" کو بھی نہیں جانتے اور نہ ہی مانتے ہیں......اور آگے آپ نے اس کے بدعت ہونے کی وجہ یہ بتائی ہے.........."یہ نظم اردو میں ہے" گویا آپ کے نزدیک اگر کوئی نظم اور درود وسلام کے الفاظ اردو میں ہوں تو وہ نظم اور درود بدعت ہے اور اس کو لکھنے پڑھنے والا بدعتی ہے......علماء حق کے نمائندے صاحب اب بتایئے!......کیا تمہاری وہابی پارٹی میں کوئی مولوی ایسا نہیں جس نے اردو نظم رقم کی ہو اور اردو میں سلام کہا ہو ہمارے پاس بے شمار حوالہ جات ہیں اسی بات پر کہ آپ کے مولوی حضرات نے اردو نظمیں بھی کہیں اور اردو میں سلام بھی پڑھا لیکن خوف طوالت کی وجہ سے صرف ایک دو حوالہ ملاحظہ کرلیں تا کہ آپ کا گھر پورا ہو سکے......اور آپ جان لیں کے روئے زمیں پر سب سے بڑے بدعتی وہابی لوگ ہیں......

☆ مولوی ابوبکر غزنوی اپنے باپ داؤد غزنوی کے متعلق لکھتا ہے.......

"اچھے شعر سے لطف اندوز ہوتے تھے کبھی کبھی شعر سناتے بھی تھے"....

مزید لکھتے ہیں:

" کچھ عارفانہ کلام بیاض میں درج کیا گیا ہے بعض ایسے شعر بھی بیاض میں لکھے ہیں جن سے حضور اقدس ﷺ سے والہانہ محبت ٹپکتی ہے"....

مولوی ابوبکر نے اپنے والد کے شعر و ادب کے ذوق پر تقریبا ۳۸ صفحات لکھے ہیں (ملاحظہ ہو کتاب داؤد غزنوی ۴۰۳ تا ۴۴۱)

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی داؤد غزنوی صاحب ساری عمر شعر و شاعری کرتے کراتے گزاری اور بقول آپ کے بدعت ہی میں رچے بسے رہے اور بدعت کی حالت میں ہی فوت ہوئے.....آگے سنئے!......

☆ مولوی صادق سیالکوٹی اردو نظم میں یوں سلام پڑھتے ہیں...

جلوۂ ماہ نیم شب تابش نور آفتاب
یہ بھی نہیں تیرا جواب وہ بھی نہیں تیرا جواب
کتنا عظیم تیرا کام کتنا حسین تیرا خطاب
تجھ پر درود بیکراں تجھ پر سلام بے حساب
(جمال مصطفے ۲۲۰)

اسی طرح اس کتاب میں مولوی صاحب نے جابجا اردو نظم اور نثر کی صورت میں درود سلام پڑھا

ملاحظہ ہو: (۱۶، ۳۵، ۶۰، ۶۱، ۵۲۸، ۵۴۳، ۵۴۰)

یاد رہے مولوی صادق سیالکوٹی نے ان صفحات پر لاکھوں اور کروڑوں سلام بھی پڑھے ہیں اور وہ بھی اردو میں......صدیقی صاحب اب بولو!...... یہ وہابی بدعتی ہیں آپ کے " علماء حق "ان مولویوں کے حق میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟....کیا شریعت محمدی میں ان درودں کی کوئی حیثیت اور اصلیت ہے؟

ایک چبھتی ہوئی بات:

مولوی صاحب اگر اردو زبان میں کچھ لکھنا اور پڑھنا بدعت قرار پاتا ہے تو پھر آپ کی اردو میں ۷۵ صفحاتی تصنیف کیا بدعت نہیں؟..... آپکے مولویوں کے خطابات اور بیانات، تحریرات و مؤلفات بدعت نہیں؟.... قرآن وحدیث کے اردو تراجم بدعت نہیں؟..... صدیقی بس سیدھا فتویٰ صادر فرمادیں کہ عربی زبان کے علاوہ باقی سب زبانیں بدعت وخلاف سنت ہیں....
آپ کو آٹے اور دال کا بھاؤ معلوم ہو جائے گا..........

میری تحریر طبعِ یار کو بے چین کرتی ہے
سبب کیا ہے وہی کہتا ہوں جو دل پہ گزرتی ہے

نیز آپ نے یہ الفاظ لکھ کر کہ:

"قرآن واحادیثِ رسول شعروشاعری سے پاک ہیں"

ثابت کر دیا کہ جن کتابوں میں اشعار وغیرہ پائے جاتے ہیں وہ کتب اور تصانیف ناپاک ہیں...... اسی فتوے کی زد میں دیگر کتب وہابیہ کے علاوہ آپ کی کتاب بھی آتی ہے اور شعرو شاعری کے خلاف صفحہ ۶۳ پر آپ نے جو کچھ نے لکھا ہے وہ سب آپ کی کتابوں پر فٹ ہے........ بہت خوب!

ان کو سعیٔ بے کار کا مزہ آیا
کامیابی انہیں مگر نہ ہوئی

جیسا منہ ویسا تھپڑ:

صفحہ ۶۳ اور صفحہ ۶۴ پر مولوی صاحب نے کمال بے شرمی و بے حیائی کا مظاہرہ

کیا........ کہنے لگے کہ بریلوی حضرات لاکھوں اور کروڑوں سلام والی اردو نظمیں نماز میں داخل کرلیں چند شعراء کا ذکر کے لکھتے ہیں. ان کی ایک ایک نظم نماز میں داخل فرمالیں، ان بے چاروں کا کیا قصور ہے؟....

مولوی صاحب! آپ میں غیرت وشرم نام کی کوئی چیز نہیں ہے....اگر ذرا بھر بھی شرم وحیا ہوتی تو ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے اپنے مولویوں کی کتابیں کھنگال لیتے تو آپ کو پتہ چل جاتا کہ آپ کے مولویوں نے یہ سارے کرتوت کیئے ہیں...... اردو زبان میں لاکھوں اور کروڑوں سلام لکھے ہیں...... نظموں کی نظمیں اپنی کتابوں میں درج کی ہیں...... چند حوالہ جات گزر چکے ہیں......اور تم نے خود اپنی کتاب کے بالکل آخری صفحے پر سلام اور اندرونی صفحات پر بھی سلام اور مختلف اردو نظمیں لکھی ہیں...... تو آپ ہمیں یہ مشورہ دینے کی بجائے اپنے مولویوں کی مرمت کرتے ہوئے یہ مشورہ ان کو دیتے کہ یہ اردو نظمیں نماز میں داخل کرلو!......لیکن آپکا یہ حال ہے کہ:

گل گئے گلشن گئے جنگلی دھتورے رہ گئے
اڑ گئے دانا جہاں سے بے شعورے رہ گئے

کیا غیر نبی پر درود پڑھنا جائز ہے؟

صفحہ ۶۴ اور صفحہ ۶۵ پر مولوی صاحب نے ایک غلیظ اور ناپاک جسارت یہ کی کہ شجرۂ سلسلہ قادریہ اور بہار عقیدت سے دو عبارتیں نقل کیں جن میں حضور اکرم ﷺ صحابہ کرام اور غوث پاک پر درود وسلام پڑھنے کے بعد آخر میں اعلحضرت کا ذکر بھی تھا.... یہ دیکھتے ہی مولوی صاحب کا پارہ چڑھ گیا...دانت پیسنے لگے.. پہلے کی طرح جوش میں آکر ہوش کھو بیٹھے...فرمانے لگے......

"مولوی احمد رضا خان بریلوی پر درود وسلام بھیجنا قرآن پاک کی کونسی سورت یا حدیث کی کس کتاب میں درج ہے؟ کیا مولوی احمد رضا خان

بریلوی کو بریلوی حضرات نبی مانتے ہیں؟"........

جاہل اور بے وقوف مصنف صاحب!......اگر آپ کو قرآن و حدیث آتا نہیں تھا تو تم بجائے کتاب لکھنے کے کسی فاضل سے پڑھنے کیلئے روانہ ہوتے.....کیا مصنف بننے کا کچھ زیادہ شوق تھا؟....اب جو ہاتھ مل رہے ہیں کاش! آپنے پہلے ہی سوچا ہوتا تو اتنی رسوائی نہ اٹھانا پڑتی........ جمعیت اہلحدیث برطانیہ کے کوتاہ فہم اور خود فریب عہدیداروں کو بھی یہ خیال نہ آیا کہ یہ جاہل مصنف ہماری عزت خاک میں نہ ملا دے.........لگتا ہے ان بے چاروں کو اتنا شعور ہی نہیں تھا.....بس یوں ہی خوش فہمی میں آ کر ان علم سے کوروں نے آپ کو مصنف مان لیا....اور اندھوں میں کانا راجہ کے مصداق آپ کی تصنیف و تالیف کا "زنگ آلود" سکہ چل نکلا.....اور آج آپ وہابیت کیلئے باعث ننگ و عار بنے ہوئے ہیں...سچ ہے...

الٹی عقل کسی کو ایسی خدا نہ دے
دے موت آدمی کو پر یہ بری ادا نہ دی
اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

اگر غیر نبی پر درود پڑھنا جرم اور خلاف اسلام ہے تو لگایئے فتویٰ خدا تعالیٰ پر!....کیونکہ وہ مسلمانوں کو فرما رہا ہے:

هو الذی یصلی علیکم	اللہ تعالیٰ اور اس کے
وملآئکته الآیه	فرشتے (مسلمانو!) تم پر
(الاحزاب ۴۳)	درود پڑھتے ہیں

حضور پاک پر ایک مرتبہ درود پڑھنے سے خدا تعالیٰ اس بندے پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے (مشکوٰۃ ۸۴)....اب بولیئے!.....کیا اللہ تعالیٰ اور فرشتوں نے عام مسلمانوں کو نبی مان کر ان

پر درود پڑھا ہے؟.....

حضورﷺ نے فرمایا:

اللھم صلی علیٰ آل ابی اوفی
(بخاری ۲/۹۴۱، ابوداؤد ۱/۲۲۴،
ابن ماجہ ۲۲۱)

اے اللہ! ابواوفی کی اولاد پر درود بھیج!

اب بتایئے! کیا حضور نے حضرت آل ابواوفی کو نبی سمجھ کر ان پر درود پڑھا ہے..... حضور پر بھی فتوے لگایئے!..... اسی طرح پوری امت آج تک حضورﷺ کے ساتھ آپ کے صحابہ کرام اہلبیت عظام اور جملہ تبعین پر درود و سلام پڑھتی آئی ہے کیا تمام مسلمانوں نے صحابہ کرام اور اہلبیت عظام وغیرہ کو نبی مان لیا لگایئے فتویٰ ساری امت پر بھی......

وہابیوں کا طرز عمل:

اے دشمن عقل و خرد انساں! اپنا حال بھی دیکھتے جاؤ..... تمہاری وہابی پارٹی کے مولوی بھی حضور کریمﷺ کے علاوہ آل واصحاب و دیگر مسلمانوں پر درود و سلام پڑھتے آئے ہیں..... نماز میں درود ابراہیم پڑھتے ہیں کہ نہیں؟ اس میں **اللھم صل علی محمدو علیٰ ال محمد** الخ کے الفاظ آتے ہیں کہ نہیں؟..... اس جملے میں آل پر درود پڑھا گیا کہ نہیں؟...... سنیئے! مولوی عبدالغفور اثری نے اپنی کتاب احسن الکلام کے صفحہ ۶ پر یہ عبارت لکھی ہے "**و صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمدو علی الہ و اصحابہ و جمیع متبعیہ الی یوم الدین آمین ثم آمین** احقر االناس عبدالغفور اثری آگے سنیئے!...... آپ کے ایک دوسرے مولوی (جن کو گوجرانوالہ کے مولوی حکیم الامت تک کہتے ہیں) اپنی کتاب الدعا صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں

والصلوٰۃ والسلام علی من ارسل بالھدیٰ و خصص

بالشفاعة والدعاء يوم الجزاء الذى دعأ به برفع يديه بعد

المكتوبات كلها وعلى اله و صحبه ومن سلك مسلكه اى

يرفع يديه دبر الصلواة للدعأ والى الله اناب وعليه التقوى

اس عبارت کا ترجمہ مولوی صاحب کی زبانی سن لیں..... صفحہ۳ پر لکھتے ہیں:

صلوۃ و سلام لاانتہا اس ذات گرامی پر جسے رہنمائی کیلئے مبعوث کیا گیا (اس جہان رنگ وبو میں) اور یوم جزاء میں شفاعت ودعا کے اعزاز سے نوازا گیا اور مقام دعا پہ سرفراز کیا گیا (اسی لیئے) واقف اسرار عبودیت نے ہر نماز کے بعد ہاتھ بلند کر کے بارگاہ قدوسیت میں عرض عجز و نیاز کیا..... الہی !..... ناتوانی سے پاک مالک!...... اپنے کرم واحسان کی برکھا اپنے رسول مقدس علیہ السلام کے تعلق داروں ساتھیوں اور جانثاروں پر برسادے اور نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھا اٹھا کر اپنی ناتوانیوں، پریشانیوں اور عبادات میں نارسائیوں کا شکوہ تیرے دربار میں پیش کرنے والوں کو بھی محروم نہ رکھ الہی !...... اے معبود حقیقی !...... میرا تیرے سوا کوئی نہیں...

☆ اور مولوی صاحب!...... تم نے خود اپنی کتاب کے ٹائٹل پیج کی پچھلی جانب یہ درود لکھا ہے:

اللهم صل على سيدنا و مولانا محمد وعلى اله و اصحابه وبارک وسلم

.....اور آخری صفحہ پر یہ لکھوایا صلوا علیه و آله.....ان عبارتوں میں آل اور اصحاب پر درود پڑھا اور پڑھنے کا حکم دیا ہے......

وہابیوں کا فتویٰ:

وہابی مولویوں کی دو عبارتیں مزید سن لیں:

☆ مولوی صادق سیالکوٹی نے لکھا ہے:

"پس جو شخص چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر درود و سلام بھیجے .وہ حضرت محمد ﷺ پر

درود و سلام بھیجے" (جمال مصطفےٰ صفحہ ۲۰۵)

☆ اور مولوی عبدالغفور اثری نے لکھا ہے:

"بلاشبہ (صلواۃ و سلام ترضی اور دعائے رحمت وغیرہ کے) مذکورہ الفاظ کا اطلاق لغوی اور معنوی لحاظ سے انبیاء و مرسلین وغیر انبیاء سب پر کیا جا سکتا ہے"..... (احسن الکلام صفحہ ۱۴۳)

اب بتایئے تمہارے مولوی خود تم نبیوں کے علاوہ دوسروں پر صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہو کیا تم ان تمام کو نبی مانتے ہو؟..... ان پر درود پڑھنے کا کیا مطلب ہے؟..... اب تمہیں چاہیئے کہ تم نماز میں درود ابراہیمی پڑھنے کی بجائے وہ درود پڑھا کرو جو تمہاری کتابوں میں لکھے ہیں......

نہ تم صدمیں ہمیں دیتے
نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ
نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

وہابیوں کے بناوٹی درود:

مولوی فضل الرحمٰن اور ان کی وہابی برادری کو اہل سنت و جماعت پر ایک یہ بھی شکوہ ہے کہ ہم بناوٹی درود پڑھتے ہیں.... مولوی فضل الرحمٰن نے لکھا ہے:

جس پر حضور علیہ السلام کی مہر نہیں وہ درود و سلام نہیں (صفحہ ۶۲)

اسی طرح وہابی جماعت کے شیخ الاسلام مولوی ثناء اللہ امرتسری ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

حدیث شریف میں جس درود کی تعلیم آئی ہے وہ یہ ہے اللھم صلی علی محمد الخ

اس کے سواء مذکورہ درود سب بناوٹی ہیں اصل کے ہوتے بناوٹی کو لینا نا جائز ہے (فتاوی ثنائیہ ۲/۷۷)

اسی طرح مولوی حکیم صادق سیالکوٹی نے لکھا ہے:

"اہل بدعت نے ایک درود وسلام ایجاد کر رکھا ہے الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ یاد رہے کہ نہ یہ مسنون درود ہے نہ سلام ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ میں سے کسی نے ایسا درود و سلام نہیں پڑھا ائمہ اربعہ سے کسی نے یہ نہیں لکھا، تابعین، تبع تابعین میں سے کسی نے نہیں پڑھا، حضور نے فرمایا: من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد جس نے ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے (یعنی مسنون نہیں ہے) وہ مردود ہے پس اس ایجادی درود وسلام سے بچیں"

(جمال مصطفے صفحہ ۲۰۵)

مذکورہ بالا تین حوالوں سے یہ بات ثابت ہوئی کہ وہابیوں کے نزدیک درود وسلام صرف وہی جائز ہے جو مسنون ہے جسکی تعلیم دی گئی ہو جس پر حضور ﷺ کی مہر لگی ہو اور وہ صرف درود ابراہیمی ہے باقی سب ایجادی اور بناوٹی ہیں........

وہابیوں کی کم عقلیاں:

اس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

(۱) کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا کہ درود ابراہیمی کے علاوہ باقی درود بناوٹی ہیں لیکن انھوں نے اپنے اسی فتاوی ثنائیہ اور دیگر کتب

میں جا بجا یہ الفاظ لکھے ہیں "صلی اللہ علیہ وسلم، علیہ الصلوۃ والسلام اور علیہ السلام" وغیرہ

(۲) اسی طرح مولوی صادق سیالکوٹی نے الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ کو غیر مسنون اور ایجادی قرار دیا لیکن اس کے ساتھ ہی لکھ دیا کہ:

"پس جو شخص چاہے کہ اللہ اس پر درود و سلام بھیجے وہ حضرت محمد ﷺ پر درود سلام بھیجے اس طرح صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم" (جمال مصطفیٰ ۲۰۵)

مولوی صادق سیالکوٹی صاحب تو مر کر مٹی میں مل گئے اور اپنے انجام کو پہنچ گئے ورنہ ان کا گریبان جھنجھوڑ کر پوچھا جاتا کہ اے عقل سے عاری انسان اگر اہلسنت و جماعت کے درود و سلام تمہارے نزدیک غیر مسنون بے ثبوت اور ایجادی ہیں تو تمہارا پیش کردہ درود و سلام اور اس کے علاوہ جو مختلف صفحات پر مختلف الفاظ سے عربی اور اردو لاکھوں اور کروڑوں کے الفاظ سے سلام لکھے ہیں کیا وہ قرآن وحدیث سے ثابت ہیں؟ صحابہ کرام، اہل بیت عظام، تابعین، تبع تابعین یا ائمہ اربعہ نے یہ الفاظ لکھے یا پڑھے ہیں؟ لہذا تمہارے اصول و قانون کے مطابق یہ درود و سلام غیر مسنون بلکہ کتاب و سنت پر بہتان ہیں تمھیں اس سے توبہ کرنی چاہئے لیکن نجانے صادق سیالکوٹی کی طرح کتنے وہابی مولوی یہ کام کرتے کرتے مر کے مٹی میں مل گئے اور اپنی شیطنت و بدعت سے توبہ نہ کر سکے اور اب قبر میں اس کی سزا بھگت رہے ہیں۔

صدیقی صاحب کے مصنوعی درود:

صدیقی صاحب نے اپنی تصنیف میں مصنوعی درود و سلام کی بھرمار کی ہے کبھی لکھا ﷺ اور کبھی علیہ السلام، کبھی علیہ الصلوۃ والسلام تحریر کیا اور اس کتاب کے ٹائیٹل پیج کی پچھلی

جانب یہ الفاظ لکھے ہیں۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللھم صل علی سیدنا و مولینا محمد و علی الہ
واصحابہ وبارک وسلم"

اسی طرح صفحہ نمبر ۵، ۷ اور ۹ پر من گھڑت اور خودساختہ الفاظ سے درود پڑھا گیا ہے۔

اب جبیں سے پسینہ پونچھیئے! اور بتایئے! کہ ان الفاظ پر حضور ﷺ کی مہر موجود ہے حضور نے ان الفاظ کو پڑھنے کا حکم کہاں ارشاد فرمایا قرآن وحدیث سے ایک دلیل بھی پیش کر سکتے ہو صحابہ کرام اور سلف صالحین کا ایک حوالہ بھی دکھا سکتے ہو؟ ....نہیں نہیں ......تو پھر ان اصولوں کے مطابق یہ تمام الفاظ بدعت ہیں۔ کتاب وسنت کے خلاف ہیں۔ شریعت محمدی میں زیادتی ہیں۔ اس بدعت کا احساس نہ صدیقی صاحب کو ہوا اور نہ ہی مقدمہ لکھنے والے مولوی ڈاکٹر صہیب حسن فاضل مدینہ یونیورسٹی کو پتہ چلا اور نہ آپ کے وہابی جمعیت کے ارکان کے کانوں پر جوں تک رینگی .... گویا کہ ساری برادری ہی بے حس، مردہ دل اور بے شعور ہے کسی کو احساس تک نہ ہوا ہم کیا کرنا چاہتے تھے اور کیا کر رہے ہیں.....دوسروں پر اعتراض کرنے والو! کہیں سے عقل وشعور مانگ کر اپنی سیاہ کاری بھی ملاحظہ کرو!

اوروں کے عیب بے شک ڈھونڈتا رہ رات دن
چشم عبرت سے کبھی اپنی بھی سیاہ کاری دیکھ

تاریخ میلاد اور تاریخ وصال کا تحقیقی جائزہ

ان مسائل میں کچھ ژرف نگاہی ہے درکار
یہ حقائق ہیں تماشائے لب بام نہیں

تاریخِ ولادت اور تاریخِ وفات پر کھلا چیلنج:

صفحہ ۵۷ تا ۵۹ پر صدیقی صاحب نے حضور پاک ﷺ کی تاریخ ولادت اور تاریخ وفات پر چند مولویوں، ریاضی دانوں اور ہیئت دانوں کے حوالے سے گفتگو کی ہے..... اور بزعم خود یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ آپ کی ولادت ۹ ربیع الاول اور وفات بارہ ربیع الاول ہے....... صد حیرت اور افسوس ہے ان کی کم عقلی، کج فہمی اور خودکشی پر کہ انہیں یہ گفتگو کرتے ہوئے اپنا مؤقف اور پچھلے صفحات میں یہ بیان کیا گیا قرآنی اصول بھی یاد نہیں رہا..... اگر صدیقی صاحب کو حواس باختگی سے کچھ افاقہ ہوا ہو تو ہم انہیں یاد دہانی کرا دیتے ہیں..... صفحہ ۳۹ پر انہوں نے لکھا تھا:

"دینی امور میں اختلاف کے وقت اللہ سبحانہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کی طرف رجوع واجب ہے"

کیا صدیقی صاحب کو اپنا یہ اصول بھول گیا؟ یا اختلاف کے وقت قرآن وحدیث کی طرف رجوع کرنا صرف اہل سنت و جماعت پر واجب ہے؟ کیا وہابی حضرات پر یہ حکم لاگو نہیں ہوتا؟..... کیونکہ صدیقی صاحب نے اس قانون کی مخالفت کی اور حضور اکرم کی تاریخ ولادت اور تاریخ وفات پر نہ تو انہوں نے قرآن کی کوئی آیت پیش کی اور نہ ہی کوئی حدیث پیش کرنے کی زحمت گوارا فرمائی...... چند مولویوں اور ریاضی دانوں کے اقوال پیش کیئے ہیں...... شائد وہ ان پیش کردہ

مولویوں کو قرآن وحدیث سے بڑھ کر مانتے ہیں...... اس لئے قرآن وحدیث کی بجائے مولویوں کے حوالے پیش کررہے ہیں........ ہمارا صدیقی صاحب کو چیلنج ہے کہ وہ قرآن وحدیث کے کسی ایک حوالہ سے ثابت کریں کہ حضورﷺ کی ولادت ۹ ربیع الاوّل اور وفات ۱۲ ربیع الاوّل کو ہے........

اگر پیدائش اور وفات ایک ہی دن ہوں؟

مولوی صدیقی صاحب نے دیگر وہابی مولویوں کی طرح یہ اعتراض بلکہ بقول فا کہانی فیصلہ دیا ہے کہ:

"میلاد اور وفات کی تاریخوں کے متحد ہونے کی وجہ سے نہ بارہ وفات کا غم اور نہ عید میلاد کی خوشی ہے، یہ سب جاہلوں کی باتیں ہیں" (صفحہ ۵۹)

مولوی صاحب نے اس عبارت میں اتنا تو مان لیا ہے کہ یوم میلاد عید تو ہے لیکن اس دن وفات ہونے کیوجہ سے ہمیں نہ خوشی منانی چاہئیے اور نہ غم منانا چاہئیے .... خوشی یا غم منانے والے جاہل ہیں...... مولوی صاحب! آیئے! اب آپ کے فتوے کا شریعت کی روشنی میں جائزہ لے لیتے ہیں......

یوم وفات بھی رحمت کا دن ہے:

☆ حضور اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا:

حیاتی خیر لکم تحدثون	میری زندگی بھی
ویحدث لکم ووفاتی	تمہارے لئے بہتر
خیر لکم تعرض علی	ہے (کہ) تم باتیں

اعمالکم الحدیث
(طبقات ابن سعد ۲/ ۱۹۴،
زرقانی شرح المواھب ۵/ ۳۳۷،
مجمع الزوائد ۹/ ۲۷)

کرتے ہو اور تمھارے ساتھ گفتگو کی جاتی ہے اور میری وفات بھی تمھارے لئے بہتر ہے کہ تمھارے اعمال مجھ پر پیش کئے جائیں گے

☆ مزید ارشاد فرمایا:

اذا اراد رحمة امة من عباده قبض نبیها قبلها فجعله لها فرطا و سلفا
(مسلم ۲/ ۲۴۹)

جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر رحمت کا ارادہ کرتا ہے تو (ان کے) نبی علیہ السلام کو امت سے پہلے وفات دیکر امت کیلئے بخشش اور شفاعت کا سامان کر دیتا ہے....

مولوی صاحب کچھ سمجھیں ہیں؟........وفات النبی کا دن امت کیلئے رحمت و خیر کا دن ہوتا ہے..... اب آپ ہی بتائیں رحمت و بخشش اور عفو وکرم کے دن رونا چاہئیے یا خوش ہونا چاہئیے.... اب لگائیے! فتویٰ حضور اکرم ﷺ پر کہ "وفات النبی کو رحمت اور خیر کا دن قرار دیکر اس پر خوش ہونا جاہلوں کی باتیں ہیں"........معاذ اللہ!...

یوم وفات بھی خیر کا دن ہے

مزید سنئیے! حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان من افضل ایا کم یوم الجمعة فیه خلق آدم و فیه قبض (ابوداؤد ۱۵۰/۱، ابن ماجہ ۷۷، مشکوٰۃ ۱۲۰)	دنوں میں افضل دن جمعہ کا دن ہے اس میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن آپکا وصال ہوا....

دوسرے مقام پر اارشار فرمایا:

ان هذا یوم عید جعله الله للمسلمین (ابن ماجہ ۷۸، مشکوٰۃ ۱۲۳)	یوم جمعہ وہ دن ہے جسے اللہ نے مسلمانوں کے لئے عید بنایا ہے....

لمحہ فکریہ:

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جمعہ کا دن میلاد النبی کا دن بھی ہے اور وفات النبی کا بھی.... اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے وفات کے غم کو ترک کرتے ہوئے میلاد النبی کی خوشی کو باقی رکھا ہے اور ہر جمعۃ المبارک کو مسلمانوں کے لئے عید کا دن قرار دیا ہے.... جس سے واضح ہوگیا کہ اگر ولادت اور وفات ایک ہی دن میں ہو تو وفات کی غمی کو تین دن کے بعد ختم کر دیا جاتا ہے اور میلاد کی خوشی کو ہمیشہ کے لئے جاری رکھا جاتا ہے....

اب لمحہ فکریہ ہے.... مولوی فضل الرحمٰن سمیت دنیا کے تمام وہابیوں کے لئے کہ انہوں نے "وفات النبی" کے دن خوشی منانے کو جاہلوں کی باتیں قرار دیا ہے.... اگر ان میں شرم وحیا کی

کوئی چیز ہے تو وہ بتائیں! کہ ان کا فتویٰ اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ پر نہیں لگا؟.... کیا معاذ اللہ!.... اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے ارشادات وفرمودات بھی جاہلوں کی باتیں ہیں؟.... اور مزید اس سے بڑھ کر یہ کہ صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، محدثین ومفسرین اور وہابی حضرات کے علماء اور عوام بھی جمعہ کو عید کا دن مانتے ہیں۔ کیا یہ تمام کے تمام معاذ اللہ جاہل ان پڑھ اور بے وقوف ہیں؟....

مولوی صاحب نے ایسا فتویٰ دیا کہ جس سے اللہ تعالیٰ، رسول اکرم اور سلف صالحین کے علاوہ وہ خود بھی اور ان کی وہابی پارٹی بھی نہ بچ سکی.... شاباش مولوی صاحب شاباش!........ مفتی ہوں تو ایسے!.... ہم نے ویسے ہی آپ کو بے وقوف اور کم عقل نہیں کہا تھا.... آپ کے ان "کمالات و خصائل" کی وجہ سے آپ کو اس خطاب سے نوازا تھا!.... یقین جانئے اگر وہابی مسلک میں آپ جیسے دو چار اور افراد پیدا ہو جائیں تو پھر ہمیں کسی قسم کی کوئی زحمت اٹھانے کی ضرورت نہ ہوگی وہ خود اپنے مسلک کے بخیے ادھیڑ دیں گے........

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

حضور اکرم ﷺ کی تاریخ ولادت:

پوری وہابی برادری جہالت کی اندھیر نگری میں سرگرداں ہے..... مولوی شبلی نعمانی کی پیروی میں محمود پاشا فلکی کی تحقیق (کہ تاریخ ولادت ۹ ربیع الاوّل اور وفات ۱۲ ربیع الاوّل ہے) پر اندھا دھند عمل کر رہے ہیں کیونکہ خود علم وتحقیق سے عاری ہیں.... لیکن.....

جبکہ اندھے ہیں خود پیرو مرشد
رہبری کریں گے کیا اندھے گھرانے والے

دراندھوں میں کانا راجہ کے مصداق وہابی لوگ اپنے مولویوں کو محققین قرار دے کرانہیں داد تحقیق دینے میں مکھی پر مکھی مارتے ہیں اور خود فکر و تدبر کرنہیں سکتے کیونکہ اتنی لیاقت وصلاحیت ہی نہیں........ان لوگوں کی جہالت اور سفاہت کے پیش نظر چند اقوال پیش کررہے ہیں....... پڑھیئے اور صحیح وغلط کا فیصلہ کیجئے.....

صحابہ کرام، محدثین ودیگر حضرات کا مؤقف:

تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول پر درج ذیل چند حوالہ جات پیش خدمت ہیں:

حضور اکرم ﷺ کے پیارے صحابی حضرت جابر اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

ولد رسول الله ﷺ عام	رسول کریم کی ولادت
الفيل يوم الاثنين الثانی	مبارکہ عام الفیل سوموار
عشر من ربيع الاول	کے دن بارہ ربیع کو ہوئی

(سیرت نبویہ لابن کثیر ۱/۱۹۹،
بلوغ الامانی شرح الفتح الربانی ۲/۱۸۹)

وہابی لوگ عجیب اہلحدیث ہیں کہ انہیں آج تک یہ حدیث شریف نظر نہیں آئی .....اور ہمارے دکھانے پر آج تک انھوں نے اپنی رائے نہیں بدلی...کیا اہلحدیث وہ ہوتے ہیں جو حدیث کی مخالفت کریں؟........

محمد بن اسحاق (جو کہ پہلے سیرت نگار ہیں) فرماتے ہیں:

☆ حضور ﷺ کی ولادت پیر کے روز بارہ ربیع الاول کو ہوئی.....

(سیرت ابن ہشام ۱/۱۹۵)

☆ شارح بخاری حضرت امام قسطلانی لکھتے ہیں: حضور کی ولادت ۱۲ ربیع الاول ہے۔
(زرقانی شرح المواھب ۱/۱۳۲)

☆ اسی طرح دیگر حضرات نے بھی اسی بات کی تصدیق کی ہے کہ یوم ولادت بارہ ربیع الاوّل پر اہل تحقیق کا اجماع ہے ....ملاحظہ ہو! سیرت حلبیہ ۱/۵۷، ماثبت من السنتہ ۱/۹۸ مدارج النبوۃ ۲/۱۴، المورد الروی لعلی القاری ۹۵، سیرت نبویہ لابن کثیر ۱/۱۹۹، المستدرک للحاکم ۲/۶۰۳، نسیم الریاض ۳/۲۷۵، صفۃ الصفوہ ۱/۵۲

جی صدیقی صاحب! لگتا ہے آپ کو درج بالا صحابہ کرام واکابرین کے حوالہ جات سے قطعاً کوئی سروکار نہیں آپ کے نزدیک تو سب کچھ وہابی مولویان ہی ہیں......تو لیجیے ہم آپ کے اکابر کے بھی چند حوالہ جات پیش کیئے دیتے ہیں......

اکابرین وہابیہ کا اعتراف:

حکیم صادق سیالکوٹی نے سید الکونین صفحہ ۵۵، مولوی مودودی نے سیرت سرورعالم صفحہ ۹۳، ۹۴ میں، نواب صدیق حسن خان نے الشمامتہ العنبر یہ صفحہ ۷ مرزا حیرت دہلوی نے المحمد صفحہ ۱۳۵ میں، ابراھیم میر سیالکوٹی نے تاریخ نبوی میں اس بات کی صراحت کی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا یوم ولادت بارہ ربیع الاول ہے.........

اب بتایئے!.....یہ لوگ جاہل ہیں یا علم وتحقیق سے کورے؟.......صرف آپ کے ذکر کردہ دوتین مولویوں کو علم وتحقیق کا ملکہ ومرتبہ حاصل تھا؟......اس سے قبل اور اسکے بعد آج تک کوئی انسان و تاریخ دان ایسا نہیں ہوا کہ جسکو حقیقت حال سے آگاہی ہوئی ہو........اگر ہوئی بھی تو صرف آپ کے چند مولویوں کو اور وہ بھی محمود پاشا فلکی کے اندھے مقلد ہو کر مکھی پر مکھی مار رہے ہیں......اور طرفہ تماشہ یہ ہے کہ ان "پیروایانِ پاشا" کو آج تک اپنے "بابا" پاشا کی سکونت ورہائش کا بھی حتمی

طور پر علم نہیں ہو سکا......واہ رے وہابی محققو! اپنے پیر و مرشد کا اصلی وطن بھی معلوم نہیں کر سکے صحابہ کرام و اکابرین کی تحقیقات و بیانات کو جھٹلانے بیٹھ گئے ہو!......آفرین ہو ایسے جاہل محققوں پر.......

تاریخ وصال کی تحقیق:

صفحہ ۵۸ پر مولوی صاحب نے بارہ ربیع الاول کو وفات کا دن قرار دیا ہے......اور اپنے تین مولویوں کے حوالے دیئے ہیں.....اور اسی بات کو درست قرار دیا ہے........درج ذیل سطور میں ہم اسی مسئلہ پر گفتگو کر رہے ہیں کہ وفات مبارکہ بارہ ربیع الاول کو ہے یا کسی اور تاریخ کو.....

وہابی مفتی کا اقرار:

اب سنیئے !.....اپنی جماعت کے شیخ الکل مولوی اعظم ،محمد علی جانباز ،مولوی الیاس اثری اور مولوی احسان الٰہی ظہیر وغیرہ کے استاد کا فتویٰ جن کے متعلق مولوی اعظم مدرس جامعہ اسلامیہ نے یہ الفاظ لکھے ہیں:

"استاذ الاساتذہ مفتئ جماعت علامہ ابولبرکات احمد صاحب زید مجدہ شیخ الحدیث و مہتم جامعہ اسلامیہ اہلحدیث گوجرانوالہ پاکستان (شان مصطفےٰ اور عید میلاد النبی ﷺ صفحہ ۵)

مولوی ابوالبرکات کا اقتباس پیش خدمت ہے...... پڑھیئے !......اور کہیں سے غیرت مستعار لے کر فیصلہ کیجیے !..وہ فرماتے ہیں:

"اکثر لوگوں کے نزدیک وفات بارہ ربیع الاول کی ہے لیکن محقق علماء نے اس کو غلط ثابت کر کے بارہ ربیع الاول کی دوسری تاریخ قرار دیا ہے بارہ ربیع الاول میں نبی ﷺ کی وفات متفق علیہ کہنا غلط ہے وفات پر بہت ہی اختلاف ہے، آنحضرت حجتہ الوداع میں عرفہ میں ۹ ذوالحجہ جمعہ کو عرفہ میں تھے جیسا کہ بخاری وغیرہ کتاب میں موجود ہے اس کے مطابق اگر ذوالحجہ، محرم وصفر تینوں انتیس کے ہو جائیں تو یکم ربیع الاوّل اتوار کو اور سوموار دو ربیع الاوّل یا ۹ ربیع الاوّل بنتا ہے سب کا اتفاق ہے سوموار کو فوت ہوئے۔ حافظ ابن حجر نے اس قول کو ترجیح دی ہے کہ دو ربیع الاوّل سوموار کو وفات ہے۔ ساتھ یہ بھی لکھا ہے شروع میں اصل عبارت ثانی عشر ربیع الاوّل تھا کسی نے ثانی شہر ربیع الاوّل بنا دیا ہے. اس طرح بارہ مشہور ہو گیا اصل میں یہ غلطی کا نتیجہ ہے" (شان مصطفیٰ اور عید میلاد النبی ﷺ صفحہ ۵۔۶)

یہی تحقیق مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے نشر الطیب صفحہ ۲۰۲ پر پیش کی ہے........

اور مشہور سیرت نگار امام ابو القاسم سہیلی نے الروض الانف ۲/۶ ۳۷ پر یہی وضاحت فرمائی ہے کہ حساب کے لحاظ سے بارہ ربیع الاوّل بروز سوموار وفات کسی صورت بھی نہیں بنتی......

شبلی نعمانی کا فیصلہ:

مولوی فضل الرحمن صدیقی نے جب تاریخ ولادت کا ذکر کیا تو مولوی شبلی نعمانی کی سیرت النبی صفحہ ۱۷۱ سے طویل اقتباس پیش کیا اور لکھا...... "علامہ شبلی نعمانی رحمہ اللہ فرماتے

ہیں"......لیکن جب تاریخ وصال کی باری آئی تو چونکہ مولوی شبلی نعمانی کی رائے مولوی فضل الرحمان کے نظریہ کے خلاف تھی اس لئے یہاں مولوی صاحب نے مولوی شبلی نعمانی کو بالکل بھلا کران کا ذکر نہ کرنے میں اپنی بہتری اور عافیت سمجھی......لیکن مولوی صاحب کے پاس اگر شرم و حیاء کے نام کی کوئی چیز ہوتی تو انہیں یہاں بھی اپنے شبلی کو پیش کرنا چاہیئے تھا.....اور اس کا فیصلہ تسلیم کرنا چاہیئے تھا......مولوی صاحب کان کھول کے سنو اور چشم عبرت سے پڑھو!........شبلی نعمانی نے تاریخ وصال پر تین صفحات لکھنے کے بعد اپنا فیصلہ یہ سنایا کہ:

"وفات نبی ﷺ کی صحیح تاریخ ہمارے نزدیک یکم ربیع الاول ہے" (ملاحظہ ہو سیرت النبی جلد ۲ صفحہ ۷۱)

تمھارے راز سر بستہ کو طشت از بام کرتا ہے
ہمارے ضبط کا نا قابلِ اظہار ہو جانا

چار ماہ کا کیلنڈر:

تاریخ وصال کی مزید تحقیق کیلئے ہم احادیث مبارکہ کی روشنی میں ایک کیلنڈر تیار کر دیتے ہیں تاکہ مسئلہ سمجھنے میں آسانی رہے......ملاحظہ فرمائیں!.....حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق جب حضور ﷺ نے حج مبارک ادا فرمایا اس سال نو (۹) ذوالحجہ کو جمعۃ المبارک کا دن تھا (مسلم شریف ۲/۴۲۰)

دوسری روایات سے واضح ہوتا ہے کہ آپکا وصال مبارک پیر کے دن ہوا (بخاری شریف ۱/۹۳)

تو اس صورت میں سوموار کو ۱۲ ربیع الاوّل شریف کا دن نہیں بنتا خواہ درمیانی مہینوں کو انتیس دنوں کے تسلیم کریں یا تیس دنوں کے........یا بعض انتیس دنوں کا اور بعض کو تیس دنوں کا تصور کریں.........اسکا کیلنڈر پیش خدمت ہے:

کُل ماہ تیس کے

ذی الحجہ

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
					۱	۲
۳	۴	۵	۶	۷	۸	حجۃ الوداع ۹
۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰

محرم

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
۲۹	۳۰					

صفر

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
		۱	۲	۳	۴	۵
۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶
۲۷	۲۸	۲۹	۳۰			

ربیع الاول

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
				۱	۲	۳
۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱۱	۱۲					

کُل ماہ انتیس کے

ذی الحجہ

جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ
۲	۱					
جمعۃ الوداع ۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳
۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰
۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷
	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴

محرم

جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ
۱						
۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲
۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹
۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶
۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳

صفر

جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ
۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵
۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲
						۲۹

ربیع الاول

جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ
۶	۵	۴	۳	۲	۱	
	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷

ایک ماہ تیس کا اور دو ماہ انتیس کے

ذی الحجہ

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
					۱	۲
۳	۴	۵	۶	۷	۸	حجۃ الوداع ۹
۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰

محرم

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
۲۹						

صفر

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
	۱	۲	۳	۴	۵	۶
۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
۲۸	۲۹					

ربیع الاول

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
		۱	۲	۳	۴	۵
۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲

ایک ماہ انتیس کا اور دو ماہ تیس کے

ذی الحجہ

ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
					۱	۲
۳	۴	۵	۶	۷	۸	جمعۃ الوداع ۹
۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	

محرم

ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل	بدھ	جمعرات
۲	۳	۴	۵	۶	۷
۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
۳۰					

صفر

ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
	۱	۲	۳	۴	۵	۶
۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۲۱	۲۲	۲۳	۳۴	۲۵	۲۶	۲۷
۲۸	۲۹	۳۰				

ربیع الاول

ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل	بدھ	جمعرات
			۱	۲	۳
۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱۲					

فیصلہ کن بات:

ہر چند واضح ہوگیا کہ حضورﷺ کا وصال مبارک بارہ ربیع الاوّل کو نہیں ہوا......لیکن اسکے باوجود اگر مولوی صاحب اسی بات پر اصرار کرتے رہیں کہ ہماری تحقیق ہی حرف آخر ہے.....تو آیئے! ہم ایک فیصلہ کن بات پیش کررہے ہیں قرآن وحدیث پر ایمان رکھنے والے کو اس بات پر یقین کرتے ہوئے ہر قسم کا اختلاف ختم کردینا چاہیئے...کیونکہ یہ بات ہماری نہیں..... بلکہ اس محبوب کا فرمان ہے جس کے فرمان پر ہر گمان رد کردیا جاتا ہے۔

انہیں کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زباں میری ہے بات انکی
انہیں کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات ان کی

وفات کا غم کتنے روز؟

اگر بالفرض یہ بھی مان لیا جائے کہ حضورﷺ کا یوم وفات بارہ ربیع الاوّل ہے تو پھر بھی خوشی منانے کی شریعت میں کوئی ممانعت اور رکاوٹ نہیں ہے.....کیونکہ اسلام کے نزدیک پیدائش کی خوشی سالہا سال منائی جاسکتی ہے جبکہ وفات کا غم صرف تین دن ہے اور صرف وہ عورت جس کا خاوند فوت ہوجائے اسکے لیے سوگ چار ماہ اور دس دن ہے.........

سنئے!........ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسولﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا یحل لا مرأة تؤمن بالله	یعنی کسی مومن عورت کے لئے
والیوم الآخر تحد علی فوق	جائز نہیں کہ وہ کسی مرنے
ثلاث الا علی زوج اربعة	والے پر تین دن سے زیادہ

اشھر و عشرا	سوگ منائے ہاں شوہر کے
بخاری ۱/۱۷۱	مرنے پر چار ماہ دس دن سوگ منائے گی

اس کے علاوہ متعدد صحابہ کرام اور صحابیات عظام سے مروی احادیث مبارکہ میں یہی قانون موجود ہے.....اسی طرح دوسری روایت کے یہ لفظ ہیں:

نهينا ان نحد اكثر من	یعنی خاوند کے علاوہ دیگر فوت
ثلاث الا على زوج	شدہ لوگوں پر تین دن سے
بخاری ۱/۱۷۰	زیادہ سوگ منانے سے ہمیں روکا گیا ہے۔

ان احادیث مبارکہ نے فیصلہ کر دیا کہ کسی بھی فوت ہونے والے پر صرف تین دن تک سوگ اور غم کا اظہار کیا جا سکتا ہے..........سوائے عورت کہ وہ اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن تک سوگ منائے گی اس سے زیادہ دن سوگ منانے والا اللہ تعالیٰ، رسول کریم اور آخرت کے دن کا منکر ہے......اب بتائیے! اہلحدیث کہلوانے والو! اگر ایمان کی ضرورت ہے تو پھر اب حضور ﷺ کی وفات مبارکہ کا غم ہرگز نہیں منایا جا سکتا.........

مدینہ میں قیامت صغریٰ بپا تھی تو.....؟

جب ربیع الاول شریف کا موسم و مہینہ قریب آتا ہے تو وہابی حضرات کا تقریباً ہر خطیب ہر مقرر اور بزعم خود ہر شیخ القرآن و شیخ الحدیث والتفسیر گلا پھاڑ پھاڑ کر "صوتِ حمیر" نکال نکال کر کمال منہ زوری اور تند خوئی، بے لگامی کیساتھ اپنی وہابی برادری کو یہ مواد دے رہا ہوتا ہے.....اور سنیت کے خلاف زہر اگل رہا ہوتا ہے کہ دیکھو!...بارہ ربیع الاول کو تو حضور کا وصال ہوا تھا......

صحابہ کرام اور اہل بیت عظام رو رو کر بے ہوش ہو رہے تھے....... پورا مدینہ سوگ اور غم کا اظہار کر رہا تھا.... لوگ اپنے آپ سے بے خبر ہو گئے تھے..... مدینہ میں قیامت صغریٰ بپا تھی........ حضرت فاطمہ صدمے سے نڈھال ہو رہی تھی..... اور یہ سنی لوگ اس دن جشن مناتے ہیں..... حلوے اور کھیریں کھاتے ہیں.... انکا کوئی عزیز، باپ، بیٹا یا بھائی مرجائے تو یہ خوشی نہیں مناتے حضورﷺ کے وصال پر خوشی مناتے ہیں..... یہی چال مولوی فضل الرحمٰن نے صفحہ ۵۹ پر چلی..... لکھتے ہیں:

"بارہ وفات کے دن جشن وجلوس کیوں؟ یہ عید کیسی؟ یہ کاغذی جھنڈیاں، محراب اور چراغاں کیسا، یہ قوالیاں، باجے، گاجے، چمٹے، تالیاں اور ہاہا، ہوہو، ہی ہی کیسا؟ لنگر شریف میں رنگ برنگے طرح طرح کے کھانے روسٹڈ چکن وغیرہ کیسے؟ کیا آپ بھول گئے کہ حضور اکرمﷺ کے وفات والے دن مدینہ طیبہ میں قیامت صغریٰ برپا تھی؟....... بیٹے بھائی یا باپ فوت ہوجائیں تو کیا وفات والے دن اسی طرح جشن مناتے ہیں؟.... میلاد اور وفات کی تاریخوں کے متحد ہونے کی وجہ سے نہ بارہ وفات کا غم اور نہ عید میلاد کی خوشی ہے سب جاہلوں کی باتیں ہیں؟"

جیسے کو تیسا:

صفحہ ۵۹ پر مولوی صاحب نے جشن میلاد شریف کے خلاف اپنے ترکش کا آخری تیر چلایا....... جس کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ اس دن آپکا وصال ہوا تھا اور صحابہ کرام نے غم منایا تھا تو اس دن خوشی نہیں منانی چاہیے کیونکہ جس دن بیٹا یا باپ فوت ہوجائے تو اس دن خوشی نہیں منائی جاتی....... مولوی صاحب!.... نہایت افسوس ہے آپ کی مرکزی جمعیۃ اہلحدیث برطانیہ پر کہ انھوں نے آپ جیسے جاھل اور بے وقوف کو مجلس شوریٰ کا رکن اور رسالہ "وحدت" کا ایڈیٹر کیسے

نامزد کردیا......اور مزید افسوس ہے ڈاکٹر صہیب حسن امیر جمعیت پر کہ ڈاکٹروں کو تو ایک کے چار چار نظر آتے ہیں مگر آپ ایم اے پی ایچ ڈی اور مدینہ یونیورسٹی کے فاضل ہو کر بھی جاہل کے جاہل ہی رہے......آپ کو اتنا بھی معلوم نہ ہو سکا کہ ولادت کی خوشی تو ہمیشہ منائی جاسکتی ہے لیکن وفات کا غم تین دن سے زیادہ (عورت مُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوجُهَا کے علاوہ) کسی کلمہ گو مسلمان کیلئے ہرگز جائز نہیں............عقل کے اندھو!..اگر خوشی نہیں مناتے...اور تمہارے مقدر میں یہ خوشی نہیں ہے تو صحابہ کرام کا جو حوالہ دیتے ہو اس پر ہی عمل کر کے دکھادو...آپکے شیعہ ہونے کا ثبوت تو ہم نے دے دیا اب کس بات کا انتظار ہے اپنے بھائیوں کیساتھ مل کر سوگ کیوں نہیں مناتے؟...اس دن گھروں میں کھانا کیوں پکاتے ہو؟ کاروبار کیوں کرتے ہو؟...ظالمو!....جب باپ یا بیٹے کے مرنے پر خوشی نہیں منائی جاتی تو غم تو ضرور منایا جاتا ہے......تو پھر تم پیچھے کیوں رہتے ہو؟....نہ تم خوشی مناتے ہو نہ غم مناتے ہو؟........یہ درمیان میں کیوں لٹکے ہوئے ہو؟........لگتا ہے تمہیں حضور اکرم ﷺ کے وصال پر کوئی دکھ نہیں......تمہیں صحابہ کرام کے غم کیساتھ کوئی ہمدردی نہیں...تمہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کیساتھ کوئی محبت و پیار نہیں اس لئے تو ان کے غم میں شریک نہیں ہوتے...بدبختو!...تمہارا کوئی مولوی مرجائے یا کوئی عام وہابی مرجائے تو اس کے مرنے والوں کیساتھ دکھ کا اظہار کرتے ہو....اپنے رسالوں اور کتابوں میں ان کے وارثان کیساتھ غم میں برابر کے شریک ہونے کا اعلان و اظہار کرتے ہو کیا حضور ﷺ کا درجہ تمہارے کسی مولوی جتنا بھی نہیں؟.......بارہ وفات کے دن ایک گھنٹہ بھی تم نے کبھی سوگ نہیں منایا.....بد باطنو! یہ تمہاری رسول دشمنی، بد باطنی، کوڑھ مغزی اور شقاوت قلبی نہیں؟....کہ اپنے مولویوں کے دن تو مناتے ہو......ان کے نام پر تو جلسے کرتے ہو....عام وہابیوں کی وفات پر تو رنجیدہ خاطر ہوتے ہو لیکن یوم وفات پر سوگ نہیں مناتے عجیب مسلک ہے آپکا کہ خود غم نہیں مناتے اور ہمیں خوشی منانے نہیں دیتے؟.......گویا:

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

صحابہ کرام کے غم کی وجہ:

اب سنیئے! اصل بات...... حضور اکرم ﷺ کی وفات مبارکہ پر صحابہ کرام کی حالت غیر، آہ وبکا، چیخیں مار مار کر رونا وغیرہ ان تمام چیزوں کے وقوع کی وجہ صرف یہ تھی کہ جب صحابہ پاک کو اچانک آپ کے وصال کی خبر ملی تو وہ اس کی چوٹ برداشت نہ کر سکے...... ظاہری جدائی اور سر عام عدم زیارت کے اس عظیم حادثے نے دل پر سخت اثر کیا..... صحابہ کرام کے ہوش اڑ گئے ..... حواس باختہ ہو گئے..... چیخیں مارنے لگے...... سروں پر مٹی ڈالنے لگے...... کوئی دیواروں سے ٹکریں مارنے لگا..... کسی پر سکتے اور بے ہوشی کا عالم طاری ہو گیا...... حضرت فاروق اعظم پر اس حادثے کی اتنی زبردست چوٹ لگی کہ آپ نے ننگی تلوار ہاتھ میں تھام لی اور تلوار لہرا لہرا کے کہنے لگے کہ جس نے کہا کہ حضور ﷺ وفات پا گئے ہیں میں اس کا سر قلم کر دوں گا.... خبردار یہ لفظ منہ سے نہ نکالنا....... حضور اکرم ﷺ کو موت نہیں آ سکتی..... اسطرح کے دوسرے واقعات بھی لفظ معذوری اور غیر اختیاری طور پر انتہائی صدمے کی وجہ سے تھا لہذا شرعی طور پر ان پر مواخذہ نہیں ہے.... کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان القلم رفع عن ثلاثة عن	تین آدمی شرعی حکم سے
المجنون حتی یفیق و عن	خارج (معذور) ہیں
الصبی حتی یدرک و عن	ایک وہ جس کی عقل پر
النائم حتی یستیقظ	پر غلبہ ہو گیا اور دوسرا بچہ
(بخاری ۲/ ۹۴۷ واللفظ لہ،	اور تیسرا سویا ہوا

ترمذی ۱/ ۲۰۷، ابوداؤد ۲/ ۲۴۸، ابن ماجہ ۱۴۸)

اور صحابہ کرام کا یہ عمل امت کے لئے پیروی کے لائق نہیں ہے......کیونکہ اس واقع کے بعد کسی صحابی سے ثابت نہیں ہے کہ انھوں نے وفات کا غم یا سوگ منایا ہو......اور یہی وہ بات ہے جسے وہابی حضرات کے مولوی اور فاضل مدینہ ڈاکٹر اوران کے شیوخ حدیث وایڈیٹرز حضرات آج تک نہ سمجھ پائے.......کہ وقتی طور پر اظہار افسوس یا آنکھوں سے آنسوؤں کا نکل آنا ایک طبعی امر اور فطری چیز ہے........جسکی پیروی نہیں کی جاتی........

حضور ﷺ کے آنسو:

جس طرح حضور اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم سلام اللہ علی ابآئہ وعلیہ کی وفات کے موقع پر بے ساختہ حضور اکرم ﷺ کی مبارک آنکھوں سے آنسو نکل پڑے تو صحابہ کرام نے عرض کیا حضور! یہ کیا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

اِنّا بفراقِک یا ابراھیم	اے ابراھیم! ہم تیری جدائی کیوجہ سے
لَمحزونون (بخاری ۱/۱۷۴)	غمگین ہیں

اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے اپنی بیٹی (حضرت رقیّہ) اور ایک نواسے (حضرت زینب کے بیٹے) کی وفات پر بھی آنسو بہائے اور غم کا اظہار کیا (بخاری ۱/۱۷۱)

لیکن کوئی مائی کا لال یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے صاحبزادے، اپنی صاحبزادی یا نواسے کی وفات پر ہر سال اسی تاریخ پر دکھ یا غم منایا ہو یا صحابہ کرام نے حضور اکرم کی تاریخ وفات کو سال بسال منایا اور اس پر غم یا سوگ کا اظہار کیا ہو....اگر دنیا کا کوئی وہابی یہ ثابت کر دے تو ہم اسے منہ مانگا انعام پیش کریں گے.......

اگر نہ مانیں تو؟؟؟

اگر وہابی حضرات کو صحابہ کرام کا حضورﷺ کے وصال پر غم منانا کچھ زیادہ ہی یاد آتا ہے تو ہم کہیں گے کہ بسم اللہ!... نکل آؤ گھروں اور مسجدوں سے، ڈالیئے مٹی اپنے سروں پر..... بند کر دیجئے اپنے کارخانے ودوکانات........ چھوڑ دیجئے کھانا پکانا........ ماریئے ٹکریں دیواروں کیساتھ .... اور تھام لیجئے ننگی تلواریں.. اور اعلان کرنا شروع کر دیں کہ جو یہ کہے گا کہ حضور کا انتقال ہو گیا ہے ہم اسکا سر قلم کر دیں گے...... پھر دیکھیں کیا بنتا ہے..... اور کس بھاؤ بکتی ہے..... اپنی تلواروں سے اپنی ہی گردنیں اڑاؤ گے...... آخر کیا وجہ ہے؟........ تم ایک دفعہ آزما کر کیوں نہیں دیکھ لیتے........ لوگوں کو ایک بار تو صحابہ کرام کی سنت پر عمل کر کے دکھادیں..... ایک دفعہ تو ان کی یاد تازہ کر دیں..... آخر....

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

کوئی تو بات ہے ساقی کہ میکدے میں ضرور!

واقعہ ابولہب حقائق کے آئینہ میں

بے حبِّ نبی ﷺ جو پڑھتے ہیں بخاری
آتا ہے بخار ان کو نہیں آتی بخاری

ابولہب کا واقعہ:

صفحہ ۵۴ سے لے کر صفحہ ۵۷ تک صدیقی صاحب کو ابولہب یاد آ گیا...... انہوں نے اپنے اندرونی تعلق اور قلبی مناسبت کیوجہ سے ابولہب کا ذکر تو کر دیا ہے لیکن جنہیں خواب آیا تھا یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ ان کا نام لینا بھی گوارا نہ کیا..... جو خواب حضرت عباس کو آیا تھا مولوی صاحب نے اپنی جہالت و سفاہت کی وجہ سے وہ حضرت ثویبہ کے نام جڑ دیا..... عنوان لکھا ہے:

"ابولہب اور اس کی لونڈی ثویبہ کا خواب"

بے چارے مولوی صاحب نے کبھی کوئی کتاب پڑھی ہو تو انہیں معلوم ہو کہ اصل واقعہ کیا ہے اور خواب کس کو آیا تھا..... جب مولوی صاحب اصل واقعہ سے ہی ناواقف اور بے خبر ہیں تو اس واقعہ کی وجہ سے انکا ہم پر اعتراضات کرنا بے وقوفی اور کم عقلی کی انتہا نہیں تو کیا ہے؟....... مولوی صاحب لکھتے ہیں:

"بریلوی رضاخانی حضرت امام بخاری کی صحیح بخاری شریف سے ابولہب کی لونڈی ثویبہ والے خواب کا حوالہ دیتے ہیں (صفحہ ۵۵)

مولوی صاحب!..... جشن میلاد النبی ﷺ کے سلسلہ میں ہماری دلیل صرف یہی خواب نہیں..... ہمارے پاس تو دلائل کا انبار ہے جو ہمارے مصنفین و مؤلفین نے اپنی اپنی تصانیف میں

ذکر کیا ہے.... اگر انہیں دیکھنے سے آپ کی آنکھیں چندھیا جائیں تو اس میں ہمارا قصور نہیں آپ کو اپنے مقدر کا ماتم کرنا چاہیئے...

ہماری دلیل یا اکابرین کی؟

باقی صدیقی صاحب کا یہ کہنا کہ بریلوی اس خواب کا حوالہ دیتے ہیں تو یہ بات بھی انکی جہالت ولاعلمی کا رونا رو رہی ہے کیونکہ یہ دلیل صرف ہم نے ہی نہیں دی بلکہ مندرجہ ذیل حضرات محدثین واکابرین حضرات نے پیش کی ہے..... سنیئے!..... اور اپنی جہالت کا اندازہ لگایئے!......

☆ اس روایت کو امام بخاری (جن کو تم نے امیر المومنین فی الحدیث اور اصلی عاشق رسول لکھا ہے) نے اپنی بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۷۶۴ پر نقل کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی ولادت کی خوشخبری جب حضرت ثویبہ نے ابولہب کو سنائی تو اسنے ثویبہ کو آزاد کر دیا.... ابولہب کے مرنے کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اسے خواب میں برے حال میں دیکھا تو پوچھا تیرے ساتھ کیا ہوا؟ تو اسنے جواب دیا کہ مرنے کے بعد مجھے کوئی آرام نہیں پہنچا صرف ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے میں اس ہاتھ سے سیراب کیا جاتا ہوں.....

☆ اس کی تفسیر میں جرح وتعدیل اور علم حدیث کا مانا ہوا امام حافظ ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ: ابولہب کو عذاب میں تخفیف صرف حضور کی ولادت کی خوشی میں لونڈی ثویبہ کو آزاد کرنے کی بناء پر ہوتی ہے..... (فتح الباری ۱۱۹/۹)

☆ یہی امام عسقلانی لکھتے ہیں: حضور ﷺ کیوجہ سے صرف آپ کی ولادت کی خوشی منانے پر اس کے عذاب میں تخفیف ہوئی ہے.... (فتح الباری ۱۱۹/۹)

☆ امام بدرالدین عینی نے بھی یہی بات فرمائی ہے. (عمدۃ القاری صفحہ ۹۵/۲۰)

☆ آپ کی جماعت کے مسلمہ اور مایہ ناز محدث ابن کثیر لکھتے ہیں. ابولہب نے لونڈی کو

آزاد کیا تو اسے جزاء مل گئی (البدایہ والنھایہ ۲/۳۳۲)

☆ حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمتہ جنکا آپ نے بار بار ذکر کیا ہے لکھتے ہیں:

"ابولہب وہ کافر ہے جس کی مذمت میں قرآن آیا ہے اگر اسے ولادت کی خوشی میں آرام مل سکتا ہے

فما حال المسلم الموحد	تو آپ کی امت کے
من امة النبی ﷺ یسرّ	مومن اور موحد غلام کو
بمولدہٖ	جشن ولادت کیوجہ سے
(الحاوی للفتوی ۱/۱۹۶)	کیا مقام ملے گا۔

☆ حافظ شمس الدین دمشقی نے بھی یہی الفاظ فرمائے ہیں...... (الحاوی ۱/۱۹۷)

☆ اسی طرح حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمتہ نے بھی یہی ارشاد فرمایا ہے (مدارج النبوۃ ۲/۱۹)

☆ اسی طرح شارح بخاری حضرت امام قسطلانی نے بھی علامہ ابن جوزی کا یہ قول نقل کیا ہے (شرح المواھب اللدنیہ ۱/۱۳۹)

جادو وہ جو سر چڑھ بولے:

اسکے علاوہ آپ کی جماعت کے زبردست عالم اور محدث عبداللہ بن محمد بن عبدالوھاب نجدی کو بھی لکھنا پڑا:

فاذا کان ھذا ابولھب الکافر	جب ابولہب جیسے کافر (جس
الذی نزل القرآن بذمہٖ جُوزِی	کے کفر پر قرآن گواہ ہے) کا

بفرحہ لیلۃ مولد النبی ﷺ	حال یہ ہے کہ اسے ولادت کی
فما حال المسلم الموحد من	خوشی کی وجہ سے سکون ملا تو اس
امتہ ﷺ یسر بمولدہ	مومن مسلمان کا کیا اجر ہوگا جو
(مختصر سیرت الرسول ۱۳)	آپ کی ولادت مبارک پر خوشی
	مناتا ہے۔

دیکھ لیا مولوی صاحب! اتنے احباب کا بیان اور اپنے محدث کا فرمان؟ .... سچ ہے ....

کیا خوب جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر چڑھ بولے

اب بتاؤ! .... کیا ان احباب و اشخاص کو قرآن کریم کا کوئی علم نہیں تھا ....یہ نہیں جانتے کہ کافروں کے عذاب میں تخفیف نہیں ہوتی...... انھوں نے کتنا بہترین فیصلہ کیا کہ عذاب میں تخفیف یہ ابولہب کی تعظیم نہیں حضور ﷺ کی تعظیم ہے.... اور جس آیت یا روایت یا واقعہ سے حضور کی تعظیم و توقیر کا پہلو نکلتا ہو اسکو ماننا اہل سنت و جماعت کا طرہ امتیاز ہے..... اور اسی بات کو ان محدثین و اکابرین نے دیکھا... اسلیئے اس واقعہ کو سینے سے لگالیا.......

صدیقی صاحب کا محدثین پر فتویٰ:

صفحہ ۵۵ پر صدیقی صاحب نے کتنی دیدہ دلیری اور غلاظت آمیزی کیساتھ یہ فتویٰ لگایا کہ "ایسا عقیدہ رکھنے والا سورۃ ابولہب کا منکر ہے"

صدیقی صاحب کا یہ فتویٰ ہم پر نہیں ہے....... اس فتوے کی زد میں ان کے امیر المومنین فی الحدیث، اصلی عاشق رسول حضرت امام بخاری علیہ الرحمتہ سے لے کر دیگر محدثین کرام کے علاوہ ان کے بابا جان، ابن محمد بن عبدالوھاب نجدی بھی آ رہا ہے....

ظالمو!.....تمھارے اندر ذرا بھر غیرت نہیں؟ اگر اس قدر محدثین واکابرین قرآن وحدیث سے نا واقف اور منکر قرآن ہیں تو تمھاری غلیظ کھوپڑی میں قرآن کریم کے رموز کیسے آسکتے ہیں؟........تم جیسے منافق دنیا میں شائد ڈھونڈے سے بھی نہ ملیں جو ایک جگہ امام بخاری کو اصلی عاشق رسول کہتے ہیں اور دوسری جگہ منکر قرآن قرار دیتے ہیں بہر حال جن لوگوں کے ہاں حضورﷺ اور صحابہ کرام کا کوئی معیار و اعتبار نہیں...جو لوگ حضورﷺ کے فرمان کو شریعت ماننے والے کو کافر و مشرک قرار دیں اور صحابہ کرام کو فاسق و فاجر اور خلاف سنت قرار دے کر ان پر لعنت کرتے ہوں وہ اگر محدثین کو منکر قرآن کہہ دیں تو ان سے کوئی گلہ نہیں......کیونکہ جو کچھ اندر ہوتا ہے وہی باہر آتا ہے....

ایسی نسلیں قعر ذلت میں ڈبونی چاہییں
تم سے حلالی ہوں تو مائیں بانجھ ہونی چاہییں

امام بخاری اصلی عاشق رسول ہیں تو تم؟

صفحہ ۵۵ پر صدیقی صاحب نے لکھا ہے:

"ہم تو حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کو امیر المومنین فی الحدیث اور اصلی عاشق رسول سمجھتے ہیں"......

بہت خوب حضرت سراپا جہالت صاحب!.....چلو ہم آپ کی بات مان لیتے ہیں....لیکن یہ بتایئے! کہ حضرت امام بخاری کو امیر المومنین اور اصلی عاشق رسول خدا نے کہا ہے؟.....مصطفٰے نے کہا ہے؟.....کسی صحابی یا تابعی نے لکھا ہے؟...یہ قرآن وحدیث میں کہاں موجود ہے؟......جب قرآن وحدیث سے ثابت نہیں تو یہ قرآن وحدیث پر زیادتی اور بدعت نہیں ہے؟......آپ نے اس بدعت کا ارتکاب کر کے جہنم کا ٹکٹ حاصل نہیں کیا؟.....ہمارے مستحب اور جائز کاموں کو بدعت کے غلیظ تیروں سے چھلنی کرنے والو!......تمھارے لیئے قانون اور شریعت علیحدہ ہے.....جو

ہمارے لیئے ناجائز ہے وہ تمہارے لیئے کیسے جائز ہو گیا؟......اور یہ بھی عرض کرو کہ کیا صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، آئمہ دین، مفسرین ومحدثین میں کوئی شخص بھی امیر المومنین فی الحدیث اور اصلی عاشق رسول نہیں گزرا؟.....کیا معاذ اللہ وہ سب کے سب نقلی عاشق رسول بنے رہے ہیں........یہ کتنی بڑی توہین ہے صحابہ کرام اور سابقہ بزرگان دین کی کہ وہ اصلی عاشق رسول نہیں تھے اصلی عاشق رسول صرف امام بخاری تھے.....دیگر بزرگان دین اور صحابہ کرام کو اصلی عاشق رسول نہ کہنے کی تم پر یہ پھٹکار پڑی کہ تم نے ور پردہ اپنے قلم سے خود اپنے عاشق رسول ہونے کا انکار کردیا اور مان گئے کہ سنی حضرات سچ کہتے ہیں کہ وہابیوں کے پاس صرف نفرت اور بغض وعداوت ہے عشق ومحبت کی انہیں ہوا بھی نہیں لگی....

لفظ عشق رسول پر وہابی حضرات کا فتوائے کفر:

مولوی صاحب !....... آپنے امام بخاری کو عاشق رسول کہہ تو لیا ہے اب سنیے !........آپ کے مولویوں نے اس لفظ کے بارے میں کیا "ارشادات" فرمائے ہیں:

ابوحماد فاروقی "عشق کا پوسٹ مارٹم" کے عنوان سے لکھتے ہیں:

"عشق کے لفظ کا جائزہ لیجیئے کیا کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے؟ میں اپنی بیٹی کا عاشق ہوں.....میں اپنی ماں کا عاشق ہوں.....کوئی شخص یہ کہنا گوارا نہیں کرے گا تو لمحہ فکریہ ہے.....ہم سب کے لئے کیوں کے اس مقدس ومطہر ہستی کہ جسے اللہ تعالی نے افضل البشر، ختم الرسل، رحمت کائنات بنا کر اس دنیا میں مبعوث فرمایا آج کا مسلمان ان کے ساتھ عشق کا لفظ لگا کر بڑے فخر سے کہتا ہے کہ "میں رسول کا عاشق ہوں"

(ہفت روزہ اہلحدیث بابت ۲۷ ذی القعدہ ۱۴۱۵ھ صفحہ ۱۸)

مزید سنیئے !.....ایک دوسرا وہابی یہی راگ الاپتے ہوئے لکھتا ہے:

"آج کوئی یہ بات کہنے کو تیار نہیں کہ میں اپنی ماں، بہن، بیٹی، کا عاشق ہوں مگر نبی کے لئے بے دھڑک کہہ دیتے ہیں کہ ہم نبی کے عاشق ہیں (توبہ نعوذ باللہ) نقل کفر کفر نباشد نبی ان کے معشوق ہوئے کتنی زبردست میرے نبی کی توہین ہے" (ماہنامہ الدعوہ بابت ستمبر ۱۹۹۶)

دیکھ لیا مولوی صاحب! جاہل اور بے وقوف وہابیوں نے آپ پر کفر کا فتوی لگایا ہے کیوں کے ان کے نزدیک حضور کے لئے لفظ عشق بولنا توہین اور کفر ہے.....سچ ہے!

کافر ہوئے جو آپ تو میرا قصور ہے کیا
جو کچھ کیا تم نے کیا بے خطا ہوں میں

وہابیوں کا امام بخاری سے سلوک:

مولوی صاحب!......یہ آپ کی اور آپ کی وہابی جماعت کی چال بازیاں دھوکا دہیاں اور فریب کاریاں ہیں کہ حضرت امام بخاری کی عظمت و محبت اور عشق کے قصیدے بھی پڑھتے ہو اور ان کی باتوں کی تردید اور خود امام بخاری پر تنقید بھی کرتے ہو.....مثلاً.....

☆ حضرت امام بخاری نے بخاری شریف میں ابولہب کا واقعہ لکھا.......لیکن تم نے فتوی لگایا کہ اس واقعہ کو ماننے والا قرآن کا منکر ہے اب بتاؤ!.......ایک جگہ انہیں عاشق رسول بلکہ اصلی عاشق رسول کہتے ہو اور دوسری جگہ انہیں قرآن کا منکر اور کافر قرار دیتے ہو....کیا تمہارے نزدیک عاشق رسول مسلمان نہیں کافر اور منکر قران ہوتا ہے؟......

مزید سنیئے!.....

☆ آپ کے مولوی حکیم فیض عالم صدیقی نے امام بخاری کو ایک مقام پر مرفوع

القلم (پاگل) قرار دیا۔

اور دوسرے مقام پر لکھا کہ بخاری شریف میں انھوں نے موضوع اور من گھڑت روایتیں شامل کی ہیں......ایک اور مقام پر بتایا کہ بخاری شریف میں ایسی ایسی روایات ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالی کی الوہیت، انبیاء کرام کی عصمت ازواج مطہرات کی طہارت کی فضائے بسیط میں دھجیاں بکھرتی ہیں.....اور حضورﷺ کی زبردست توہین ہوتی ہے......ملاحظہ ہو

(صدیقہ کائنات صفحہ ۹۵، ۱۱۳، ۸۸، ۱۰۰)

ماشآء اللہ !....یہ عاشق رسول کی عظمت بیان ہورہی ہے ...تمہارے مناسب حال تمہارا لکھا ہوا یہ شعر کتنا برموقع ہے........

بنے بیٹھے ہیں عاشق عشق میں تو نہیں کرتے ہیں
نہیں ان کے سوا کوئی مسلمان یہ ان کے دل میں ہے

یہ ابھی اشارے تھے تفصیل پھر کبھی سہی.......

اعلحضرت پر شرمناک بہتان:

صفحہ ۵۵ پر ہی بہتان بازِ دوراں اور کذابِ زماں حضرت انٹرنیشنل کذاب صاحب نے اعلحضرت پر شرمناک اور حیا سوز بہتان لگایا ہے کہ آپ نے امام بخاری کو معاذ اللہ گستاخ رسول کہا ہے....مولوی صاحب!.....کہیں سے شرم وحیا مستعار مانگ کر ہمیں کسی کتاب سے حوالہ دکھائیں کہ اعلحضرت نے کس مقام پر امام بخاری کو گستاخ قرار دیا ہے.....ہم آپ کو منہ مانگا انعام پیش کریں گے.....ظالمو!.... بدباطنو!.........امام بخاری کو اللہ تعالی انبیاء کرام وغیرہ کی توہین کرنے والا پاگل اور مجنوں قرار دو اور بہتان اعلحضرت کے سر تھوپتے ہو.....

شرم سے مر جاؤ اگر غیرت تمہارے دل میں ہے

ویسے یہ کام صرف آپ نے پہلی مرتبہ ہی نہیں کیا پوری وہابی برادری اس قسم کے بہتانات اور بکواسات مین خوب ماہر اور مشاق ہے...

وھابی مصنف کی قلابازیاں

ہیرا پھیری کرنا انکا کام ہے
سارے تھانوں میں درج انکا نام ہے

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا:

شاطر و چالاک مصنف نے اپنی کتاب کے ٹائٹل پر گنبد خضراء کی تصویر مبارک بنائی ہے۔ ہمارے گمان کے مطابق انھوں نے یہ مکارانہ چال صرف اس لیے چلی کہ وہ جانتے ہیں کہ سنی علماء اور عوام اس روضہ پاک سے بے حد پیار کرتے ہیں اور دل و جان سے اس پر نثار ہوتے ہیں لہذا ٹائٹل پیج پر اس کی تصویر بنا دی جائے اور عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی نمایا طور پر لکھوا دیا جائے تو سنی حضرات کو ورغلانے اور دھوکہ دینے میں آسانی رہے گی کیونکہ جب وہ روضہ پاک کو دیکھ کر اسے اپنے ہاتھوں میں اٹھائیں گے تو ہمارے بکواسات غلط سلط حوالہ جات اور حقیقت کش بیانات سے آگاہ ہو کر جشن میلاد شریف سے دستبردار ہو جائیں گے...... لیکن

ایں خیال است و محال است و جنون

گنبد اور اس کی تصویر کے متعلق وہابی نظریہ:

صدیقی صاحب! ذرا گنبد خضراء اور اس کی تصویر کے متعلق وہابی علماء کے فتوے دیکھیئے:

(۱) مولوی اسماعیل غزنوی جو کہ وہابی جماعت میں بڑے صاحب فضل و کمال سمجھے جاتے ہیں۔ شاہ سعود کی طرف سے ہندوستان میں اعزازی سفیر تھے۔ انہوں نے وہابی حضرات کے

"جلالۃ الملک امام عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آل سعود" کی عربی تصنیف "الھدیۃ السنیہ" کا اردو ترجمہ "تحفہ وہابیہ" کے نام سے کیا اور اس کے صفحہ ۵۹ پر لکھا ہے:

"آج کل انبیاء وصالحین کی قبور اور ان پر جو گنبد اور قبے بنائے گئے ہیں وہ بھی بطور ایک بت کے ہیں"۔

(۲) وہابی حضرات کے مجتھد العصر حافظ عبداللہ روپڑی نے لکھا ہے:

"قبروں پر قبے بنانا حرام ہے" (رد بدعات ۵۶)

(۳) اب ماہنامہ الدعوۃ کے ایڈیٹر ماسٹر امیر حمزہ کا فتویٰ بھی ملاحظہ فرمالیں! لکھا ہے:

"اسی طرح کچھ دوسرے قبر پرست اپنے اپنے بزرگوں کے شاندار مزارات کی تصاویر کو اپنے گھروں کی زینت بنائے ہوئے ہیں یعنی قبر پرستی کی یہ مختلف شکلیں اور صورتیں ہیں جو رواج پا چکی ہیں اور قبر پرستی کے یہ وہ مختلف مظاہر ہیں جنہیں اللہ کے رسول ﷺ نے وثن کے نام سے موسوم فرمایا ہے "شاہراہ بہشت صفحہ ۳۳

خلاصۃ الکلام اور دعوت فکر:

مندرجہ بالا عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ:

☆ قبور پر قبے بنانا حرام ہیں،

☆ قبور انبیائے کرام اور صالحین عظام پر گنبد اور قبے ایک بت ہیں۔

☆ بزرگوں کے مزارات کی تصاویر بنانا قبر پرستی ہے

مولوی صاحب! اب اپنے ان مولویوں کی تحریروں کی روشنی میں بتائیں کہ کسی مزار پر گنبد بنانا اور اس کی تصویر اتارنا حرام بھی ہو اور بدعت بھی اگر ایک گنبد اور ایک تصویر بنانے والا ان تمام چیزوں

کا مرتکب قرار پاتا ہے تو جو آدمی پندرہ ہزار گنبد کی تصویریں چھپوا کے دنیا کے کونے کونے میں تقسیم کرائے تو وہ اس بت پرستی، قبر پرستی، بدعت وضلالت اور کبیرہ گناہ کی تشہیر اور نشر واشاعت کی وجہ سے کس قدر لعنت و پھٹکار کا مستحق قرار پائے گا؟

ملعون ہوئے جو آپ تو میرا قصور ہے کیا
جو کچھ کیا تم نے کیا بے خطا ہوں میں

کاش! یہ مولوی صاحبان کہیں سے عقل وخرد مانگ کر یہ سوچنے کی زحمت گوارا فرما لیتے کہ اگر ع انہوں نے اہل سنت وجماعت کی مخالفت میں پیارے محبوب ﷺ کے جشن میلاد مبارک کے خلاف کتاب لکھ کر اپنا اعمال نامہ سیاہ اور دنیا و آخرت کو تباہ ضرور ہی کرنا تھا تو کم از کم اپنے کردار اور افکار کو شرک وکفر کے غلیظ دھبوں سے بچالیا ہوتا......... بدعت وگمراہی کے بدنما داغ جو ان کے عقائد واعمال میں واضح دکھائی دے رہے ہیں انہی کو دھولیا ہوتا......... تاکہ دوسروں پر کیچڑ اچھالنے اور طعن وتشنیع کرنے میں آسانی رہتی......... جب ان کا وجود نامسعود اور وہابی مذہب کفر وشرک اور بدعت وگمراہی کی لپیٹ میں چاروں طرف سے جکڑا ہوا ہے تو یہ لوگ دوسروں کو کس منہ سے وعظ وتبلیغ اور منع وتطہیر کریں گے؟.........

کعبہ کس منہ سے جائیں گے غالب
شرم تم کو مگر نہیں آتی

وہابیوں کی دوغلی پالیسی:

حالات کی رو میں بہنا، وقت کے ساتھ ساتھ رنگ بدلنا اور زمانے کے مطابق رقص کرنا وہابی حضرات کا طرۂ امتیاز ہے......... ان کے ہاں اگر ایک چیز آج شرک وبدعت ہے تو کل کلاں وہی چیز توحید وسنت بن جاتی ہے......... اس کے متعلق چند حقائق پیش خدمت ہیں:

(۱) پہلی دلیل تو مولوی فضل الرحمٰن کا ٹائیٹل پیج پر گنبد خضراء کی تصویر ہے......... اس سے قبل ان لوگوں نے گنبد خضراء کو قائم رکھنا اور اس کی تصویر بنانے کو حرام، بدعت، کبیرا گناہ، قبر پرستی اور نجانے کیا کچھ کہا اب صرف عوام الناس کو دھوکہ دینے کے لئے گنبد کی تصویر بنانا جائز بھی ہو گیا اور اس کی نشر و اشاعت بھی جاری ہے.........

(۲) مولوی اسماعیل دہلوی نے فتویٰ جاری کیا تھا کہ:

"کسی مخلوق کے نام پر جہاں کوئی جانور مشہور کیا گیا کہ یہ گائے سیّد احمد کبیر کی ہے یا یہ بقرا شیخ سدّو کا ہے سو وہ حرام ہو جاتا ہے پھر کوئی جانور ہو مرغی یا اونٹ کسی مخلوق کے نام کر دیجیئے ولی کا یا نبی کا باپ کا یا دادے کا بھوت کا یا پری کا وہ سب حرام ہیں اور ناپاک اور کرنے والے پر شرک ثابت ہو جاتا ہے" (تقویۃ الایمان صفحہ ٦٧)

مولوی اسماعیل کا یہ فتویٰ ایک طرف رکھیں اور دوسری طرف وہابی جماعت کا عمل و کردار ملاحظہ فرمائیں!......... آپ دیکھیں گے کہ ان کی تقریباً ہر ہر چیز پر مخلوق کا نام پکارا جاتا ہے......... گھروں، مکانوں، دکانوں، جانوروں حتیٰ کہ مدرسوں اور مسجدوں پر بھی مخلوق اور غیر اللہ کا نام لیا جاتا ہے......... بلکہ انسانوں کو بھی مخلوق کی نسبت سے جانا جاتا ہے کہ یہ مولوی اسماعیل کا بیٹا ہے، یہ مولوی یحیٰی کی بیٹی ہے، یہ مولوی صادق کی ماں ہے، اور یہ مولوی فضل الرحمٰن کی بیوی ہے......... وہابی علماء نے رنگ تو بدل لیا لیکن مولوی اسماعیل دہلوی کا فتویٰ یہی ہے کہ ایسا کرنے والا مشرک اور ناپاک ہے......... پھر دوغلہ پالیسی سے کیا ملا؟......... لیکن ہر آدمی اپنی فطرت سے مجبور ہوتا ہے وہابی حضرات نے بھی تو اپنی فطرت کا اظہار کرنا ہی ہے نا!.........

(۳) کوٹلی دلباغ رائے تحصیل کاموںکی ضلع گوجرانوالہ کے وہابی مولوی ابو یاسر نے اپنی کتاب "جماعت المسلمین کو پہچانیئے" میں جماعت المسلمین کی پہچان کے ساتھ ساتھ اپنی وہابی پارٹی کی بھی پہچان کرادی ہے......... لکھتے ہیں:

"اہل حدیث کبھی دلائل کی روشنی میں دوبارہ حنفی نہیں ہوگا اس کو دنیاوی مجبوریوں کے تحت لوٹایا جاسکتا ہے" (صفحہ ۵۸)

ماشاء اللہ! .... کتنے پکے اور مضبوط ہیں وہابی لوگ اپنے مسلک اور عقیدہ میں........ کہ دلائل کی روشنی میں تو مسلک تبدیل نہیں کریں گے ہاں دنیاوی مجبوری (ذاتی فائدہ، مال و دولت اور دنیاداری) کی خاطر انہیں جونسا مسلک چاہے قبول کرالو یہ انکار نہیں کریں گے .... کیونکہ ان کے ہاں قرآن و حدیث کا کوئی اعتبار نہیں........ ان کی نظر صرف مال و دولت پر لگی رہتی ہے........ دام ان کا کام بناتا ہے........ اس کی محبت میں اس قدر مستغرق ہیں کہ اس کے حصول کی خاطر اپنا دین و ایمان تک بیچ دینے میں خوشی محسوس کرتے ہیں........

(۴) اگر طبع نازک پہ گراں نہ گزرے تو ایک حوالہ مزید سماعت فرمالیں!........

وہابی جماعت کا مشہور مجلّہ "اخبار محمدی" دہلی میں لکھا ہے کہ:

"مفتی صاحبان میں بہت سے تو ایسے ہیں جو امامت کے ٹکڑوں پر پل رہے ہیں علم سے کورے جہالت کے پتلے ان سے جو چاہو لکھوالو جو چاہو مقدمہ بازی کرالو جو چاہو عدالتوں میں حلفیہ جھوٹ بلوالو وہ اسی مطلب کے لئے پالے پوسے جارہے ہیں"

(۱۵ نومبر ۱۹۴۹ صفحہ ۱۳)

واہ! .... کیا شان اور مقام ہے وہابی مفتیوں کا! .... ویسے یہ ان کے گھر کا مسئلہ ہے ہمیں اس کے متعلق کچھ کہنے کی اجازت نہیں ہے........ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے تو اسے حق پہنچتا ہے اگر ہمیں کچھ کہنے کی اجازت ہوتی تو ہم انہیں بتاتے کہ ایسی "عظمتوں اور رفعتوں" کے مالک مفتی صاحبان دارالافتاء جیسی باعظمت مسند اور محراب و منبر جیسی پاکیزہ جگہ کے لائق نہیں ہیں ایسے "صاحبان شرف کمال" کسی غلیظ گٹر پر بٹھائے جانے کے قابل ہیں........

بہر حال مندرجہ بالا چار حوالہ جات سے وہابی علماء کا مکروہ چہرہ خوب واضح ہوجاتا ہے........

آج دعویٰ ان کی یکتائی کا باطل ہوگیا
روبرو ان کے جو آئینہ مقابل ہوگیا

اپنے اصول کی مخالفت:

اپنے اس اصول وقانون کے ساتھ وہابی حضرات نے وہی کچھ کیا ہے جو اس سے پہلے گزر چکا ہے یہ قانون انھوں نے صرف اہل سنت و جماعت کے درود وسلام کے الفاظ وصیغہ جات کو منگھڑت غیر مسنون اور بدعت وناجائز ثابت کرنے کے لیے گھڑا لیکن من حفر بیئرا لا خیہ و قع فیہ (جو کسی کے لئے کنواں کھودتا ہے وہ خود اسمیں گرتا ہے) کے مطابق وہ خود ہی اسی قانون کی زد میں آگئے لگتا ہے یہ لوگ بالکل عقل سے عاری اور خرد سے کورے ہیں کیونکہ اگر ان لوگوں کو عقل وخرد نے چھوا ہوتا تو کم ازکم اپنے خودساختہ قوانیں کی پاسداری تو کرتے لیکن خدا کی قدرت! کہ اس نے ان اصولوں کو وضعی، مصنوعی اور بناوٹی ثابت کرنے کیلئے ان لوگوں سے اس قانون واصول کے خلاف لکھوادیا ہمیں اپنی طرف سے کوئی دلیل دینے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی انھوں نے اپنے بنائے ہوئے قانون کا خون کرکے اپنے بے وقوف کم عقل اور دروغ گو ہونے کا ثبوت پیش کردیا ہے.......... کیونکہ

جو شاخِ نازک پہ بنے گا آشیانہ نا پائیدار ہوگا

مقدمہ پر بے لاگ تبصرہ:

فضل الرحمٰن صدیقی صاحب کی کتاب کے صفحہ ۵ پر ان کے امیر اور فاضل مدینہ یونیورسٹی نے مقدمہ تحریر کیا ہے اور ماشاء اللہ ترتیب یوں قائم کی کہ لفظ مقدمہ پہلے لکھا اور تسمیہ و

خطبہ بعد میں ......اور پھر خطبہ بھی ان الفاظ سے تحریر کیا جو کہ سراسر بدعت اور قرآن وسنت سے ثابت نہیں ہیں......

الفاظ یہ ہیں:

"نحمده و نصلی علی رسوله الکریم"

یہ ڈاکٹر صہیب حسن کی حالت ہے کہ مقدمہ بھی بدعت اس کی ترتیب بھی خلاف سنت اس کے الفاظ بھی خود ساختہ.....واہ سبحان اللہ! یہ ہیں مرکزی جمعیۃ اہلحدیث برطانیہ کے امیر، مدینہ یونیورسٹی کے فاضل، اسلامی شریعت کونسل برطانیہ کے جنرل سیکٹری اور القرآن سوسائٹی کے ڈائریکٹر، ایم اے اور پی ایچ ڈی کی ڈگریوں کے مالک.......گویا:

چھوٹے میاں سو چھوٹے میاں بڑے میاں سبحان اللہ

ان کی وسعت علمی کا یہ عالم ہے کہ لکھو کھا کو لکھو کھا اور یونیورسٹی کو یورنیورسٹی لکھتے ہیں۔ آج یہ دونوں مل کر لوگوں کو توحید وایمان، سنت وشریعت سمجھانے چلے ہیں۔

خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

لیکن خود اس قدر اندھے، جاہل اور بے وقوف ہیں کہ بدعت در بدعت کا ارتکاب کر رہے ہیں لیکن دماغ کا بھیجا اس قدر نکل چکا ہے کہ محسوس تک نہیں ہوتا۔

اے چشم شعلہ بار ڈوب مر تیری تاثیر دیکھ لی
الٹی بنی اڑی تیری چشم پر آب کی

مراثیانہ بہتان طرازی:

مولوی فضل الرحمٰن نے تو جو بہتان طرازی وفریب کاری کا مظاہراہ کرنا تھا کیا لیکن مولوی ڈاکٹر صہیب حسن چونکہ امیر تھے لہذا صدیقی صاحب سے بڑھ کر الزام تراشی نہ کرتے تو

امیر وڈائریکٹر کیسے قرار پاتے؟......انھوں نے اپنی ڈگریوں اور عہدوں کی لاج رکھتے ہوئے اس میراثیانہ انداز میں بہتان باندھا کہ یہود و نصاری اور قادیانیوں (مرزائیوں) کو بھی ورطۂ حیرت میں ڈال دیا......کمال بے لگامی کیساتھ اہل سنت و جماعت کو بدعتی قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اہل بدعت مولوی عوام کو اصل دین نہیں بتاتے یہود و نصاری کی نقل میں رسومات پر ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں نماز، روزہ، زکوۃ، حج، اور حلال و حرام کی تمیز اتنی اہم نہیں جتنی کے بدعات کی آبیاری کی جاتی ہے اور اصل دین کی بجائے میلاد کے جلسوں، گیارھویں کے لنگروں مردوں کے ختموں اور پیروں فقیروں کے عرسوں پر مشتمل ایک خود ساختہ دین کے عادی بنا رہے ہیں" (ملخصاً صفحہ ۶)

قارئین کرام! سن لیں آپ نے مولوی صہیب حسن امیر جمعیت اہلحدیث برطانیہ کی بکواسات ومغلظات!...

☆ ہم ان الزامات و بہتانات پر **لعنة اللہ علی الکاذبین،** کے ڈونگرے ہی برسا سکتے ہیں......ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ سب کچھ آئینہ میں اپنی صورت دکھائی دینے کے مترادف ہے۔

☆ ہم اس کے جواب میں یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ:

وہابی مولوی اپنی عوام کو کفار و مشرکین کی نقل میں بدعات وخرافات، شرکیات وکفریات، مغلظات وغیر مہذبات کی تعلیم دینے میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں ان کے نزدیک نماز، روزہ، حج، زکوۃ، حلال وحرام پاک اور ناپاک کی تمیز اتنی اہم نہیں جتنی کے غیر اسلامی رسومات وبدعات کی آبیاری یہ لوگ کفر وشرک اور بدعت وگمراھی کیساتھ ساتھ نہرو وگاندھی کی محبتوں کا چھوے، مینڈکوں، مگرمچھوں اور بجوؤں کے لنگروں کا اپنے مولویوں کے جلسوں اور مردوں کی برسیوں اور انبیاء کرام صحابہ وتابعین وصالحین عظام کی بے ادبیوں کا گستاخیوں اور پیروں فقیروں کی نفرتوں اور

عداوتوں پر مشتمل ایک خودساختہ دین کے عادی بنا رہے ہیں.........

اور یہ ہے بھی حقیقت.......لیکن ہم مولوی صہیب حسن سمیت پوری دنیائے وہابیت کو چیلنج کرتے ہیں اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو ہمارے کسی مشہور و معتبر عالم کی تحریر دیکھاؤ کہ اس نے لکھا ہو کہ نماز روزہ اور حج زکوۃ کی کوئی ضرورت نہیں.......حوالہ دیکھانے والے کو منہ مانگا انعام دیا جائے گا.......لیکن یہ منہ اور مسور کی دال!........کیونکہ

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار تم سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

اندھے رہبر:

شاطر مولوی ڈاکٹر صہیب حسن نے مولوی فضل الرحمٰن کو مبارک باد دیتے ہوئے لکھا ہے:

> ہمارے صد احترام جناب فضل الرحمٰن صدیقی مبارک باد کے مستحق ہیں........امید ہے قارئین صدیقی صاحب کی تحریر سے نا صرف لطف اندوز ہوں گے بلکہ اس کتاب کے مطالعہ سے وہ سنت اور بدعت کا فرق بھی نمایاں طور پر جان لیں گے (صفحہ ۶)

جی ہاں! اس میں کوئی شک نہیں کہ قارئین کے علاوہ آپ دونوں حضرات بھی اپنی تحریر سے لطف اندوز اور افکار آشوب ہوں گے....اور یہ بات بھی کسی لطیفے سے کم نہیں کہ کتاب لکھنے والے مقدمہ تحریر کرنے والے اور پوری وہابی پارٹی کے سرخیل علماً آج تک سنت و بدعت کا فرق نہیں سمجھ سکے تو قارئین و ناظرین کو کیا سمجھائیں گے......سچ ہے:

جب کے اندھے ہیں خود پیرو مرشد

رہبری کیا کریں گے اندھے گھرانے والے

گناہ سے روکنے کا انوکھا انداز:

صفحہ ۷ پر مولوی فضل الرحمٰن صدیقی نے بڑے فخر وطمطراق سے اپنی کتاب کو لکھنے کا سبب بتایا ہے.....کہ:

میں نے سوچا کہ جشن وجلوس عید میلاد النبی کی بدعت کا مدلل جواب ایک کتاب کی شکل میں دیا جائے۔(صفحہ ۷)

ہم اس بحث میں نہیں پڑیں گے کہ صدیقی صاحب کی یہ کتاب "مدلل جواب" ہے یا "گالی نامہ"..... ہم صرف اتنی بات پوچھتے ہیں کہ کیا کسی بدعت کا جواب دینے کے لئے خود بدعت کا ارتقاب کرنا ضروری ہے؟.... کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے اپنی پوری ظاہری زندگی مبارک میں اس نام، اس سائز اور اتنی ضخامت پر مشتمل کوئی کتاب نہیں لکھی .... لہذا وہابی حضرات کے اصول کے مطابق صدیقی صاحب کی یہ تصنیف بدعت قرار پاتی ہے........ کیونکہ ان کے نزدیک ہر وہ کام جو حضور پاک ﷺ نے نہیں کیا بدعت وگمراہی ہے .... تو گویا صدیقی صاحب نے بدعت و ضلالت کا ارتکاب کیا........ شائد صدیقی صاحب کا اصول یہ ہو کہ جس کام سے روکنا ہے اسے اپنے عمل سے کر کے دکھانا چاہئے........ جس طرح ان کی فسادی تنظیم لشکر طیبہ کے گستاخ ہیرو امیر حمزہ کا طریقہ ہے کہ وہ پہلے گناہ کرتا ہے پھر اسے روکتا ہے....... ملاحظہ فرمائیں شاہراہ بہشت صفحہ ۸۳، ۱۲۶، ۱۲۷ .... شائد صدیقی صاحب کے ہاں بھی اسی اصول پر عمل ہوتا ہے........

ایک لطیفہ:

اسی طرح کے ایک خطیب صاحب نے دوران خطبہ یہ مسئلہ بیان کیا کہ ڈھول بجانا حرام ہے........ خطیب صاحب کی بیگم صاحبہ نے جب یہ مسئلہ سنا تو آگ بگولہ ہوگئی کیونکہ وہ ڈھول تماشے کی کافی شوقین تھیں........ فرمانے لگیں تمہاری سزا یہ ہے کہ جس جگہ بیٹھ کر مسئلہ بیان کیا تھا اسی جگہ پہ ڈھول بجاؤ گے تو ٹھیک ورنہ میں میکے جارہی ہوں........ جب خطیب صاحب نے اپنا گھر اجڑتا ہوا دیکھا تو سخت پریشان ہوئے........ انہوں نے سوچا چلو کوئی حیلہ کرلیتے ہیں تاکہ مسئلہ بھی برقرار رہے اور گھر کی "آبرو" بھی بچ جائے........ انہوں نے اپنے معتقدین کو بلایا اور حکم دیا کہ ہمارے منبر کے قریب ڈھول لاکر رکھ دو........ خادمین سوچ میں پڑ گئے کہ اس حکم کی غرض وغایت کیا ہے........ سوال کرنے پر فرمانے لگے کہ آج میں عملی طور پر واضح کردینا چاہتا ہوں کہ کس کس انداز میں ڈھول بجانا منع ہے........ حکم کی تعمیل کی گئی خطبہ سے قبل منبر کے پاس ڈھول رکھ دیا گیا........ حضرت صاحب تشریف لائے منبر پر جلوہ افروز ہوکر سامعین کو متوجہ کیا اور مختلف انداز سے ڈھول بجا کر فرمانے لگے حضرات! توجہ فرمائیں ڈھول خواہ ایسے بجاؤ یا ایسے ہر طرح منع ہے........

یہ انداز تبلیغ پہلے سنا تھا آج دیکھ لیا اور وہ بھی وہابی علماء کی تحریروں سے

وہاں تاریک لمحوں کے لئے سورج کو ٹھکرا دو
یہاں اپنا ضمیر اپنے لئے الزام بن جائے

جوازِ تالیف کی حقیقت:

صدیقی صاحب نے صفحہ ۸ پر ایک آیت اور ایک حدیث سے اپنے گالی گلوچ سے بھرپور کتابچہ کا جواز ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے........ یہ ان کی سراسر جہالت حماقت اور

رذالت کا ثبوت ہے اور زبردست مذہبی خودکشی بھی........کیونکہ ان کے نزدیک جو کام حضور ﷺ نے نہ کیا وہ ناجائز اور بدعت ہے تو اب بتایئے جو دلیلیں آپ نے پیش کی ہیں اگر ان کا یہ مطلب ہے کہ کتابیں لکھ کر لوگوں کو برائی سے روکو اور اسلام کی تبلیغ کرو تو

☆ کیا حضور ﷺ نے یہ انداز تبلیغ اپنایا؟ اگر نہیں تو پھر حضور ﷺ اس ثواب سے محروم رہ گئے ہیں؟........

☆ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس عمل سے خالی دامن رہے ہیں؟

☆ انہیں کتاب وسنت کی تبلیغ اور شرک و بدعت سے روکنے کے لئے اس جیسی کتاب لکھنے کی کیوں نہ سوجھی؟........

☆ کیا ان کو دین اسلام سے کوئی محبت نہ تھی کیا آپ ان سے بڑھ کر دین اسلام سے محبت کرتے ہیں؟........

اہل سنت و جماعت اگر کوئی کام کر بیٹھے چاہے وہ کام شریعت کے مطابق ہی کیوں نہ ہو وہابی حضرات آسمان سر پہ اٹھا لیتے ہیں........گلی گلی ڈھنڈورا پیٹتے ہیں........اسے شریعت میں زیادتی قرار دیتے ہیں........

نادانو! کیا تمھارے لئے شریعت کوئی اور ہے........تم اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کو مانتے ہو........اگر ایک کام ہمارے لئے بدعت و گمراہی ہے تو وہی کام تمھارے لئے کس طرح سنت اور درست ہو سکتا ہے........ظالمو!

کیا بڑھتی ہے محبت مصطفیٰ دین میں اضافہ سے
بنایا جواز جو تالیف کتاب کو قیافہ سے

اپنے فتوے کی زد میں:

مولوی صاحب نے صفحہ ۸ پر لکھا ہے:

حدیث شریف میں ہے کہ "بعض قرآن پڑھنے والے قرآن پڑھتے ہیں لیکن قرآن ان پر لعنت کرتا رہتا ہے" اسی طرح عین ممکن ہے کہ بعض لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودگی کیلئے کم فہمی کی بنا پر جو عمل کر رہے ہیں اس وجہ سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ ان پر لعنت کر رہے ہوں...... اللہ اور رسول ﷺ کی لعنت سے بچنے کیلئے وہی کام کرنے چاہیے جن کے کرنے کا حکم اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے دیا ہے......

صدیقی صاحب! اب سینہ تھام کے بیٹھیئے!.....اور سنئیے!.....

آپ کے نام ونسبت کا حکم اللہ ورسول نے نہیں فرمایا آپنے جو درود لکھے ہیں ان کے متعلق اللہ رسول نے قطعاً کوئی حکم ارشاد نہیں فرمایا اس کے علاوہ آپ کی بے شمار بدعات ورسومات ہیں جن کے متعلق اللہ ورسول کا کوئی حکم موجود نہیں ہے.....اب بتایئے!.....آپ جو اپنی کم فہمی کو تاہ علمی اور بیوقوفی کی بنا پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی کیلئے یہ تمام افعال واعمال سر انجام دے رہے ہیں سوچ لیں کہ اس وجہ سے اللہ تعالی اور اس کے رسول مکرم ﷺ آپ پر کس قدر لعنت و پھٹکار بھیج رہے ہوں گے.....

یہ خود اپنی قینچی تھی جس سے کٹے
تیرے دونوں بازو بال و پر

کیا تجوید ضروری ہے یا ترتیل؟

مولوی صاحب لکھتے ہیں:

قرآن کی لعنت سے بچنے کیلئے ضروری ہے کہ قرآن پاک کو اس طرح پڑھا جائے جس طرح نازل ہوا ہے جس کو اصطلاح میں "تجوید" کہتے ہیں (صفحہ ۸)

قارئین کرام!.....دیکھ لیں یہ مولوی صاحب کس طرح قرآن کریم کی مخالفت کر رہے ہیں.....انہیں قرآن وسنت کی مخالفت کے سوا سوجتا ہی کچھ نہیں مولوی صاحب! قرآن و حدیث سے کوئی ایک آیت یا ایک روایت پیش کرو جس میں تجوید کو ضروری قرار دیا گیا ہو......قیامت آسکتی ہے آپ ایک حوالہ بھی نہیں دکھا سکتے.....کیونکہ قرآن کریم میں تجوید کا حکم قطعاً نہیں ہے ترتیل کا حکم ارشاد فرمایا گیا ہے ملاحظہ ہو!

ورتل القران ترتیلا اور قرآن کو ترتیل سے پڑھو....

(المزمل۔۴)

آپ تجوید کو ضروری بتا رہے ہیں قرآن وسنت کی مخالفت کرتے ہوئے کچھ نہ کچھ شرم و حیا کا مظاہرہ کرنا چاہئے جو کام حضور اکرم ﷺ نے نہیں کیا وہ تم کیوں کرتے ہو؟.........اس بدعت وگمراہی کی وجہ سے آپ کو یہ ذلت ورسوائی اٹھانا پڑ رہی ہے........سچ ہے.

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہوکر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہوکر

بس اوروں کو نصیحت:

صدیقی صاحب دوسرے علماً کو وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

علماً کرام کا فریضہ ہے کہ وہ حق کو واضح کریں اور شرک و بدعت کے خلاف کھلم کھلا جہاد کریں اپنی تقریر اور تحریر کا مستقل موضوع توحید و سنت کی ترویج و اشاعت کو بنائیں (صفحہ ۸)

جی ہاں! علماً کرام کو تو واقعی اپنا فریضہ ادا کرتے ہوئے شرک و بدعت کے خلاف اور توحید و سنت کی اشاعت کیلئے قدم اٹھانا چاہئے..... لیکن آپ جیسے جہلاء بے لگام کے لئے تمام دروازے کھلے ہیں...... اس کو کہتے ہیں:

خود میاں فضیحت اوروں کو نصیحت

مباح کی تعریف جہالت کا نمونہ:

علماء اہل سنت کی مباح کی تعریف کو ناپسند و ناگوار قرار دیتے ہوئے سفیہ مصنف نے صفحہ ۱۰ پر مباح کی تعریف کرتے ہوئے اپنی جہالت و بے خبری کا نمونہ یوں پیش کیا ہے لکھتے ہیں:

"مباح وہ عمل ہے جو خود صاحب شریعت نے کیا ہو اور جس پر آپ کی عظیم جماعت اور جانثار صحابہ کرام نے عمل کیا ہو"

مولوی صاحب نے یہ جملہ لکھ تو دیا لیکن انہیں اپنا دعویٰ یاد نہیں رہا ان کا اور ان کی وہابی برادری کا بیان ہے کہ ہم وہ بات اور وہ کام کرتے ہیں جو حضور ﷺ نے کیا ہو اور قرآن و حدیث سے ثابت ہو...... مولوی صاحب!...... اگر آپ اس دعویٰ میں سچے ہیں تو بتائیے!...... مباح کی یہ تعریف کس آیت اور کس روایت میں موجود ہے...... پورا ذخیرۂ احادیث اٹھائیں اور ہمیں مباح کی یہ تعریف دکھائیں...... حدیث کی جس کتاب سے آپ یہ تعریف دکھائیں گے ہم آپ

کومتعلقہ کتاب اور منہ مانگا انعام دیں گے......

ادھر آ ستم گر ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

مصنف کی چالاکی:

شاطر مصنف نے اپنی چالاکی کا اظہار کرتے ہوئے احناف کی تین کتابوں سے اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ احکام شرع میں دلیل مثبت عمل والے کے ذمہ ہے نہ کہ نافی پر...... جس کام کا کرنا آنحضرت ﷺ وصحابہ کرام سے ثابت نہ ہوا اس کام کا کرنا منع ہے. لیکن مولوی صاحب نے یہاں پر یہ چال چلی کہ کسی کتاب کی بھی عربی عبارت پیش نہیں کی صرف نام لینے پہ ہی اکتفا کیا...... کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ اگر اصل عبارت پیش کی گئی تو ان کی جہالت ولاعلمی کا بھرم کھل جائے گا...... ہم نے قرآن وحدیث اور وہابی علماء کی کتب سے واضح کردیا کہ احکام شرع میں دلیل مثبت عمل کرنے والے کے ذمہ نہیں بلکہ منفی دعوی کرنے والے کے ذمہ ہے لہذا مولوی صاحب کا فرض ہے وہ ہمیں مذکورہ کتب احناف کی اصل عربی عبارات دکھائیں پھر ہم سے خاطر خواہ جواب حاصل کریں...... عجیب چیزیں ہیں آپ...... نہ ہماری بات مانتے ہیں اور نہ اپنے بزرگوں کو قبول کرتے ہیں اور نہ ہی اپنی بات کو واضح کرتے ہیں..... پتہ نہیں آپ کیا چاہتے ہیں......

آپ آتے بھی نہیں ہمیں بلاتے بھی نہیں
باعث ترک ملاقات بتاتے بھی نہیں

حب رسول کا معیار؟

غیرت وحمیت سے عاری مصنف اہل سنت و جماعت کو مورد طعن بناتے ہوئے لکھتے ہیں:

"حبّ رسول ﷺ کا راز سنت پر عمل کرنے میں ہے نہ کہ اہل سنت کہلانے میں لہذا غیر اسلامی نظریات اور شرک و بدعت سے پرہیز کرنا چاہیئے"

(صفحہ۱۱)

کونسے اعمال شرک وبدعت اور غیر اسلامی ہیں جنکا ترک کرنا ضروری ہے اس بات کی نشاندہی کرتے ہوئے جاھل مصنف لکھتا ہے:

" کہ جس طرح حضور اکرم ﷺ کے کئے ہوئے عمل کا کرنا سنت ہے اسی طرح آپ ﷺ کے نہ کیئے ہوئے کام کا نہ کرنا بھی سنت ہے اور اہل سنت کہلانے کا مطلب بھی یہی ہے"

مولوی صاحب! آپ کو تو اب معلوم ہوا ہے کہ اہل سنت کہلانے کا مطلب سنت رسول ﷺ پر عمل کرنا ہے لیکن سنّی حضرات کے بزرگوں نے ابتداء ہی سے یہ بات واضح فرمارکھی ہے کہ حبّ رسول ﷺ کیلیئے سنت کی پیروی اشد واہم ہے......لیکن آپ سے پوچھنے والی بات تو یہ ہے کہ:

☆ کیا اہلحدیث کہلانے کیلیئے حدیث پاک پر عمل کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں؟

☆ کیا تمہیں ہر قسم کا شرک وبدعت روا اور جائز ہے؟

☆ کیا تمھارے لئے یہ قانون نہیں کہ جو کام حدیث سے ثابت نہیں وہ نہ کرنا؟

☆ کیا اہلحدیث کہلانے کا معنی یہ ہے کہ خود سب کچھ کرتا پھرے اور مسلمانوں کے جائز اور مستحب امور کو شرک وبدعت سے تعبیر کرتا پھرے؟

☆ جسطرح کہ آپ کا اور آپ کی وہابی پارٹی کا یہ محبوب مشغلہ ہے........ شریعت کا منہ چڑانے والو!...... اسلام کو ریزہ ریزہ کرنے والو!....... اگر تم نے شریعت کی مخالفت ہی کرنی ہے تو خدارا اہلحدیث کہلانا چھوڑ دو یہ پاک نام تم جیسے حضرات کے لائق نہیں .... اس معظم نام کو استعمال کر کے سادہ لوح اور سادہ مزاج لوگوں کو دھوکہ مت دو.......... حب رسولؐ کا راز قرآن و حدیث پر عمل کرنے میں ہے نہ کہ اہلحدیث کہلانے میں....... لہذا غیر اسلامی نظریات اور شرک و بدعت سے پرہیز اور سابقہ کارناموں سے توبہ کرنی چاہئیے ....

تجھے اے بلبل رنگین نوا سوجھی ہے گانے کی
مجھے ہے فکر دا منگیر تیرے آشیانے کی

اہلحدیث کہلانے سے ثواب نہیں ملتا:

یہ بھی کیا منافقت دھوکہ دہی اور دوغلہ پالیسی ہے کہ نام تو اہلحدیث ہے لیکن کام قرآن و حدیث کے خلاف......... وہابی حضرات اس نام اور اپنے دھوکہ وفریب کے کام پر خوب نازاں و فرحاں ہیں......... وہ سمجھتے ہیں کہ بس اہلحدیث نام رکھ لیا اب ہمارے لیئے سب دروازے چوپٹ کھلے ہیں...... لیکن دیکھیں ان کے مولوی صاحبان انہیں اس خوش فہمی کی حقیقت بتا رہے ہیں......... وہابی حضرات کے حضرت العلام مولوی عبدالمجید خادم سوہدروی اپنے متعلق لکھتے ہیں:

"ہمارے لیئے یہی فخر کافی ہے کہ ہم نام کے مسلم ہیں کام کے نہیں"

(سیرت ثنائی صفحہ ۸)

اور مولوی ابو یاسر آف کوٹلی دلباغ رائے کا موہنکے اپنے نام کی حقیقت کو یوں ظاہر کرتے ہیں:

" کوئی اہلحدیث یہ نہیں کہتا کہ اہلحدیث کا لفظ استعمال کرنے سے نیکیاں ملتی ہیں...... اس نام کو ثواب نہیں سمجھا جاتا"

(جماعت المسلمین کو پہچانیۓ صفحہ۹)

واہ کیا خوب! ایک طرف اس نام کو قرآن وحدیث سے ثابت کیا جاتا ہے اور دوسری طرف یہ کہ اس نام کو رکھنے سے کوئی ثواب نہیں ملتا..... جب یہ نام قرآن وحدیث سے ثابت ہے تو کیا قرآن وحدیث سے ثابت شدہ امور کا بھی ثواب نہیں ملتا؟...... لیکن بقول سوہدروی صاحب کے یہ سب کچھ نام کی حد تک ہے........ ظاہر ہے اس نام وکام کی دوغلہ پالیسی اور ناپاک پانی پر عرق گلاب کا لیبل اور زہر پر شہد کی چٹ لگانے والے ثواب کے نہیں عذاب کے مستحق ہیں.......

نسخ کا انکار:

اسلامی تعلیمات کے ساتھ تھوڑا سا بھی تعلق رکھنے والا شخص اس امر سے بخوبی آگاہ ہے کہ اسلام کے ابتدائی دور میں کئی امور ایسے تھے جنہیں حلال کیا گیا اور کئی معاملات ایسے تھے جنہیں ممنوع اور ناجائز قرار دیا گیا لیکن بعد میں وہ احکام منسوخ ہو گئے اور کئی حرام چیزوں کو حلال اور کئی حلال چیزوں کو حرام کر دیا گیا...... مثلا:

☆ شروع اسلام میں شراب حلال تھی اور بعد میں حرام کر دی گئی۔

☆ نماز میں کلام کرنا جائز تھا اور بعد میں روک دیا گیا۔

☆ ماہ رمضان میں رات کو بھی عورتوں سے ہمبستری ناجائز تھی بعد میں جائز ہو گئی۔

☆ پہلے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا منع تھا بعد میں صرف اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا ضروری قرار دیا گیا...... **علی هذا القیاس** .... ان کے علاوہ اور کئی امور ایسے ہیں جنمیں ردوبدل اور نسخ واقع ہوا ہے اسے ماننا ہر مسلمان کا فرض ہے جو اس بات کا انکار کرے گویا وہ قرآن وحدیث کا منکر ہے........ اور قرآن وحدیث کا منکر کافر اور دائرہ ایمان سے خارج ہوتا ہے اب وہ جو چاہے کرتا پھرے......... اس شتر بے مہار کو کیا کہا جائے......... قرآن حکیم خود

اعلان فرما رہا ہے کہ قرآن کے احکام میں نسخ اور تنسیخ ضرور ہے........ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مانسخ من اية او ننسها نأت بخير منها او مثلها

(البقرہ،۱۰۶)

جو آیت (یا حکم) ہم منسوخ کر دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا

اس جیسی آیت (یا حکم) لے آتے ہیں

معلوم ہوا اسلام کے احکام منسوخ و تبدیل بھی ہوتے ہیں...لیکن مولوی فضل الرحمٰن

قرآن و حدیث کو پس پشت ڈالتے ہوئے یوں انکار کرتے ہیں:

"ہر نکتہ کتاب و سنت کا محکم ہے، اٹل ہے اس میں تو

ترمیم کو بھی منظور نہ کر، تنسیخ کو بھی تسلیم نہ کر"

صدیقی صاحب!......آپ کتاب و سنت کے ایک ،نکتہ، کو لیئے بیٹھے ہیں یہاں تو

کئی احکام اور کئی آیات تنسیخ و ترمیم کو قبول کیئے ہوئے ہیں.........اور پھر صرف اپنی ذات تک ہی

بس نہیں دوسروں کو بھی قرآن و سنت کے انکار پر جری و دلیر بنا رہے ہیں۔۔گویا

خود تو ڈوبے ہیں صنم تجھے بھی لے ڈوبیں گے

کیا پہلے فتنے خطرناک نہ تھے؟

پہلے زمانوں میں بھی بدعات اور فتنوں نے سر اٹھایا.....بڑے بڑے خطرناک اور دل

ہلا دینے والے فتنے رونما ہوئے.....لیکن مولوی صاحب لکھتے ہیں:

"بلاشک خیر القرون میں بھی فتنوں نے سر اٹھایا مگر اوّلاً وہ بعد کے پیدا

ہونے والے دینی فتنوں سے بہت کم تھے" (صفحہ ۲۷)

اس کے بعد صفحہ ۲۷ اور ۲۸ پر اپنائے گئے انداز سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ مولوی

صاحب پہلے دور میں پیدا ہونے والے فتنوں سے میلاد شریف کے عمل کو بڑا فتنہ اور معاذ اللہ خطرناک فتنہ قرار دیتے ہیں.....اس احمق ملوانے سے کوئی اتنا تو پوچھے کہ......ظالم!.....

☆ حضور کے دور میں لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اسود عسنی اور مسیلمہ کذاب وغیرہ......

☆ حضور کے وصال کے فوراً بعد کئی عربی مرتد ہو گئے تھے......

☆ صدیق اکبر کے دور میں لوگوں نے زکوۃ دینے سے انکار کر دیا تھا......

اسکے علاوہ مزید کئی فتنوں نے سر اٹھایا.....اوپر والے صرف تین فتنوں کو ہی لے لیا جائے تو کیا یہ فتنے کوئی کم خطرناک ہیں؟.....نبوّت کا دعویٰ کرنے والا واجب القتل ہے.........دین سے مرتد ہونے والا بھی واجب القتل ہے......اور زکوٰۃ کی فرضیّت کا انکار کرنے والا بھی قتل کے لائق اور کافر ہے......اب بتاؤ!......کیا حضور کی آمد پر خوشی منانے والا، اللہ کا شکر ادا کرنے والا، اس موقعہ پر تلاوت قرآن پاک کرنے والا، ذکر رسول ﷺ کرنے والا، درود و سلام کی محفل قائم کرنے والا نیک اور صالحین کو بلا کر اس نعمت کا ذکر کرنے والا حضور ﷺ کی عظمت و رفعت اور رتبہ و منزلت کا بیان کرنے والا تمھارے نزدیک واجب القتل ہے؟ مرتد ہے؟ اور سب سے بڑا فتنہ باز ہے؟.....نادانو!.....اگر یہ نیک اعمال اور اچھے طریقے اپنانے والا مرتد اور فتنہ باز ہے تو پھر دنیا میں کوئی بھی مسلمان نہیں رہ سکتا.....حضور اکرم ﷺ سے لے کر ساری امت میلاد مبارک پر مختلف انداز سے خوشی اور مسرت کا اظہار کر رہی ہے اور کرتی رہے گی جسمیں تمھاری پارٹی کے سرغنہ علماء بھی شامل ہیں ان تمام پر بھی یہی فتوے لگاؤ؟......لہذا اپنے ایمان کی خبر لو اور توبہ کرو ایسے غلیظ خیالات سے.....کیونکہ:

جب وہ سر حشر پوچھیں گے بلا کر سامنے
پھر کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

کھانے کی رسومات کا سہرا کس کے سر؟

صفحہ ۵۳ پر آپ نے لکھا ہے:

"کھانے پینے (لنگر شریف وغیرہ اور گانے بجانے اور ہندوؤں) کی رسومات دین اسلام میں داخل کرنے کا "سہرا" قادری، چشتی، صابری، فراشوی، سہروردی، نقشبندی، مرتضائی، بریلوی رضا خانی اور مجددی صاحبان کے سر ہے"............

حضرت انٹرنیشنل کذاب صاحب! دراصل آپ کو غلطی لگ گئی پچھلے صفحات میں آپ کے کھانے مذکور ہوئے ان کے پیش نظر اب آپ کو یہ کہنا چاہیئے تھا کہ ہر قسم کی گمراہی، بدعت و شرارت، شقاوت، خباثت، غلاظت، نجاست اور ہر قسم کی ہندوانہ، غیر مسلمانہ اور غلیظ کھانوں کی رسومات کو دین میں داخل کرنے کا "سہرا" وہابی، نجدی، سلفی، اثری، محمدی، روپڑی، غزنوی، ربانی، بھٹوی، یزدانی، ظہیری، امرتسری، گوندلوی، سیالکوٹی، اسماعیلی، سوہدروی اور صدیقی صاحبان کے سر ہے........ سہرا مبارک ہو!.... اچھا سجا ہے آپ کے سر پر........

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

ترجمہ غلط:

صفحہ ۵۳ پر آپ نے جوش جہالت میں آکر بالکل ہوش کھو دیئے اور آیت قرآنی کا ترجمہ میں زبردست ٹھوکر کھائی ہے...... چنانچہ

"وان کثیرا لیضلون باھو ائھم بغیر علم"

کا ترجمہ لکھا ہے:

"بہت سے لوگ بغیر اپنے نفس کی خواہشوں کے لوگوں کو بہکا رہے ہیں"۔

وہابیو!.....ایسے جاھل مطلق اور کوتاہ عقل لوگ تمھاری ہی مجلس شوریٰ کے رکن اور رسالوں کے ایڈیٹر ہو سکتے ہیں ورنہ کوئی عقلمند ایسے دانش سے عاری لوگوں کو قطعاً منہ نہیں لگاتا.......کہ جنہیں قرآن کی آیت کا ترجمہ بھی صحیح نہیں آتا.....

حضور حاضر و ناظر ہیں تو؟

صفحہ ۶۱ پر مولوی صاحب نے حاضر و ناظر کی بحث کو چھیڑ دیا...اس مسئلہ کو غلط ثابت کرنے کے لئے ان کے دلائل دیکھیے......لکھتے ہیں:

"اگر حضور حاضر و ناظر ہیں تو پھر ان کی تشریف آوری کے کیا معنیٰ؟.....تو پھر مکہ سے مدینہ ہجرت کے کیا معنیٰ"....

آخر میں لکھا کہ:

"یعنی بریلوی حضرات کا عقیدہ اور عمل اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے ہر فرمان کے خلاف ہے"

مولوی صاحب! بہت خوب....ایک مسئلہ سے جان نہیں چھوٹی تو دوسرا مسئلہ شروع کر دیا، ابھی جشن میلاد کو ناجائز ثابت کر لو پھر حاضر و ناظر کی طرف بھی آ جانا، اگر تمہارے پیش کردہ دلائل کی وجہ سے حضور ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے کی نفی ہوتی ہے پھر تو معاذ اللہ خدا بھی حاضر و ناظر نہیں رہتا....کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ہر رات آسمان دنیا پر آ جاتا ہوں

(بخاری ۱/۱۵۳، مسلم ۱/۲۵۸، مشکوٰۃ ۱۰۹)

دوسری روایت میں ہے کہ:

فرائض اور نوافل کے ذریعے بندہ میرے قریب ہوجاتا ہے

(بخاری ۲/ ۹۶۳، مشکوٰۃ ۱۹۷)

ایک حدیث شریف میں موجود ہے ارشاد باری تعالی ہے:

جب بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک گز اسکے قریب ہوتا ہوں اگر وہ ایک گز میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک میل اس کے قریب ہوتا ہوں.....وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کیطرف دوڑ کر آتا ہوں

(بخاری ۲/ ۹۶۳، مشکوٰۃ ۱۹۶)

ان احادیث مبارکہ کے پیش نظر کیا یہ کہا جائیگا کہ معاذ اللہ چونکہ اللہ تعالی پہلے آسمان پر ہے اور بندوں کے پاس دوڑتا ہوا آرہا ہے لہذا وہ حاضر وناظر نہیں اگر حاضر وناظر ہوتا تو پھر ایسے نہ کرتا......اب ہمارے لئے تیار کردہ آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھ لیجیے ! کہ وہابی حضرات کا عقیدہ اور عمل اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے ہر فرمان کے خلاف ہے....اور یہ شعر بھی واپس لے لیں....

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہوکر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہوکر

قیام تعظیمی کی شرعی حیثیت:

صفحہ ۶۱ اور صفحہ ۶۲ پر قیام کی بحث کے دوران صدیقی صاحب نے لکھا ہے کہ.... حضور لوگوں کے قیام کو پسند نہیں فرماتے تھے.....کیونکہ آپ متکبروں اور دنیا والوں کی عادات واطوار کے سخت خلاف اور اپنے پروردگار کے سامنے نہائت عاجزی اور تواضع کا اظہار فرمایا کرتے تھے....اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں سے قیام کو پسند کرنے والا اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔ اور آپ نے فرمایا اس طرح کھڑے مت ہوا کرو جس طرح عجمی کھڑے ہوتے ہیں.... حضور ﷺ کیلئے صحابہ کرام کھڑے نہیں

ہوتے تھے اور نہ ہی حضور کسی کو اپنی تعظیم کیلئے کھڑے ہونے دیتے .... مولوی صاحب!....... اگر کوئی جاہل اور قرآن وسنت سے ناواقف ہو تو وہ شائد آپ کی اس بات پر یقین کر لے لیکن صاحبان علم وتحقیق وحاملان عقل وشعور کو آپ کی اس بات سے چنداں اتفاق نہیں کیونکہ صحابہ کرام تو رہے ایک طرف خود نبی کریم ﷺ قیام تعظیمی فرماتے رہے ہیں .... چشم ہوش سے پڑھیئے !....

☆ حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا جب اپنے پدر بزرگوار حضور اکرم ﷺ کی خدمت حاضر ہوتیں تو حضور ﷺ کھڑے ہوجاتے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بوسہ دیتے اور اپنی جگہ بٹھاتے

(ابوداؤد ۲/ ۳۵۳، مشکوٰۃ ۴۰۲)

☆ اور اسی طرح جب حضور اکرم ﷺ اپنی صاحبزادی کو ملنے جاتے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کھڑی ہوجاتی حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں۔

(ابوداؤد ۲/ ۳۵۲، مشکوٰۃ ۴۰۲)

یہ تو حضور اکرم ﷺ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا عمل مبارک تھا اب سنو! صحابہ کرام کا عمل!

☆ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں.... حضور اکرم ﷺ مسجد میں ہمارے ساتھ ہم کلام تھے.....

فاذا قام قمنا قیاماً حتیٰ نراہ قد دخل بعض بیوت ازواجه (مشکوٰۃ ۴۰۳)	جب آپ ﷺ اٹھے تو ہم بھی کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے حجرے میں داخل ہوگئے

ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو حضرت سعد بن معاذ کے لئے کھڑا ہونے کا حکم فرمایا تھا

(بخاری ۲/ ۹۲۶، مسلم، مشکوٰۃ ۴۰۳)

دیکھ لیا مولوی صاحب! حضور اکرم ﷺ قیام تعظیمی خود بھی فرماتے تھے اور آپ کے صحابہ کرام بھی

قیام تعظیمی پر عمل پیرا تھے.....لہذا آپ کا کہنا کہ حضور ﷺ کیلئے صحابہ کرام کھڑے نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی حضور کسی کو اپنی تعظیم کیلئے کھڑا ہونے دیتے۔ سراسر جھوٹ بالکل غلط اور قطعاً حقیقت کے خلاف ہے....دل میں تکبر اور غرور ہونا اور بات ہے.....اگر کسی کے دل میں ذرا بھر غرور اور تکبر نہ آئے تو اس وقت قیام تعظیمی جائز ہے..... ہاں انسان کو دل میں یہ خواہش قطعاً نہیں رکھنی چاہئے کہ لوگ اسکے سامنے بالکل بے جان ہو کے کھڑے رہیں اگر کوئی اس نیت سے کسی کو کھڑا کرتا ہے یا کسی کا کھڑا ہونا پسند کرتا ہے تو اسوقت اس کیلئے وہی وعید ہے جو اوپر گزر گئی ہے....لیکن اگر جس نے قیام کا حکم دیا اور نہ ہی کسی کے قیام سے اسے تکبر اور غرور کا خیال آیا صرف دوسرے احباب نے فقط اس کی عزت و بزرگی کی خاطر ایسا کیا تو اس وقت یہ قیام ہرگز ممنوع نہیں بلکہ احادیث سے ثابت ہے۔

صرف فرمان محمد ﷺ کا ذکر کیا:

صفحہ ۱۶ پر مولوی صاحب نے یہ شعر لکھا ہے:

"مصور کھینچ دو نقشہ جس میں اتنی صفائی ہو
ادھر فرمان محمد ہو ادھر گردن جھکائی ہو"

شعر کا حلیہ تو بگاڑا لیکن ساتھ ہی اپنے وہابی مذہب پر کلہاڑا بھی چلا دیا......اس شعر میں فرمان محمد کا ذکر تو کیا لیکن حکم الٰہی کو خارج کر دیا...کیا یہ شرک نہیں؟..... حضور ﷺ کے فرمان کے سامنے گردن جھکانے سے آپ کی عبادت تو نہیں ہو گی؟......یہ شعر لکھتے وقت آپکا ذھن ماؤف تو نہیں ہو گیا تھا؟....آپ کے فاضل مدینہ ڈاکٹر صاحب تو شائد پہلے سے ہی ذہنی مرض میں مبتلا ہوں!....کیونکہ فرمان الٰہی کا ذکر نہ کر کے آپکا وہابی مسلک کیسے قائم رہ گیا....اور حضور ﷺ کے فرمان کے سامنے گردن جھکا کر آپ مشرک کیوں نہیں قرار پاتے؟

اے چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

حدیث پاک میں شرمناک تحریف:

فضل الرحمٰن صدیقی صاحب نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت اردو میں نقل کی اور اس کے بعد لکھتے ہیں:

ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی آتے ہیں:

"اور خیر القرآن کے بعد آنے والے لوگ خیانت کریں گے اور امانت میں ان پر اعتماد نہیں کیا جائے گا اور ان میں موٹاپا خوب ظاہر ہوگا" (صفحہ ۲۶)

اس کے بعد اس روایت میں مزید شرمناک تحریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مطلب یہ ہے کہ فکر آخرت سے غافل اور حلال و حرام سے بے نیاز ہو کر خوب کھائیں گے یعنی ہر قسم کا لنگر شریف، میلاد کا لنگر شریف، گیارہویں کا لنگر شریف، عرس کا لنگر شریف، قل شریف، چھٹی شریف، دسواں شریف، چالیسواں، کونڈے اور کنالیاں شریف، شب برات شریف، معراج شریف وغیرہ"

قارئین کرام!..... اول تو اس جاہل و بے وقوف مصنف سے یہ پوچھا جائے کہ حضرت عمران کی روایت کے الفاظ اردو میں ہیں یا عربی میں؟ اگر اردو میں ہیں تو کیا ان کی زبان اردو تھی؟ اگر نہیں تو پھر آپکا یہ جملہ:

"ان کی روایت میں یہ الفاظ بھی آتے ہیں" سے آپ کی جہالت، کم عقلی اور لاعلمی نہیں ٹپکتی؟.......

اور یہ سراسر حضرت عمران پر بہتان نہیں کہ انہوں نے اردو کے الفاظ بولے ہیں؟..... اور دوسرے

نمبر پر آپ نے جو اس روایت کا مطلب بیان کیا ہے وہ سراسر تحریف اور شرمناک جسارت ہے .....کیا کسی حدیث پاک میں اس روایت کا مطلب بیان کیا گیا ہے جو آپ نے لکھا ہے؟.....ہمارا کھلا چیلنج ہے کہ یا تو کسی معتبر و مستند کتاب سے یہ مطلب دکھائیں ورنہ اپنی اسی جہالت، جسارت اور گستاخانہ جرات پر توبہ کریں..... حدیث پاک میں شرمناک تحریف، یہودیانہ کانٹ چھانٹ اور گستاخانہ مطلب برآری تمہیں ورثہ میں ملی ہیں.....نام اہل حدیث ہے لیکن حدیث کے اتنے دشمن ہیں کہ جب تک اس میں تغیر و تبدل اور توہین و تنقیص نہ کرلیں چین نہیں آتا.....

بنے بیٹھے ہیں تابع اصل میں توہین کرتے ہیں
نہیں ان کے سوا کوئی مسلمان یہ ان کے دل میں ہے

وہابی حضرات کی امانت و دیانت کا ایک نمونہ:

پھر آپ نے جو بازاری زبان عامیانہ انداز اور مسخرے پن سے اہلسنت و جماعت کے کھانوں کا ذکر کیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ:

"امانت کی پرواہ نہ کریں گے اور خیانت ان کا پیشہ ہوگا خوف خدا اور فکر آخرت سے ایسے بے نیاز ہوں گے کہ (لنگر شریف) کھا کھا کر خوب فربہ ہوں گے۔ پیٹ کی فکر کی وجہ سے حلال و حرام کی تمیز ہی جاتی رہے گی" (صفحہ ۲۷)

یہ تمام گفتگو آپ نے اہلسنت و جماعت کے خلاف کی ہے لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ جتنی چیزیں آپ نے گنوائی ہیں وہ سب بشمول آپ کے وہابی جماعت میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں.....موٹاپا آپ کی جماعت میں وافر موجود ہے دیگر ممالک کی تو کیا بات صرف ہمارے شہر گوجرانوالہ میں ہی وہابی مولویوں کو دیکھ لیا جائے تو موٹاپے اور وہابیت میں چولی دامن کا تعلق ماننا

پڑے گا......اور امانت میں بے پرواہی اور خیانت کی پیشہ وری کا تو کیا کہنا......یہ وصف تو آپ کی جماعت میں نمایاں طور پر موجود ہے......اور حلال وحرام کی تمیز نہ کرنا...... "ہر چہ آید فنا درفنا است" کا مظاہرہ وہابی جماعت میں روز مرّہ کا معمول ہے......امانت میں خیانت اور پرایا مال ہڑپ کرنے کی صرف ایک مثال ہم آپ کو دکھائے دیتے ہیں......اس سے آپ کی جماعت کا نقشہ بآسانی کھینچا جاسکتا ہے اور پوری جماعت کو اسی پر قیاس کرلیں!......دیکھئے:

مولوی عنایت اللہ اثری اپنے استاد مولوی عبدالوہاب صاحب کا ذکر کرتے ہیں کہ میں نے مولوی عبدالوہاب صاحب سے کہا کہ آپ کی بابت لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ مدرسے کے نام آمدہ مال مولوی صاحب خود کھا جاتے ہیں......اور آپ فرماتے ہیں میں مفت خدمت کرتا ہوں......کیوں آپ تنخواہ مقرر نہیں کرلیتے......تاکہ شبہات دور ھوں اور آمد وخرچ کا حساب بھی تحریر کریں اور رقوم آمدہ کسی امین آدمی کے پاس یا بینک میں جمع کریں......فرمایا کہ اتنی آمدن کہاں ہے کہ میں تنخواہ اور حساب وکتاب نبوی طریقہ نہیں......میں نے کہا آپ کہئے کتنی تنخواہ مناسب ہے فرمایا کہ پانچ صدروپیہ علاوہ اسکے نکاح، مکان اور سواری کا حق شرع نے امام کو دیا ہوا ہے......مگر موصوف نے اپنے فہمیدہ مطلب کی بناء پر کئی ایک مکانات خریدے...... بلکہ اراضی بھی خریدی......اور سب کو اپنے نام رجسٹری کرادیا اور زیورات بھی بنوائے ہاں کار، تانگہ، گھوڑا، تک نوبت نہیں پہنچی۔

(الجسر البلیغ، ۱/۴۶)

وہابی حضرات کے کھانے "شریف":

اور یہ جو آپ نے بھنڈوں کو مات کرتے ہوئے ہمارے پاکیزہ کھانوں پر تمسخر کیا ہے اگر اپنے کھانوں کو دیکھ لیتے تو ہمارے پاکیزہ کھانوں پر یوں تمسخر نہ کرتے .... چلو ہم آپ کو آپ کے انداز اور بیان کے مطابق تھوڑا سا ذکر سنا ہی دیتے ہیں .... سنیئے! .... یہ ہیں آپ کے مرغوب و پسندیدہ کھانے کچھوے شریف، کیکڑے شریف، مینڈک شریف، گوہ شریف، مگرمچھ شریف، جونکیں شریف، بجو شریف، شیر اور سور کی چربی شریف، کتے اور سور کا گوشت شریف، مردار شریف، اپنی بیوی کا دودھ شریف، جانوروں کا پیشاب شریف، داڑھی والے کے لئے غیر عورت کا دودھ شریف، سوائے حیض کے ہر قسم کا خون شریف، ہر قسم کی منی شریف، کوّے شریف، وغیرہ وغیرہ شریف.........

نجاست کے پتلو! .... اور غلاظت کے متوالو! .... یہ ہیں تمھاری غذائیں اور پسندیدہ کھانے جو نجدی ایوانوں اور وہابی مرکزوں میں تیار ہوتے ہیں اور وہابی لوگ انہیں مزے لے لے کر کھاتے ہیں اسی لیے اتنا بولتے ہیں اور اتنے موٹے (فربہ) ہیں ...... ظاہر ہے ایسی غذائیں استعمال کرنے والوں کو ہماری پاکیزہ اور شریف کھانے کیسے ہضم ہو سکتے ہیں .....

ہمارے کھانے ہمیں مبارک .....اور تمھارے کھانے تمہیں مبارک

پسند اپنی اپنی مقام اپنا اپنا
کیئے جاؤ میخوارو! کام اپنا اپنا

حیرانگی یا اندھاپن؟

مولوی فضل الرحمن نے صفحہ ۲۷ پر لکھا ہے:

"اور حیرانگی کی بات یہ کہ کبھی کسی "ملوانے" کے اپنے گھر سے لنگر شریف

نہیں پکا"

اصل میں حیرانگی نہیں ان کا اندھا پن اور طوطا چشمی ہے..... یہ لوگ میلاد مبارک کی وجہ سے اتنے سیخ پا اور مخالفت پہ تلے ہیں کہ اب انہیں ان کی حواس باختگی کی وجہ سے کچھ نظر نہیں آتا.....اور یہ واضح ہے کہ جب کسی کو کسی چیز سے مخالفت ہو جائے تو اس چیز میں اگر چہ محاسن و خوبیاں بھی ہوں لیکن دکھائی نہیں دیتی.....مخالفت کرنے ولا غلط سلط، اور غیر بنیادی امور کی وجہ سے اسے ختم کرنے اور مٹانے کے درپے ہوتا ہے..... یہی حال ان نجدی وہابی ملوانوں کا ہے انہیں میلاد پاک میں اپنی کوڑھ مغزی، بدباطنی اور شقاوت قلبی کی وجہ سے کوئی خوبی نظر ہی نہیں آتی..... اب کوئی اعتراض نہ سوجھا تو یہ کہہ دیا کہ اسکا لنگر کسی مولوی کے گھر نہیں پکتا.....اس جاہل اور حواس باختہ ملوانے سے کوئی پوچھے کہ اگر تم اپنے وہابی مسلک سے غداری کرتے ہو تو کیا سبھی کو اپنی طرح سمجھ رکھا ہے؟.....اگر تم نے اپنے پروگراموں میں اپنی طرف سے کوئی کھانے پینے کا اہتمام نہیں کیا ہے تو ہمیں بھی اپنے جیسا ہی تصور کرتے ہو؟.....اللہ تعالی کے فضل و کرم سے علماء اہل سنت میں ایسے لوگ کثرت سے موجود ہیں جو اپنی استطاعت کے مطابق اپنی رہائش گاہوں میں عرس، گیارھویں اور میلاد شریف کا انتظام کرتے ہیں اور ان پروگراموں میں لنگر اور تبرک کا اہتمام بھی ہوتا ہے.....اگر تمھیں کوبباطنی، حجاب بصری اور کثافت نظری کی وجہ سے نہ دکھائی دے تو اس میں آپ کی ٹیڑھی نظر اور اندھی بصیرت کا قصور ہے نہ کہ کسی اور کا.....جس طرح چمگادڑ سورج کے نور کو نہ دیکھنے کی بناء پر سورج کا انکار کردے تو اس میں سورج کا کوئی قصور نہیں.......

آنکھیں گر بند ہوں تو پھر دن بھی رات ہے
اس میں قصور کیا ہے بھلا آفتاب کا؟

خودساختہ نبی کن کے؟

سینے پہ ہاتھ رکھ کے اب اس بات کا جواب بھی سنتے جایئے کہ:

بریلوی حضرات نام نہاد اور خودساختہ نبی پر مذکورہ بالا درود نہ پڑھنے والے شخص کو وہابی قرار دیتے ہیں (صفحہ ۶۴)

حضرت انٹرنیشنل کذاب و بہتان باز!........ یہ سب آپکا کیا دھرا ہے........ بریلوی حضرات کو کسی نئے نبی کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے. کیونکہ ان کے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہر قسم کے حسن و جمال، رعنائی وزیبائی اور ہدائت و رہنمائی کا منبع ہیں........ نئے نبی تو وہابی حضرات بنائیں گے جن کے نزدیک نبی میں معاذ اللہ کئی قسم کے عیب ہیں.... اب کوئی بے عیب نبی تلاش کرنا چاہیئے.... اس لئے آپ کے نواب وحید الزمان حیدر آبادی نے اپنے نئے نبیوں کی فہرست پیش کی ہے کہ رامچند، لچھمن، کشن جی، زراتشت، کنفسیوس بدھا، جاپان، سقراط اور فیثا غورس یہ سب نبی اور رسول ہیں۔

آگے لکھتے ہیں:

بل یجب علینا ان نقول اٰمنا (ھدیۃ المھدی ۸۵)	ہم وہابیوں پر واجب ہے کہ ان پر ایمان رکھیں

اسی طرح جماعت کے معتبر عالم مولوی عبدالمجید خادم سوہدروی مولوی ثناء اللہ امرتسری کی پیروی کی دعوت دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

خدا کرے! کہ جماعت اہلحدیث کا ہر فرد ہر رکن حضرت مولانا کے نقشِ قدم پر چل کر لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ کی زندہ تفسیر بن جائے (سیرت ثنائی صفحہ ۲۴۳)

دیکھا! کس انداز سے مولوی ثناء اللہ کو رسول اللہ بنا کر اس کی پیروی کرنے والوں کو

قرآن کی تفسیر بن جانے کا پروانہ دیا جا رہا ہے..... گویا یہ آیت حضور اکرم ﷺ کیلئے نہیں آئی بلکہ اس آیت میں رسول اللہ سے مراد مولوی ثناء اللہ کی ذات ہے..... **لا حول ولا قوۃ الا باللہ**

صدیقی صاحب! دیکھ لی اپنے نبیوں کی فہرست؟....... تف ہو ایسے لوگوں پر کہ جن کی دسوں انگلیاں نبوت سازی کے خون سے رنگین ہوں اور وہ دوسروں کے سفید و شفاف دامن پر سرخ دھبے تلاش کر رہے ہوں..........

کل میاں حجام اوروں کا مونڈھتے پھرتے تھے سر
آج اس کوچہ میں خود ان کی بھی حجامت ہو گئی

انگریزوں کی حمایت کس نے کی؟

صفحہ ۶۳ پر اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ پر انگریز کی حمایت وطرفداری کا غلیظ الزام لگاتے ہوئے جاہل مصنف لکھتا ہے:

"یاد رہے کہ برصغیر ہندوستان میں انگریز نے اپنی حکومت کے دور میں دو مجدد پیدا کیئے، ایک مولوی غلام احمد قادیانی اور دوسرا مولوی احمد رضا خان بریلوی دونوں کا ایک ہی استاد مرزا غلام احمد قادیانی کا بڑا بھائی مرزا غلام قادر قادیانی تھا، دونوں نے انگریزی حکومت کو مستحکم کرنے کیلئے مسلمانوں کے خلاف کفر کے فتوے لگائے۔ دونوں نے انگریزوں کی حمائت میں جہاد کو منسوخ کیا۔ مولوی احمد رضا خان کی ایک کتاب جہاد کے خلاف ہے جس کا نام ہے "اَعلام اَعلام بانّ ھندوستان دار السلام"

انگریزوں کے ٹکڑوں پر پلنے والے اور انگریزوں کے اشاروں پہ ناچنے والے وہابیوں کو جب پتہ

چلاک اگر لوگوں پر یہ راز افشاء ہو گیا ہے کہ ہم انگریزوں کی کٹھ پتلیاں ہیں تو جگ ہنسائی ہو گی لہذا انھوں نے نمک حرامی کرتے ہوئے انگریزوں کی حمائت کا الزام اعلیٰحضرت کے سر تھوپ دیا......
جبکہ وہابی حضرات سب سے زیادہ انگریز کے نوازے ہوئے ہیں...... چند شواہد ملاحظہ فرمائیں:

☆ متعدد وہابی علماء نے اقرار کیا ہے کہ وہابی سے اہلحدیث کا لقب انگریز سرکار نے عطا کیا۔ (سیرت ثنائی صفحہ ۳۷۲، اہلحدیث کا مذہب صفحہ ۸۰ وغیرہ)

☆ کئی وہابی مولویوں کو انگریز نے جاگیر اور کئی کئی ہزار روپے عنائت فرمائے۔
(سیرت ثنائی صفحہ ۳۷۲ ترجمان وہابیہ صفحہ ۲۸)

☆ بعض مولویوں کو حکومت اور انگریزی میموں کی خدمت کے صلے میں شمس العلماء کا خطاب بھی ملا اور ۱۳۰۰ روپے بھی عنائت ہوئے۔ (الحیاۃ بعد المماۃ ۷۰، سیرت ثنائی ۳۷۲، سرّ دلبراں ۲۸)

مولوی عبدالرحیم عظیم آبادی وہابی کی تحقیق کے مطابق سات وہابی مولویوں کو شمس العلماء کا خطاب ملا...... جنکے اسماء یہ ہیں:

نمبر۱ مولوی محمد سعید ساکن مغلپور شہر پٹنہ
نمبر۲ مولوی محمد حسن ساکن پٹنہ۔
نمبر۳ مولوی عبدالرؤف ساکن پٹنہ۔
نمبر۴ مولوی امجد علی ساکن پٹنہ۔
نمبر۵ مولوی نذیر حسین محدث دہلوی ساکن سورج گڑھ ضلع مونگیر۔
نمبر۶ مولوی محمد اجمل ساکن پٹنہ۔
نمبر۷ مولوی فرزند احمد ساکن گیا۔ (الدر المنثور صفحہ ۲)

یہ فہرست ابھی نامکمل ہے..... تفصیل کیلئے ایک ضخیم کتاب درکار ہے.... ابھی تو مولوی سید احمد

بریلوی، مولوی اسماعیل دہلوی اور مولوی عبدالحیٔ دہلوی کی داستانیں سننے کے قابل ہیں جن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ انگریز دوستی اور انگریز کی طرفداری میں گزرا...... تفصیل کیلئے دیکھیں!...... (خون کے آنسو مصنفہ علامہ محمد مشتاق نظامی علیہ الرحمتہ۔ تحقیقی اور تنقیدی جائزہ مصنفہ علامہ عبدالحکیم شرف قادری۔ وہابیت و بریلویت مصنفہ علامہ محمد سعید احمد اسعد۔ وغیرہ)

مولوی صاحب سن لیجئے!...... اپنے اکابر انگریز دوستی کی داستان!.... جن لوگوں کا لمحہ اور ذہن وفکر کا گوشہ گوشہ انگریز دوستی اور برطانیہ حکومت کی حمایت اور طرفداری کا آئینہ دار ہے وہ اہلسنت و جماعت کو انگریز کے طرفدار ہونے کا الزام دے رہے ہیں.... کسی نے کیا خوب کہا......

کہہ رہی ہے آج وہ آنکھ شرمائی ہوئی
ہائے کیسی اس بزم میں رسوائی ہوئی

کھلا چیلنج:

پھر آپکا کہنا کہ مرزا قادیانی اور اعلحضرت کا استاد ایک ہے.... اول تو استاد ایک ہونے سے مذھب کا ایک ہونا ضروری نہیں ...... نمبر دو مرزا قادیانی کا بھائی اعلحضرت کا ہرگز استاد نہیں ہے ...... یہ آپ جیسے بھگوڑوں اور تاریخ سے ناواقفوں کی غلط فہمی ہے..... اور آپ کا یہ کہنا اعلحضرت نے جہاد کو منسوخ کرنے پر کتاب لکھی یہ سراسر جھوٹ اور بکواس ہے جو آپ کے مولوی اکثر دہراتے رہتے ہیں..... اتنا بڑا بہتان اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ "اعلام الاعلام" میں اعلحضرت نے جہاد کو منسوخ لکھا ہے۔جس جاہل اور نکمے کو کتاب کا نام ہی صحیح لکھنا نہیں آتا اس بے وقوف کو کتاب کا مواد کیسے سمجھ آسکتا ہے کتاب کا نام ہے "اعلام الاعلام بان ھندوستان دار الاسلام" جب کے جاہل مصنف یوں لکھتا ہے "اعلام اعلام بان ھندوستان

دار الالسلام" فرق صاف ظاہر ہے..... مولوی صاحب ہمارا کھلا چیلنج ہے بشمول آپ کے پوری وہابیت کو!..... کہ وہ ثابت کریں کہ اعلیٰحضرت کا استاد مرزے کا بھائی تھا.... اور آپ نے جہاد کو منسوخ کہا ہے ہم آپ کو منہ مانگا انعام پیش کریں گے......

کلکِ رضا ہے خنجرِ خونخوار برق بار
اعداء سے کہدو خیر منائیں نہ شر کریں

جہاد کا منکر کون ہے؟

بڑی سادگی سے یہ کہہ دیا کہ اعلیٰحضرت نے جہاد کے خلاف کتاب لکھی ہے بے ڈھنگی چال اور ناپاک جسارت سے کیا وہابی بزرگوں کی ان عبارات پر پردہ پڑ جائے گا جن میں انھوں نے جہاد کے خلاف فتوے دیئے اور انگریزوں سے جہاد کو ممنوع بتایا بلکہ انگریزوں کی مخالفت کرنے والوں سے جہاد کا حکم دیا..... ایک دو عبارتیں دیکھ لیں شائد شرم و حیا کا سبب بن جائیں..... (تفصیل دیکھیے وہابیت و بریلویت تحقیقی اور تنقیدی جائزہ اور حقائق تحریک بالاکوٹ، خون کے آنسو وغیرہ)

☆ مولوی اسماعیل دہلوی آپ کی جماعت کا معتبر و مستند ولی جسکو آپ کی جماعت ہندوستان کی تحریکوں کا ہیرو قرار دیتی ہے..... کلکتہ میں وعظ کے دوران کسی نے دریافت کیا..... آپ انگریزوں پر جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے؟ تو کہنے لگا ان پر جہاد کرنا کسی طرح واجب نہیں۔ (حیات طیبہ صفحہ ۲۹۶)

☆ بلکہ کہنے لگا ان (انگریزوں) پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں....... (تواریخ عجیبہ صفحہ ۷۳)

☆ نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں انھوں (اسماعیل دہلوی) نے اپنی کسی کتاب میں

مسئلہ جہاد کا نہیں لکھا ہے۔ چہ جائیکہ ذکر جہاد با سرکار عالیہ انگریزی...... (ترجمان وہابیہ صفحہ ۱۱)

☆ مولوی عزیز الرحمن آف کامونکے گوجرانوالہ آپکے شیخ الکل استاد العرب والعجم نذیر حسین دہلوی کے متعلق لکھتے ہیں:

"انہوں نے جنگ آزادی کے حق میں فتویٰ نہ دیا تھا"۔ (سر دلبراں صفحہ ۶۲)

☆ اور نواب صدیق حسن خان نے تو فیصلہ ہی کر دیا..... لکھتے ہیں.

"اہلحدیث تیرہ سو برس سے چلے آتے ہیں اس میں سے کسی نے کسی ملک میں جھنڈا اس جہاد اصطلاحی حال کا کھڑا نہیں کیا (ترجمان وہابیہ ۲۱) مولوی صاحب! آپکے بڑے مولوی صاحب نے دوٹوک فیصلہ کر دیا کہ انگریز تو رہے ایک طرف ہم نے آج تک کسی کے خلاف بھی جہاد نہیں کیا..... اور آپ یہ غلیظ الزام اعلیٰحضرت کے سر تھوپتے ہیں.... غیرت مند آدمی کیلئے ڈوب مرنے کا مقام ہے ....لہذا!...اب آپ کے بقول یہ کہنا کتنا مناسب حال ہے کہ برصغیر ہندوستان میں انگریز نے دو گروہ پیدا کیئے ایک غلام احمد قادیانی کا اور دوسرا وہابی غیر مقلدوں کا دونوں نے انگریزی حکومت کو مستحکم کرنے کیلئے مسلمانوں کے خلاف کتابیں لکھیں...دونوں کا متفقہ نظریہ ہے کہ:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

مولوی صاحب!........ کیا خوب منظر کشی ہوئی آپ کے فتوؤں کی روشنی میں آپ کے وہابی مسلک کی!........

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اعلیحضرت کا حوالہ:

صفحہ ۵۹ پر صدیقی صاحب نے اعلحضرت علیہ الرحمۃ کا حوالہ بھی لکھا ہے کہ تاریخ وصال بارہ ربیع الاوّل ہے...... تو اعلحضرت کا حوالہ تو مولوی صاحب کو تب مفید ہوتا جب اعلحضرت یہ فرماتے کہ چونکہ بارہ کو وفات ہے لہذا خوشی نہیں منانی چاہئیے .... دنیا کا کوئی وہابی اعلحضرت سے یہ بات ثابت نہیں کر سکتا..... اعلحضرت نے اپنی دیگر کتب کے علاوہ فتاوی رضویہ اور حدائق بخشش میں جشن میلاد پر قابل قدر ارشادات فرمائے ہیں.... آپ کا یہی مسلک ہے کہ اگر حضور کا وصال بارہ ربیع الاوّل بھی ہو تو پھر بھی بارہ ربیع الاوّل کو جشن میلاد منانے میں کوئی حرج نہیں..... کیونکہ اب وفات کا غم نہیں میلاد کی خوشی منائی جائے گی........ تفصیل پیچھے گزر چکی ہے.......

بہتان پہ بہتان فتوے پہ فتویٰ:

صفحہ ۶۵ سے صفحہ ۷۵ تک تو مولوی صاحب نے شرم وحیاء کا جنازہ نکال دیا...... نہایت بے دردی کے ساتھ دیانت وامانت، حقیقت واصلیت اور عدل وانصاف کا خون کیا...... مختلف کتابوں سے اشعار وغیرہ نقل کر کے نہایت بے لگامی، بدزبانی اور منہ زوری کیساتھ اہلسنت و جماعت پر بہتان طرازی اور کفر وشرک کے فتوے بازی کا نجاست آلود ذوق پورا کیا.... غیر مستند وغیر معتبر کتابوں مثلاً مداح اعلحضرت، نغمۃ الروح وغیرہ سے اشعار کو ہمارے ذمے لگایا..... اور یہ

اشعار:

حبیب خدا کو خدا کہتے

جو مستوی ہوا عرش پر خدا ہو کر
اتر پڑا مدینہ میں مصطفیٰ ہو کر

ان کے متعلق مولوی صاحب نے یہ بہتان گڑھا کہ:

ان کے نعت خواں برملا اس قسم کے اشعار پڑھتے ہیں (صفحہ ۶۸)

ان کے اس بہتان پر شیطان بھی کانوں کو انگلیاں لگاتا ہوگا کہ میں تو کیا یہ مولوی مجھ سے بھی نمبر لے گیا...... اگر آپ میں دم خم ہے تو بتایئے ہمارے کسی مستند عالم نے ان اشعار کی تصدیق و تائید کی ہے...... اگر آپ کسی مستند عالم کا حوالہ دیکھا دیں تو آپ کو منہ مانگا انعام پیش کریں گے:

سمجھ کر پاؤں رکھنا دہشت خار میں اے صدیقی !
یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

پھر کبھی مولوی صاحب نے یہ کہا کہ

"سنی حضرات عقیدہ کے لحاظ سے حضور اکرم ﷺ کو خدا تصور کرتے ہیں"
(صفحہ ۶۵)

اور کبھی لکھا کہ:

"خدا اور رسول دونوں کو ایک بنا کر دیکھایا" (صفحہ ۶۷)

کبھی یوں بکواس کی کہ:

"بریلویوں کے عقیدے کے مطابق خدا تعالیٰ ہی مدینہ کی گلیوں میں چل پھر رہا تھا" (صفحہ ۶۷)

اور اسی صفحہ پر دیوانوں کی طرح یہ بڑھانکی کہ:

"مولوی احمد رضا خان بریلوی کے نزدیک حضور ﷺ خدا کے نور کا ٹکڑا تھے"

کبھی یہ بہتان لگایا کہ:

" کنزالایمان میں بھی شرک وبدعت بھرا ہوا ہے" (صفحہ ۷۰)

یہ سب جھوٹ...... غلط اور جاہل و بے وقوف مصنف کی جعلسازی، فریب کاری، مکاری اور ابلہ فریبی ہے...... ورنہ ان اشعار میں نہ تو حضور کو خدا کہا گیا ہے اور نہ ہی خدا کو مدینہ میں چلتا پھرتا قرار دیا گیا ہے...... اصل میں مصنف کا باطن خود کفر وشرک اور بدعت وضلالت سے آلودہ ہے لہذا: کل آناء یترشح بمافیه کہ ہر برتن وہی کچھ اگلتا ہے جو اس کے اندر ہوتا ہے...... کے مطابق اسے ہر طرف کفر وشرک اور بدعت ہی بدعت دیکھائی دیتی ہے...... اور دوسری بات یہ ہے کہ وہابی مولویوں کو چونکہ کفر وشرک سے کچھ زیادہ ہی دلچسپی ہے ان کے شرک و بدعت کی داستانیں کئی کئی صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں...... جاہل مولوانے نے ان شرکیات پر ڈرامنے کے لئے اہلسنت و جماعت کی طرف غلط اشعار منسوب کئے...... جب اس سے بھی مطلب حاصل نہ ہوا تو پھر اعلحضرت اور مفتی احمد یار خان نعیمی علیہما الرحمۃ وغیرہ کے اشعار کو غلط معنی پہنا کر پیش کرنا شروع کردیا..... اور اپنی قلبی شقاوت اور باطنی نجاست کا اظہار ورق ورق پر کر دکھایا......

مجھ میں یہ وصف ہے کہ واقف ہوں تیرے عیوب کا
تجھ میں دو عیب ہیں کذاب بھی ہو مکار بھی

وہابی جماعت کا مختصر تعارف

سنانے چلے ہیں انہیں قصہء غم
بہت دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر

اب ہم وہابی حضرات کے بزرگوں کی تحریروں سے آپ کی وہابی جماعت کا تعارف پیش کر کے اجازت چاہیں گے.......

مشرکین کی جماعت:

اس کے متعلق ہم نے ابھی وہابی اکابر کی عبارات کو پیش کیا جسکی روشنی میں نہایت آسانی سے فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ آپ کی جماعت مشرکین کی جماعت ہے۔

ذات پرست

درج ذیل بیانات سے واضح ہوتا ہے کہ وہابی جماعت ذات پرست ہے.......مذھب پسند نہیں........

مولوی عبدالمجید خادم سوہدروی وہابی مولویوں کے ایک جھگڑے کا ذکر کرتے ہیں.....کہ حجاز مقدس میں عام اور خاص علماء کے گروہ میں فیصلہ کیا گیا.....اب چاہئیے تو یہ تھا کہ یہ جھگڑا ہمیشہ کیلئے ختم ہو جاتا.....لیکن ذات پرست قوم کو جھگڑے ختم کرنے کی کیا ضرورت ہے.......لکھتے ہیں:

ہر قاری کو یہ معلوم ہو گیا کہ یہ معاملہ اب مسئلہ یا دین کا نہیں رہا بلکہ ذاتیات کا جھگڑا بن گیا ہے

(سیرت ثنائی صفحہ ۳۸۰)

مزید فرماتے ہیں:

"اس جھگڑے نے نہیں بلکہ اس رگڑے نے جماعت کو بہت نقصان پہنچایا اس کا نظم و نسق تباہ و برباد ہو گیا۔" (صفحہ ۳۴۳)

ایک جگہ پر مزید لکھتے ہیں:

"دونوں طرف ضد سی قائم ہو گئی....... بہر حال اگر علماء بضد تھے تو مرحوم (ثناء اللہ امرتسری) بھی کسی صورت جھکنے پر آمادہ نہ ہوئے....."

آگے یہ شعر لکھا ہے:

ملک الموت کو ضد ہے کہ جاں لے کے ٹلوں
سربسجدہ ہے مسیحا کہ میری بات رہے

(صفحہ ۳۷۰)

دیکھ لیجیے! کتنی ضدی اور ذات پرست ہے وہابی جماعت.......

غافل و بے حس قوم:

مولوی عبد المجید ہی وہابیوں کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں

"یہ غافل و بے حس قوم جس کی رگ رگ میں غلامی کا دماغ پھاڑنے والی بدبو اب تک دوڑ رہی ہے" (صفحہ ۵)

نام کے مسلمان کام کے نہیں:

سوہدروی صاحب نے درج ذیل جملے میں تو اپنی حقیقت بالکل واضح فرما دی لکھتے ہیں:

"اور ہمارے لیئے یہی فخر کافی ہے کہ ہم نام کے مسلمان ہیں کام کے نہیں" (صفحہ ۸)

اور اس "فخر" میں خود سوہدروی صاحب بھی شامل ہیں تو ظاہر ہے ایسے "نام کے مسلمان" کفر وشرک کا ارتکاب کریں یا بدعت وضلالت اپنائیں حرام کاری کریں یا بہتان طرازی انہیں کون پوچھ سکتا ہے........

کتاب وسنت کے تارک:

مولوی مبشر ربانی لکھتے ہیں:

"بعض اہلحدیث افراد نے بھی اپنے علماء کی تصاویر اتروا کر اپنی دوکانوں پر آویزاں کر رکھی ہیں جو کہ سراسر ناجائز، حرام ہیں. یہ سب کچھ قرآن و سنت سے دوری کا رزلٹ اور نتیجہ ہے جیسے اہلحدیث افراد عملاً کتاب و سنت سے پیچھے رہ رہے ہیں ویسے ہی رسومات اور منہیات میں ملوث ہوتے جا رہے ہیں".....(مقالات ربانیہ صفحہ ۱۵)

اسی طرح مولوی نور حسین گرجاکھی نے لکھا ہے:

"افسوس ہے کہ .....اہلحدیث نے بھی اس سنت کو ترک کر دیا"........"(قرۃ العینین صفحہ ۵۰)

یہاں تو فرائض کو پس پشت ڈالا جا رہا ہے یہ سنت کی بات کر رہے ہیں.... بھائی!... کتاب وسنت پر عمل کرنا تو کام کے مسلمانوں کا طریقہ ہے نام کے مسلمان تو اسکا تصور بھی نہیں کرتے.....

خدا بھی سمجھائے تو نہ سمجھیں گے:

مولوی بشیر الرحمٰن سلفی اپنی جماعت کا حال یوں بیان فرماتے ہیں کہ:

"اب کوئی دلیل بھی ان کو متاثر نہیں کر سکتی۔ خدا آ کر بھی اگر فرما دے تو یہ حضرات تاویل کرنے لگیں گے"......(الدعا صفحہ ۴۶)

کیونکہ نام کے مسلمان جو ہوئے.....اس لیئے خدا سے کیا کام!

جہنمی لوگ:

پچھلے صفحات میں گزر چکا ہے کہ وہابی مولویوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ہمیں حضور اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی ہے۔ بیداری میں بھی اور خواب میں بھی.....اب سنیئے:

مولوی سعید بن عزیز یوسف زئی اور ثناء الحق صدیقی کیا ارشاد فرماتے ہیں؟.......لکھتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھنے کا دعویٰ کرنے والے اس حدیث متواتر کی زد میں آتے ہیں.....جو مجھ پر جان بوجھ کر افتراء باندھے اسے چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم کی آگ میں بنالے"......

(خوابوں میں دیدار رسول ﷺ کی حقیقت صفحہ ۸)

عقل و خرد سے عاری:

مولوی امیر حمزہ عربی کے علاوہ دوسری زبانیں (پنجابی، اردو، فارسی اور انگریزی وغیرہ بولنے) بولنے والوں کو عقل و خرد سے عاری قرار دیتے ہوتے لکھتے ہیں:

"ہماری سرکار تو اللہ کے رسول ہیں اور جو ان کی زبان تھی وہی تو ہماری سرکاری زبان ہے. مگر ہم نے سرکاری زبان چھوڑ کر غیر سرکاری زبان کو سرکاری بنالیا اور اب غیر سرکاری زبانوں پر جھگڑے جاری ہیں آہ! کسی قدر نادان ہیں ہم کس قدر عقل وخرد سے عاری ہیں ہم؟"

(لبیک اللھم لبیک صفحہ ۲۸)

کتنی دردمندی اور رقت آمیزی کیساتھ امیر حمزہ اپنے عقل وخرد سے عاری ہونے کا اظہار فرمارہے ہیں.... ہمیں اس حقیقت کو ماننے سے قطعاً کوئی بھی انکار نہیں..... اور بالخصوص مولوی فضل الرحمٰن اور خود مولوی امیر حمزہ تو واقعتاً عقل وخرد سے عاری ہیں کیونکہ غیر عربی (اردو زبان) میں کتابیں تصنیف فرمارہے ہیں.......... مبارک ہو!............ عقل وخرد سے عاری ہونے پر

دنیا کی خاطر مذہب بدلنے والے:

مولوی ابویاسر آف کوٹلی دلباغ رائے کامونکی ضلع گوجرانوالہ فرماتے ہیں:

"اہلحدیث کے سچے ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اہلحدیث کبھی دلائل کی روشنی میں دوبارہ حنفی نہیں ہوگا اس کو دنیاوی مجبوریوں کے تحت لوٹایا جا سکتا ہے"........(جماعت المسلمین کو پہچانیئے صفحہ ۵۰)

جی! ہم نے کب انکار کیا ہے ہمیں تو آپ کے فرمان سے پہلے ہی اس بات پر حق الیقین حاصل تھا....... کہ ان کی سب سے بڑی صداقت اور سچائی یہی ہے کہ وہابی حضرات قرآن وحدیث کے دلائل کی روشنی میں سنی اور حنفی نہیں ہوسکتے....... ہاں دنیاوی مجبوری یعنی پیسہ ویسہ دکھاؤ تو جونسا مرضی مذہب قبول کرالو....... انہیں کوئی اعتراض نہیں.... اسلیئے کہ ان کے نزدیک "دام بنائے کام" کا تصور ہے........ مال دولت کی قدر قیمت زیادہ ہے........ کیونکہ نام کے مسلمان ہیں نا!

کام کے نہیں.........

زمانے کیساتھ ساتھ رقص کرنے والے:

اسی لئے مولوی عزیز الرحمٰن یزدانی نے "سردلبراں" صفحہ ۲۸۴ میں یہ شعر لکھا ہے:

وہ اور تھے جو گردش دوران سے ڈر گئے
ہم رقص کرنے والے ہیں زمانے کے ساتھ ساتھ

جی مان لیا!...... کہ آپ زمانے کے اشاروں پہ ناچتے ہیں اسی لئے تو دنیا کی خاطر مذھب بھی بدل لیتے ہیں...... گویا:

جیسا موسم ہو مطابق اس کے تم دیوانے ہو
مارچ میں بلبل ہو اور جولائی میں پروانے ہو

یہودیوں کے ساتھی اور جانوروں کی سی زندگی:

اب آخری فیصلہ بھی سنتے جایئے ......آپ کی جماعت کے مایۂ نازولی زبردست محدث اور بے شمار مولویوں کے استاد بالخصوص عبدالقادر لکھوی، محمد علی لکھوی، عبداللہ روپڑی، حافظ محمد گوندلوی، فقیر اللہ مدراسی اور اسماعیل سلفی (گوجرانوالہ) کے استاد داؤد غزنوی کی زیرصدارت کل مغربی پاکستان اہل حدیث کانفرنس سرگودھا منعقد ہوئی...... اب آپ اندازہ لگائیں کہ اس کل مغربی پاکستان کانفرنس کو کتنی اہمیت حاصل ہوگی اور کتنے وہابی علماء وفضلاء اس میں شریک ہوئے ہوں گے ...... خطبہ صدارت ارشاد فرماتے ہوئے داؤد غزنوی نے کہا:

معزز حاضرین!..... ہم نہ صرف یہ کہ کتاب اللہ اور
سنت رسول کو پس پشت ڈال کر یہود کی طرح و نبذو کتاب
اللہ ورآء ظھور ھم کے صداق بن گئے ہیں بلکہ عام
اخلاق و عادات حسنہ، شرم وحیا، عصمت و صداقت، دیانت،
ادب واحترام۔ غرض شرافت ونجابت کے تمام طریقے چھوڑ
کر جانوروں کی سی زندگی بسر کرنے لگے ہیں اور اسی راہ
پراس طرح بگٹٹ دوڑ رہے ہیں کہ کسی ناصح کی آواز، کسی
مشیر کا مشورہ اور کسی دردمند کی پکار سننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔
(داؤد غزنوی صفحہ ۲۹۹،۳۰۰)

اس اقتباس میں وہابیوں کی تہذیب وثقافت اور اخلاق وکردار کی خوب تصویر کشی کی ہے....... جبکہ یہ سوال اپنی جگہ درست ہے کہ داؤد غزنوی صاحب کو ایسی بداخلاق اور بدتہذیب قوم کو معزز جیسے پاک نام سے یاد کرنا چاہیئے تھا یا انہیں کسی اور ہی خطابات سے نوازنا چاہیئے تھا؟.......... بہرحال یہ انکے گھر کا مسئلہ ہے ہم انہیں کچھ نہیں کہنا چاہتے.......

کوئے قاتل میں ہمی پھر سے صدا دیتے ہیں
صدیقی! آج تیرا قرض چکا دیتے ہیں

آخر میں ہماری وہابی حضرات اور خصوصاً صدیقی صاحب سے مخلصانہ گزارش ہے کہ اگر آپ کو صحیح معنی میں اللہ تعالیٰ سے لگاؤ اور حضرت رسول کریم ﷺ سے تعلق اور واسطہ ہے تو اسکا واحد طریقہ صرف یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ کی سنت کی پیروی کریں اور صحابہ کرام، اسلاف اور صالحین کے نقش قدم پر چلیں وہ عقائد واعمال اختیار کریں جو انہوں نے اختیار کئے اور ان تمام عقائد اور اعمال سے احتراز کریں جن سے انہوں نے احتراز کیا...... اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہم سب مسلمانوں کو شرک و بدعت، تعصب و عناد سے محفوظ فرمائے ....

آمین.......

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت وعلیہ انیب

علماء اہلسنّت کی تقریروں کی کیسٹ

شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی' مولانا محمد سردار احمد فیصل آبادی' علامہ عبدالغفور ہزاروی' مبلغ اسلام شاہ عبدالعلیم میرٹھی' مناظر اسلام مولانا محمد عمر اچھروی' صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ آلو مہاروی' علامہ سید احمد سعید کاظمی' مولانا محمد عنایت اللہ سانگلوی' پیر سید صابر حسین چشتی' مولانا قاری احمد حسن گجراتی' مولانا محمد شفیع اوکاڑوی' حضرت خواجہ محمد حمید الدین سیالوی' پیر محمد کرم شاہ الازہری' علامہ شاہ احمد نورانی' مولانا عبدالستار خاں نیازی' مولانا ابوالنور محمد بشیر کوٹلوی' علامہ محمد اشرف سیالوی' مولانا سید عبدالقادر شاہ' مولانا بشیر احمد ساہیوال' مولانا ابوداؤد محمد صادق' مولانا عبدالوحید ربانی' پروفیسر علامہ ڈاکٹر طاہر القادری' صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی' مولانا سید حامد علی شاہ سرگودھا' حضرت پیر علاؤالدین صدیقی نیریاں شریف' مولانا محمد صدیق ملتانی' مولانا ابوالطاہر عبدالعزیز چشتی' مولانا سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی' مولانا عبدالتواب صدیقی اچھروی' مولانا محمد ابوبکر چشتی' مولانا ضیاء اللہ قادری' مولانا عطاء المصطفیٰ جمیل' مولانا صوفی غلام حسین گوجروی' مولانا فتح الدین ملتانی' مولانا الٰہی بخش' مولانا اورنگ زیب قادری' مولانا قاضی منظور احمد سرگودھا' مولانا محمد سعید احمد مجددی' صاحبزادہ سید عظمت علی بخاری چن جی سرکار' مولانا مفتی مختار احمد نعیمی' مولانا شاہ تراب الحق قادری' مفتی محمد حسین صدیقی' حافظ مشتاق احمد سلطانی' مولانا محمد اکرم رضوی' مولانا محمد اکرم قادری' قاری غلام رسول لاہور' محمد علی ظہوری' محمد اعظم چشتی' محمد یوسف میمن' صدیق اسماعیل' سعید ہاشمی' عبدالستار نیازی فیصل آبادی' قاری زبید رسول' محمد عارف ماجد' میاں محمد یوسف نقشبندی' حافظ محمد حسین کسووال' محمد شہباز قمر فریدی' عبدالمصطفیٰ سعیدی' حافظ محمد طاہر رحمانی' محمد سلیم صابری' شبیر احمد گوندل' سید فصیح الدین' غلام محی الدین' ظہیر عباس' محمد مشتاق قادری' قاری کرامت علی نعیمی' قاری سید صداقت علی شاہ' قاری خوشی محمد الازہری۔

نوٹ:۔ ہمارے ہاں آڈیو اور ویڈیو کیسٹ میں مناظر بھی دستیاب ہیں۔
جواب طلب امور کیلئے لفافہ اور فہرست کیلئے دو روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کریں۔

مصنف کی دیگر علمی اور تحقیقی تصانیف

- ☆ خطبات ساقی (زیر طبع)
- ☆ اہل جنت اہل سنت (زیر طبع)
- ☆ اہل سنت کی پہچان (زیر ترتیب)
- ☆ روئیداد مناظرہ گرجاکھ (مطبوعہ)
- ☆ نغمات رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) (مطبوعہ)
- ☆ مرنے والوں کو ثواب کیسے پہنچائیں (زیر طبع)
- ☆ غنیۃ الطالبین پر ایک نظر (زیر ترتیب)
- ☆ قربانی (تاریخ، حقائق، فضائل، مسائل) (مطبوعہ)
- ☆ یہ مسائل ثابت ہیں (مطبوعہ)
- ☆ کیا ہمارے لیئے اللہ کافی نہیں؟ (اشتہار)
- ☆ روئیداد مناظرہ توسل (مطبوعہ)
- ☆ تحقیقی محاسبہ (مطبوعہ)
- ☆ دعا (فضائل، آداب، مواقع)
- ☆ خلفائے راشدین اور عقائد اہلسنت

حافظ محمد یوسف چشتی سیالوی کی مقبولِ زمانہ

نعتیہ کتابیں

- ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
- ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
- شانِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اول
- شانِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم دوم
- شانِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سوم
- شانِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم چہارم
- ذکرِ خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم
- ماں دی شان